ترجمہ اردو
مطبع منشی نولکشور

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمہ فتوح عجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنای خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے مراتب فزون ہیں
اور نعت و مدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ و ہامون کے املا کیجیے تو بدرجہ زیادہ تر ہو گے
اسیطرح زبان قاصر ہے اوصاف مین آل مصطفے و اصحاب باصفا کے جنہون نے بھالون کی سو کھی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اونکے کلک خشک تیر مین ایسے ثمر پیدا ہوے کہ تشنہ لبان ... سے
مرغ دل شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار سے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شاہ زادان بحر شجاعت کا لہو سے
گھاٹ لوٹا کر اقلیم روم و عجم قبضے مین لائے خم شمشیر جسکا ابروی ہلال دہ سپہر رشک مہ جمال اونکی کمان تیر ہنگام گشت کا
بسوے توس سپہر آور لب سوفار سے گویا ہے قدرت خالق بر و بحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر الی الابد ۔
راقم ساکن شہر خاموشان بشارت علیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان ... اللہ وایانا بالجنان التماس کرتا ہے
بعالی خدمات ارباب عز و شان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب الارشاد عالیجناب
معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت شمتہ بالتفصیل و التمام ترجمہ فتوح عجم کا
متن عربی سے بنام مضاد غزوۂ حرب کے کیا کہ اعداد حروف اسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار دو دویست و نود
نکلتی ہے صاحبان سیر خوش سیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین
اور از راہ قدر دانی کے خطای انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ میں سے جو حصہ ...

اس دفتر مین ہے وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک عجم پر
گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروزو حسرت گزین ہین جیسا کہ اوسکے
حسب حال شاعر نے کہا ہے بیت از نقش و نگار در و دیوار شکستہ ❊ آثار پدید است صنادید عجم را ❊ اب مین آغاز
کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوندکردگار

ذکر فتوح دیار بکر و ارض ربیعہ ❊

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہے معز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہے ابن عمیر التمیمی
وہ ناقل ہے مہلب و طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ و تعالی نے ملک شام پر فتح دی
ہاتھ سے ابو عبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص
ابن وائل السہمی کے تو اوسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مِنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عُمَرَ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی عَامِرِ بۡنِ الۡجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیۡکَ فَاِنِّیۡ اَحۡمَدُ اللّٰہَ اِلَیۡکَ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
وَاُصَلِّیۡ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعۡدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام
اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد و ثنا اوس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہے
اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین و بعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین
بذل کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضای خدا مین بڑی سرگرمی و عرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے
اچھے کامونکو پیشکش بھیجا ہے کہ روز پیشی جو ہے یعنے قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین
کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمہارے ادای فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر
فرض تھا جیسا تمنے اوسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو
خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد و کوشش چاہیے تم اوسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ و تعالی ہمسے اور تمسے
ان کامونکو قبول کرے اور ہماری تمہاری مغفرت و آمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے
مطالعہ مین در آوے تو فوراً سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اوسکے ہمراہ کرکے
طرف سرزمین ربیعہ و دیار بکر کے روانہ کردو تو مجکو حقتعالی سے امید ہے کہ وہ اون بلاد پر اوسکے ہاتھ سے
فتح و ظفر دیگا اور اوسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا کرے اور جہاد و کوشش با طاعت خدا
بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر و تراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حقتعالی نے
سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہے اور اونپر نازل کیا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ
یعنے اے نبی تو جہاد و قتال کر کفار اور منافقین سے تو اوس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

باقی سلام تم پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر و بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام عیاض بن غنم کے
لکھا کہ یعنے تکو ولایت یعنے حکومت و سرداری دی تم ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی کہتا ہے کہ یہ نامہ بدست
ساعدۃ بن قیس الہذلی کے ابلاغ کیا اور سامان و نکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا
تا آنکہ مقام طبریہ میں ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمر کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا
سب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہے اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی
دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اونکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی اونمین دو ہزار صحابی تھے ازانجملہ خالد بن الولید تھے او نعمان بن
المنذر و ضرار بن الازور و رافع بن سابق اور ضمرہ بن شحصل و عمرو بن ربیعہ و ذوالاد غار بن قیس اور حکم بن ہشام او یسع بن خلف
او ثعلبہ اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے
بعد فتح مصر شہر شوال ۲۶ھ بست و ششم ہجری میں آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف
جزیرہ کے روانہ ہوئے اور مقدمۃ الجیش یعنے سرخیل سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام باس عین
جا اوترے اور یہ وہ مقام ہے کہ خالد نے اوسکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف
رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اوسکے قلعہ کے قریب خیمے کیے اور اوس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس
نصاری تھا اور اوسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی طرف سے وہان کا حاکم
تھا وہ آمادہ و مستعد جنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اونکا تیاری اسباب جنگ
و [illegible] سے تو اوسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب جمع
ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپکا یہ کیا ارادہ ہے یعنے یہ ارادہ خوب نہیں ہے کہ تم و میان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قوم کے مقابلے مین تم مقام و مقاومت نکر سکوگے یعنے انکے سامنے
ٹھہر نسکوگے راوی کہتا ہے پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کر کے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام باس
روانہ ہوئے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے ا[illegible] مصالحہ قبول کر کے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ جسے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام باس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاتَ غَدًا سِرْنَا ✦ بِجُودِ الْخَيْلِ وَالْاَسَلِ الطِّوَالِ ✦
اَخَذْنَا الرِّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا ✦ رَاَيْنَا الشَّهْبَ لَوَّحَ بِالتِّلَالِ ✦ وَاَزْعَجَتِ الْجَزِيرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ ✦ وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ بِذِي رَاَى ✦ غَدًا حَمْلَقَ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ ✦ وَقَصَدَ سُهَيْلُ اَمَامَ جَيْشِ الضِّيقِ ✦ وَنَقْتُلُ فِي السَّابَاتِ الْاَبَالِي ✦
فَنَحْنُ اُولُوا الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي ✦ وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ لِكُلِّ حَالٍ ✦ صَحَابَةُ اَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِي ✦ رُقِيَ الْعَلْيَا وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي ✦
اِلٰى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ ✦ یعنے ہم فرات کو پہونچے جس وقت یعنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

پیدا ہوتی ہے گرد طور ہے ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارونکو چمکتے ہوئے ٹیلون پہ
دیکھا تھا یعنے ہنگام شام وسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑگیا جزیرہ باوجود وسعت حیثیت کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف
زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اوسنے یعنے اوسکے بطریق نے ہمراہ
اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہے ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاری کو
بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین
اصحاب محمد ہوتے ہین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری و مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہے
جو اپنی نبوت سے مقرب ہے پروردگار رضی ہمارا اور حق تعالی نے اوس سے خطاب کر کے باقی کلام کیا اور واقدی
رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کیا اور راس العین اون روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض
بن فرنیون تھا اور جمعیت اوسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اوسکی عملداری مین تحت حکومت اوسکے نصاری عرب سے
ہمراہ ساطان بن حارثۃ الثعلبی وہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والونکو خبر فتح رقہ کی پہونچی
اور یہ بھی خبر اونکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اوپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض
بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہمارے دیار مین
آگئے ہین اور ہماری طرف اونکا قصد ہے اور مطلب اوس قوم کا یہ ہے کہ ہم اونکے دین مین داخل ہون پس لازم ہے
اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اونسے بمقابلہ پیش آئیے ہمین ہمکو
نفع ہو خواہ ضرر غرض کہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم لوگ
بھاگ جاؤگے تب اونھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو راین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے
اونسے عہد وثیق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانے سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین
[illegible] رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقونکو گہرا اور چوڑا کہدوایا اور
حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد حلبین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل فزرت و حصن و موزر کے ابلاغ کیے
و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر ہے عبداللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن آنسہ و اسحاق
ابن موسی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ جسوقت عیاض بن غنم نے
بقصد راس العین برائے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عویلم اور عبداللہ بن غیاث کو
طرف دو قلعون کے جو نام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اوسوقت عبداللہ یوقنا نے عیاض بن غنم
سے کہا کہ [illegible] [illegible] دونون قلعے جنکا تونے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند پتھر کے ہین ایک بطرف شرق

واقع ہے اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانے مین یعنے جب مین اسلام سے مشرف تھا میرے تحت حکومت تھی
اور اوسکا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جسکا نام اشفکیاص بن ماریہ ہے اور ماریہ اوسکی مان کا نام ہے
وہ اون قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مینے اپنی دختر سے اوسکا عقد ازدواج کر دیا تھا چنانچہ اوس دختر نے قلعۂ شرقی کو
جو جانب فرات ہے اپنے مہر مین لے لیا ہے پس میری راے مین یہ آتا ہے کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون قلعون پر پہلے
مین جاؤن یہانتک کہ قلعۂ غربیہ مین داخل ہون اگر اوسکو مین فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاویگا عیاض نے
کہا اے عبداللہ تیری راے بہت نیک و صائب ہے تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہے حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا
کرے بہتر اون جزاؤن سے کہ اپنے اولیا و دوستدارونکو دیتا ہے تو ابھی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اونکے ہمراہیون مسلمانونکو کرکر روانہ
کرونگا کہ بعد فتح انشاءاللہ تعالی تم سب میرے پاس حاضر آؤگے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے طلب مدد کرتے ہین اور اوسی پر
توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اوسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارونمین سے سوسوار اپنے ہمراہ لیے اور سواے
اسکے کہ گھوڑونمین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھہ سامان گرانبار اپنے ساتھہ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو پاس مین
چھوڑا اور اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوئے وہان قوم
ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اوسکے
ہمراہی اوس قوم کے سامنے آئے اور آپسمین بزبان رومی باتین کرنے لگے تو اوس قوم یعنے ارمنیونکو انسے انس ہوا اور انکی
احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہے صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہے جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اونمین جو افسر تھا اوسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اوسکو حکم کیا
کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاص کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہے اور اذن ملاقات کی طلب
کرتا ہے چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاص کو خبر کی اشفکیاص نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام کیا
کہ قسم ہے مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہے کہ کوئی مفسدہ ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعونکو ہمسے
انتزاع کرے جیسا کہ اسنے طرابلس اور صور کے باب مین کیا ہے اور مین اس سے ایمن و مطمئن نہین ہون پس اے وزیر
اس امر مین تیری کیا راے ہے آور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہے کہ یہ وزیر اہل قرا ت قدیمہ سے
تھا یعنے منجملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور دانائے فنون دینیہ و مرد عاقل و زیرک تھا اور اون لوگونمین سے
تھا جو ناظر مین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ملاحم یعنے نوادر [illegible] کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے
فتن و وقائع جنگ دانیال پیغمبر اونکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جو مابین الاثر و حلب کے واقع ہے پس اوس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہانتک کہ ذکر اوسکا دیان
اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس ازجملہ حوافر حمار مسیح یعنے سمہا ئے خر عیسی علیہ السلام
سے ایک حافر یعنے ایک سم ہے تو اہل روم اوسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر اوس میں تو نہین ایک روز اپنے دیر سے طرف
اپنے مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طی مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے
ناقے پر سوار تھا اور اوسوقت گرمی اور دہوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے
ناقے کو بٹھا کر اوتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اوسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی
اوسکو دیکھہ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اوس راہب نے دیکھا کہ بیت سے
ایک سانپ نکلا اور اوسکے منھہ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اوس شخص کے پاس گیا وہ گلدستہ
شگوفہ اوسکو سونگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھہ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوشمین آیا تو راہب
اوسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہے اوسنے کہا مین عرب سے ہوں تب راہب نے کہا خیر یہ تو مجھکو معلوم
ہوا پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہے اوسنے کہا دین میرا اسلام ہے جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا
تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اوس شخص کے دین پر ہے جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہے
اوسنے کہا ہان اوسیکے دین پر ہون راوی ابن اسحق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت الہزلی خواہر زادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک و غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا کلام اوسکا بدون سجع کے نہوتا تھا یعنے ہر کلام اوسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابوعبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اوسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اوسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اوسکا شوجون بن کریان تھا کہنے لگا مینے
سنا ہے تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و مکرم تر و رحیم تر محمدؐ سے خلق نہین کیا ہے اور رسل
اونکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحقؑ و یعقوبؑ و اسباط یعنے آل یعقوبؑ و موسیؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ و عیسیؑ سارے انبیا کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھہ مین کہتا ہون
اوسکو سن اور فضول باتون کے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے
اور جمع ہوئے تو وہان درمیان اونکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین ذی روحانیین
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کے
پیش کیا اور رہبانے استوا ریاضات سے سبقت لیگیا اور کہنے لگا کہ مین شعلہ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز الجبار مین کامل اعتبار ہے اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین نے [illegible] ہزار برس تک کھڑا رہا ہون و [illegible]
دفور تعجب سے دیکھا [illegible] کو جو مینے آسمانون کے اطراف مین [illegible] نہ زمین کے [illegible]
اور پہاڑ و جنگل و بیابان کیا ہے کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اوس سے باعتراض پیش آئے اور [illegible]
[illegible] امتحان لیا اور اوسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اوسکی دلیل افتخار اور دعوی سے [illegible]
کہ تو اس افتخار کرنے سے [illegible] پستی جہل مین از پا افتادہ ہے تو نہین جانتا کہ خدا کے [illegible]
پردہ نشینان خلوت گزین [illegible] ہے وہ ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اوسکی طرف بہرتا [illegible] بڑھا ہوا ہے وہ ہر گاہ ورود ہمارا اوسکے [illegible]
سینے صاف و خیر ہمیشہ [illegible] حق تعالی ہے تو اوسے نہایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہے کہ
اوس حجلہ نشین نہانخانہ قدس پر درود و صلوۃ بھیجا کرین پس تو اترانے کی چڑہائی سے نیچے اوتر اپنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہے اوسکو غروب مین لا یہ سنکے ابلیس بولا یا رب آمین مگر اوسکی ملاقات کی یا کوئی
سبیل بھی ہے اور اوس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہے جبرئیل ع نے کہا مسافت اپنی امید کی طے کر [illegible] ربوبیت [illegible]
دریاے اعتراف و اقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک قطرہ نور کا تو دیکھیگا کہ
اوسپر قلم تمکین سے لکھا ہوگا اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یعنے تو منجملہ انبیاے مرسلین سے ہے غرض کہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اوتار رکھا یعنے بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے [illegible]
سر سے اوتار پھینکا و بقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اوسکے دلمین نہایت مرتبہ کا گھمنڈ سمایا تھا اور اپنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بسبب انقلابی سے [illegible] ایسا گھمنڈ کیا [illegible] منقلب [illegible] ہو بادین
اور کہنے لگا یا اللہ اَلْعَجَب یعنے خدا سے مجھے تعجب ہے کہ باوجود میرے صدق نیت کے عمل مین [illegible] ثابت و درستی
خلوص دلی میرے کے طلب زیادہ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجہ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہے مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق
سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہے معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیشگاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا کہ مگر تو بھی
مزید طاعت سے مغرور ہو رہا ہے اپنی بضاعت عبادت سے بہیر اظہار افتخار کرتا ہے وحالانکہ ہمنے تجکو توفیق اپنی طاعت اور
طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہے اور ہمنے تجکو توانائی و رسائی تمام اپنے روے زمین و افق آسمان مین پھرنے کی قوت
عطا کی ہے بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہے اور کسنے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہے قسم ہے مجکو اپنے
عزت و جلال کی اگر احمد نہوتا تو مین خلق نکرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا افلاک کو اور تابان نکرتا ماہتاب کو اور درخشان
نکرتا آفتاب کو اور جاری نکرتا قضا و نہ قدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت اور دوزخ
اور نہ روان کرتا نہرین [illegible] اور طلوع و غروب مین نہ لاتا تارونکو اور مقرر نکرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب [illegible]

یعنے اوسکے جہات کو پس اپنے جناح استعمال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا ز مانیکہ خدا مجکو موت دے میان بہشت و دوزخ کے
یعنے جنت مین پہنچا وے مجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرید مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ اوسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور ماموره مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع
پرستندگان اونمین کے جو بندگان شکر گذار ہین وہ اوس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین واسطے ظہور خلقت سرور دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اونکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اونکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اوسکو نسبت اونکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہے کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اوسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اوس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلۂ نور ہے کہ درخشان ہے
اور اسرار اوسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہے اور تمام گرد بگرد اوسکے مقربین و روحانیین و مسبحین و صافون و رکعین
و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اونکے عبادات کا اونکے استغفار پر دور کرتا ہے اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اوسے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اونکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہوجا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ انھین
مستغفر یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہوجاوے ناگاہ اوسنے نور احمدؐ مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہے اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہے یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنے تیرا خلق عظیم ہے اور تو خلق عظیم ہے پھر جبکہ اوسنے یہ دیکھا کہ اوس صاحب خلق
عظیم پر نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اوسکو سراپا ڈھانپ لیا ہے اور وہ بزبان بدنی ساتھہ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہے کہ وہ کون ہے جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہے جسنے خلوص و
ریاضت نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اوسکو یارائے جواب نرہا ناگاہ اوسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظر و نکو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور اسرار
معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اوس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اوسطرف بغور دیکھا تو اوس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اوس عانی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اوسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اوسکے انصار کی ور اوسکی ہمت کے نشان ہین بند آثار دروازے ہین اوسکے علم کے درجات قرار ہین اوسکے علم کے زینت ہین اوسکے دین کی اور علم ہین اوسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہے اور عین ثانی عین التحقیق ہے اور عین ثالث عین نور وحیا وتوفیق ہے اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہے یعنے شمس الضحی ہے پس عین التصدیق صدیق و یار غار اوس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہے اور عین العدل اوسکے فاروق کا ہے اور عین الحیا اوسکے داماد و رفیق کا ہے اور عین العلم اوسکے برادر شفیق کا ہے (شقیق نیمہ حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوئے نصف محمد نصف علی علیہما السلام) پس لازم ہے اے ملائکہ کہ تم انکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے دعا مین اکثار اور استغفار کرو کیونکہ یعنے انکے حق مین کہا ہے اَلصَّابِرُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ وَالْقَانِتُوْنَ وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین باادب قیام کرنے والے اور استغفار بجا لانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام وقتہ بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اوس سے کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سوائے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دل مین پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اوسی عرصہ مین شرجون پاس اشفکیاص کے گیا اور اوسکا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اوس وزیر کی راوی کہتا ہے کہ پھر جب اشفکیاص نے دربارۂ یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا تو اوسنے جواب دیا کہ سن لے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہے اور اوسنے اگلی کتابونکی خوب سیر کی ہے اور اوسکا بھائی اپنے دین مین اوس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربونکی صحبت مین بہت رہا اور اونکے رازونسے بخوبی مطلع ہوا ہے اور اونکے دین سے خوب ماہر ہے اور جب اوسکے نزدیک از روئے امعان نظر کے خوب ثابت ہو گیا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہے تو اونکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہے اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہے تو معلوم کیجیے کہ بے شبہ اوس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہے درینصورت آپ پر لازم ہے کہ بپاس اوسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اوسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر باقی رہ گیا اور جب دخت یوقنا نے سنا کہ یوقنا اوسکا باپ آیا ہے فَتَرَكَتْ تَسْحَبُ فِي سِرْبَالِهَا نَحْوَ الْاَرْضِ یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ عزیزیہ کا جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جا کر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اوسکے باپ کے استقبال کو گیا ہے اور وزیر اپنے مقام وزارت پر مستقر ہے چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اوسکے آگے سر جھکایا اور آداب خدمت بجا لایا تب وہ دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اوسوقت شرجون وزیر نے اوس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اوسکی ملاقات کو جو نکلا ہے تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کرے گا

ور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے مگر یہ کہ اوسکے نزدیک خوب ثابت ہو تحقیق ہوگیا
ہے کہ تحقیق مین اونکا حق ہے اور قول اونکا صدق ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے کہا بھلا تو دربارہ دین اوس قوم کے کیا کہتا
ہے یعنے تیری کیا رائے ہے شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہے اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا
پس جب اوس لڑکی نے یہ بات سُنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہے مین بھی بدل وجان
اوسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھہ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ شفکیاس نے
استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہمدیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ كُلٌّ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ یعنے
ہرایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم وتکریم یکدیگر کے سواریون سے اوترکر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئے
اور جسقدر عالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہرایک نے اوسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان
دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اوسکے سب ہمراہی اوس قلعہ مین اوترے اور زن شفکیاس
یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجالائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگے مگر شفکیاس اس گھات مین لگا تھا
کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اوسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عرب اونکے دین کا کیا حال ہے اور اونکے
ملک مین اونکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہے یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے
ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین وباوجود اسکے وہ لوگ مالک ومتسلط ملک شام وملک مصر پر ہوگئے ہین مگر
اونکے طبایع اور نفوس حسنیہ کو ابتک کچھہ تغیر نہین ہوا اور اول وآخر امر اونکا یہ ہے کہ وہ بکر وحیلہ پیش آتے ہین یہانتک
[illegible] کہ اپنے قبضہ وتصرف مین لاتے پس جب [illegible] بعد [illegible] ہوا اور [illegible] بار [illegible] آثار سے مین ظاہر ہوا
اور [illegible] پھر اونکا اعتقاد ہے یعنے جو بات سنا تو اونکے پاس سے مین بھاگا اور اونسے دور ہوگیا بعد ازان کہ
مینے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مینے اونکی خیرخواہی کی تھی اور حدود طرابلس وصور
وانطاکیہ پر اونکو قابض ودخیل کردیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیح کا غضب ہے اسلیے کہ مینے
اونکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھہ اوسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطہ مریحا دربارہ اصطباغ کے کی تھی اوس سے
بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہے کہ مین پلیدی گناہون ورزشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس
ان بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ وزاری اور ہائے وائے اور گلہ گزاری شروع کی اور شفکیاس نے جب حال اوسکا
دیکھا اور کلام اوسکا سُنا تو اوسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم
وپشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور یقین
سمجھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہے اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہے اور عید صلیب بھی عنقریب
ہے کہ اوسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریا قوس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہے اور وہ بزرگترین اہل دین

نصرانیہ کا ہے اوسکے پاس جا ہے کہ وہ آپکو آب معمودیہ مین غوطہ دیگا تو اوس کے گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے
یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا و لیکن تا زمان عہد صلیب کون ضامن زندگانی ہے اور اوسوقت دختر یوقنا سہما
اوٹھکھڑی ہوئی اور سر نیچے جھکا کر کہنے لگی اے والد بزرگوار واللہ مین آپکو نچھوڑونگی رہے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر
سیر ہوکر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر شفلیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر بیٹے دست بوسی کرکے بولی اے میرے
والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفلیاص نے کہا وہ آج کی شب تو میرے
ضیف ہین اور کل کی رات تمہارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اوسکے
ساتھ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اوسکے میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا اے شہریار
مین جہان رہونگا تمہاری ہی نعمت مین متنعم ہون و تمہاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شہریون وزیر نے
سمجھا اور اشفلیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز
سے نہ اونھون نے انکو پایا نہ انھون نے اونکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہے پس از روے صوابدید کے
مناسب یہ ہے کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپ کے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس
بات کو اشفلیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اوس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی
راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اوس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار
بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اوٹھائی اور اونکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اونکو چھوڑ گیا وہ لوگ باطل پر ہین
اور آپکا پہلا دین حق اوس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اوسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی مین جو
تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہے اور باوجود اسکے مینے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہے
تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہو جائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون و تو نصرانیہ ہے یہ امر
کہ موجب فراق اخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے
اونکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہے کہ یہ قلعہ ہمارا کچھہ شام کے قلعون سے محکم تر و شدید تر نہین ہے کہ اون
سبکو عرب نے فتح کر لیا اور اونکے ملوک کو اونکے ملک و بلاد سے نکالدیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے
خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گدازندہ ہے اور
تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر
کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاء علیہم السلام اسی دین اسلام پر
قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہے کہ نصارا کو جسنے ورغلایا اور طریق حق سے پھرایا ہے وہ وہ شخص تھا جو خود ابی
مین اونکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اوسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کرکے

گمراہی قدیم پر رہنا ہوا یہانتک کہ اون لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اوسی امر کی
اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہے خداے عزوجل اور اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل
صالح اونھین کے نزدیک اونھین کے پاس ہے یعنے قول اونکا غالب و فضل و کمال اونکا صلح ہے اسلیے کہ اونھون نے
دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اوس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہے
تو بھی اوسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سُنکے اوس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو
خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہے وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہے وَاَنَا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے
کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمدؐ رسول ہے خدا کا چنانچہ یوقنا اوس لڑکی کے اسلام لانے
سے بہت مسرور ہوا پھر اوس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر
کرین اوسنے کہا واللہ کہ شہر حرین و [illegible] پہلے کہہ چکا ہے کہ اوس ملعون کو آپکی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہے
اسلیے کہ وہ آپکی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ اوسپر ارادہ غلبہ کرنیکا رکھتے ہین اور اوسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے
کہا ہرگاہ یہ بات ہے کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہے تو اوسکے لیے سامان ضیافت کی
تیاری کر اور اوسکے پاس جاکر اوسکو اور اوسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ
جب وہ سب اکٹھے جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اوسکو اور اون خواص لوگونکو یکبارگی مقبوض و محبوس
کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرونکو پاس اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اون اسیرونمین سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین
یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہو جاوینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی ہمارے ہاتھون پر
فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو
یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اوس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و
انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگاکر دسترخوان بچھایا اور اوسپر
ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چُن دیے تو دختر یوقنا شفکیاص اپنے شوہر پاس اوسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر بادب
سامنے کھڑی ہوئی اور اودہر شفکیاص بھی اوسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ
بخیر ہین اور اونکا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف
عذاب دوزخ مین متفکر ہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے
ہوا تب مینے اونکو [illegible] کہا اسلیے کہ آپ اونکی ضیافت کرین اور آپ اونکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کی جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے
میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہے تناول فرمائیے اور انواع مشروبات سے
مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہے نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم واحسان سے ہے اور قبول فرمانا آپکا
میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہے چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اوسکے دلمین یوقنا کیطرف سے
ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اوسکے پاس شب باش نہین ہوا تاکہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کر لیتا تب شرجون وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہے کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دلکو آپ سے
نفرت وگریز ہو جاویگی اے بادشاہ آپ سے کسنے کچھ خبر بیان کی ہے وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم و
شرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اونکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان
نعمت پر اون سبکو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کر سکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاص سے دربردہ
و پوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اوسیوقت اوٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور روزبہ
سے کہا تا وقت معاودت میرے تو بجائے میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہے اشفکیاص کے کوئی اولاد نہ تھی کہ وارث
اوسکے ملک کا ہو پس اوسنے اپنے صنادید قوم اور رجال نگہبانان و بنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ
اوسکی اون لوگونکے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع از زر سامنے اونکے مشعل وفانوس روشن کیے ہوئے چلے و
بتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اونمین سے کوئی ایسا باقی نرہیگا کہ اوسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص قلعہ
زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو
پیشتر سے فہمایش وتاکید کر چکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور
آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اوسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اوسکو اپنے آغوش مین لیکر دبوچ لیا جسطرح
شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہے اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو
پکڑ لیا اور اوسی حال مین اونکو قتل کیا وَلَمْ تَنْتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین
یہ کنایہ ہے عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا
کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فوراً طرف قلعہ زبا کے راہی ہوئی وہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگونکا
منتظر تھا جب اوسنے سبکو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے عبداللہ یوقنا
حق تعالی تمکو جزای خیر عطا کرے جیسا کہ اوسنے تمہارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہے اور تو نے اپنے پروردگار کو
رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اوسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اوسکو مالک قلعہ اشفکیاص کا کیا اور اوس نواح کے
رعایا وبرایا کو طلب کر کے اونپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا یا جسنے انکار کیا سبکو رہا اور رخصت کردیا مگر بعضونکی

ضمانت بعضون سے لی تا کوئی اونمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نجاوے اور اوسکو کردار یوقنا کی
خبر نکرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگونکے پاس عبداللہ بن غسّان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپہونچے
جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگونکے بھیجنے کا وعدہ کردیا تھا پس یوقنا نے ازراہ توریہ و حیلہ کے ان لوگون سے
مضائقہ و معارضہ کیا و بظاہر پانچ روز تک انسے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ
زرگری و بہانہ سازی ہے کیونکہ رات کو اونسے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضے مین ہین رات کو ہم خالی کر کے
اور تمہارے سپرد کر کے ہم نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی
میرے ہاتھہ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرحون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبداللہ بن غسان و
سہیل بن عدی تفویض کرو یعنے گویا کہ عبداللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانونکا تسلط ہو گیا چنانچہ مسلمانونکی صدائے تہلیل و تکبیر
ہر طرف آشکارا ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدہر دیکھتے اودہر ہی چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اوسی روز
قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحف و ہدیا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور بسبب اوسکے ہدیہ بادی سلامتی اور خلاصی
کی عرب سے اور تشابا شی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو یعنے
یعنے ہدیہ لانے والونکو اپنے اصحاب کے خیمونمین اوتارا تھا کہ خیمے اونکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جسوقت
مسلمانان اصحاب عبداللہ و سہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی
یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحتاً کچھہ اسباب و خزینہ یوقنا کا لوٹ لیا اور شبا شب قرقیسیا کو جا لیا
اور بنا بر اس واقعہ کے طرف بن احمد بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و اسہم مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

أتينا الى أرض الفرات وزبا
وأغنى بيوقنا عليه تحية
وصاح على الملعون صاحب لوبيا
سيحظى غدا بالبعث يوم معاد

ونحن نروم الروم من كل فاجر
ينا صب للاعداء بحيلة غادر
فاورده في الحال سكنى المقابر
بروح وريحان وحور قواصر

وقد منا ليث الحرب وسهمها
وقاتل ابناء الصليب حربهم
وملكنا القلعتين كلاهما

همام شجاع في الذراعين قاصر
بحد حسام ماضي القطع باتر
سعد واقبال ونصرة قادر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے
اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پس شیر و ہمارا شیر جنگ ہے اور وہ تیر ہے پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہے
باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہے) اور مراد میری ان اوصاف
سے یوقنا ہے و پس ہدیہ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہے دشمنون سے ساتھہ حیلہ و خدع کے اور قتال کی اوسنے اولاد صلیب
اور اونکے لشکر سے ساتھہ تیزی شمشیر قاطع و بُرّان کے اور اوسنے نعرہ مارا اوپر اوس ملعون صاحب زلوبیا یعنی اشفکیاس
کے پھر اوسکو داخل کردیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین اور دونون قلعونکا ہمکو مالک کردیا وقت سعد
اور اقبال اور نصرت خدا داد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھہ

اسایش و نعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہے سیف بن عمر و تمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی القیلی
ابن ہیسور سے اوسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور شہر یاص کے واقع ہوا جیسا کچھہ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی فکر
خاطر سے حیلہ گریز کا کر کے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اون ایلچیونکو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا گویا کہ یہ سب شکست
پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور ادن ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہر یاض بادشاہ کے داخل کیا اور
خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون گھیر لیا اور اون عربون نے یوقنا اور اوسکے اصحاب کے ساتھہ ایسا کچھہ کیا
یہ سنکے شہر یاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اے میرے آقا آپ اندیشہ نکیجیے ہم آپ کے سامنے مقاتلہ
کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر ودتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم آپ کو تماشا
اپنی قتال کا اونسے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپکو کسیطرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے ملک
شہر یاض کو وثوق و اعتماد ہوا و بطیب خاطر اوسکو خلعت دیا اور اوسکے لیے جا سے خالی کر دی اور اوسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اوتارا اور اوسی رات کو شہر یاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اوس زمانے مین
سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین تیس کہلا بھیجا اور لکھہ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اوسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعہ زبا و زلوبیا لے لیا ہے اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اونکے یہان رہکر
اونسے بھاگ آیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے اور وہ مرد ایلچی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اوس بادشاہ کو ایک قلعہ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیہ آلات حصار مین مصروف تھا
اور قلعہ کی خندقونکو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمونکو و پالونکو قلعے کے پچھم طرف اوپر راہ نقب سرنگ کے برپا کیا تھا و بانتظار
آمد عیاض بن غنم اور اوسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرۂ بنی تغلب وغیرہ سے اوسکے پاس
جمع تھے اور اونکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور اون عربونکے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور غریبہ
بن تغلب بن عاصم اور راشح بن وائل و سیرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم و حزام بن عبداللہ و قارب بن الاصم یہ سب
جمع تھے آور اون لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمہارے صغیر و کبیر اور حر و عبید چرواہی
کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمہارے لیے مباح و مجاز کر دیا ہے کہ تم اوسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم چرھائی
اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چرلتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اوبار یشم وغیرہ ادا کرتے ہو
اور تم سب ہمارے امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمہارے بنی اعمام یعنے تمہارے چچازادے تمام ملک شام کے مالک
ہو گئے ہین اور اوسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اوس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہے اور پھر اسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہمسے ہمارے ملک پر مزاحمت کرین اور ہمکو
ہماری سرحدون سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفر یاب ہونگے تو وہ نہ تمہاری جان

باقی رکھینگے نہ تمہارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اوس صورت مین کہ تم اونکے دین مین داخل ہوا اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و اموال کے لیے اونسے مقاتلہ کرو پس لازم ہے کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیساکہ حال جبلہ بن الایہم اور آل غسان کا تمہاری رفاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمہارا برابر ہے اور اگر امر دیگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اوس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اونکو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اوسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اوسکے خواہرزادے شہریاض کا اوسکے حوالہ کیا جب اوسنے نامہ پڑھا اور اوسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اوسنے اوسمین بطلب مرد [illegible] لکھا تھا اور [illegible] الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہے جسنے بنائے قتل [illegible] تو وہ [illegible] روشن و قتل عرب [illegible] وسواد کا کیونکہ بہیان بلندی تو دون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اوس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھہ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا توڑوا دیا تھا اوس مین آہنی ستون قائم تھے اور اوسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اون زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا در کھدوا دی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اوسمین اقامت رکھتی تھی اور انتظار لشکر اسلام کا کرتی تھی

ذکر فتح قرقیسیا

جب شہر جون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا اور عبد اللہ اوسپر متسلط ہوا اور یوقنا سے یونکو چھوڑ کر قرقیسیا کیطرف بھاگا اوسوقت شہر جون مسلمانونکو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اوسپر قابض و دخیل کر دیا اور اوسمین جو کچھہ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اوسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اوسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھہ بھیجا کہ جو کچھہ قلعہ شرقیہ مین ہے تم دونون اوسکی حفاظت کرو اور اوسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نلیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھہ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اوس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسیا روانہ ہو اور اوسپر دھاوہ مارو زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اونمین اونکو حکم کیا تھا اوسکی تعمیل بجالائے کہ قلعہ غربیہ پر احوص بن عامر کو متولی کیا اور اوسکی ہمراہی مین تنسو سوار مقرر کیے اور قلعہ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اوسکے ساتھ بھی تعینات کر دیے پر بعد فراغت اس امر کے جہاد ... اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان ... قرقیسیا کے [illegible]
اوس زمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کیطرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اوس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اونکے لیے امان بھیجی پھر اونکے گھرونمین جا اوترے اور اونکے مہمان ہوئے پھر اونسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہانسے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عداوت ... درمیان تھا ... [illegible] باشندگان
ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اونکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اونھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبداللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اونکو رضامند اور اونسے سازش کر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اونکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اوسکو تاخت و تاراج کیا اور اوسکے باشندونکا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانسو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اونسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اونکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اوس حالت مین قلب اونکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب نور ایمان کے اور زبانین اونکی ناطق تھین ذکر رحمان مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ اون مسلمانونکے تنتیس ۳۳ مرد شہید ہوئے اور ۴۷ سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئی اور اون اسیرون مین سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اون مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اونکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اونپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اونے سالم بن دوسی سے اوسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اوسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبید نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اونکو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضونکو بعض سے ملا کر کسدیا اور اونکی پاؤن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اونکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الصیرین طرف شقب کے ہے تب نوفل اوس طرف چلا اور راہ کے ساتھ والے کئی
پچاس ہزار [illegible] چالیس بھائی تھے چنانچہ اون قیدیوں میں تھا [illegible] اور [illegible]
احوال [illegible] پس اونسے ان سب نے قتل و ظلم کیا [illegible] وہ سب شہید کیے گئے اور ان مقتولوں سے اخیر مین
سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس نصاری نے
اونکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اوس بطریق کے حوالہ کیا اور اوسکو ہبہ کر دیا اور
اوس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اونکو اپنے باپ سے طلب کیا تو توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دل مین ڈال دی کہ مینے بادشاہ سے اسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے
اسکو میرے حوالہ کیا تو تجھے اسکو دے چنانچہ اوسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اونکو اپنے بستان محلسرای مین داخل کیا پھر کئی
دن کے بعد جب وہ لڑکی اوس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اوسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اوسوقت
تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ تَرٰہُمْ رُکَّعًا
سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہے اللہ کا
اور جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان و نکی نشان سجود سے و نکے چہرون پر نور افشان ہین
آخر اوس لڑکی نے جب قرات سہل کی سُنی تو اوسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان تر ہے
واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہے کہ اوسنے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہے تب اوس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو لامحالہ تمہارا نبی ہے مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین والذین معہ
واقع ہے سہل نے کہا وہ اوس نبی کا مصاحب اور وزیر ابو بکر الصدیق ہے رضی اللہ عنہ اور اشداء علی الکفار وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہے رضی اللہ عنہ رحماء بینہم وہ اوس نبی کا کاتب وحی اور
اوسکا داماد عثمان بن عفان ہے رضی اللہ عنہ تراہم رکعا سجدا وہ برادر محمد اور اوسکا پسر عم اور مالک اوسکی تیغ کا علی بن ابی طالب
ہے رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اونسے کلام کرنے لگی اور نام اوسکا ابریتا تھا اور وہ بخط توریۃ و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اونمین اوسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اوسکے ہاتھ لگے پھر اونسے پوچھا
کہ جنکا ذکر تونے کیا ہے یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پشیر دار و سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو سوائے رفیق نہین رکھتے ہین و جب علم افضال یعنے نشان برد وستان گلزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اوسکے مشتاق ہوتے ہین اور اونکے سینہ مین ندا دی گئی یہ اونچی نکہ یہ اہام کیا گیا ہو
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے یہ وہ لوگ ہین جس بات پر خدا سے عہد کیا اوسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْأَحْبَابِ تَاهَتْ نُفُوسُهُمْ يُنَادُونَهُ خَوْفًا وَيَدْعُونَهُ قَصْدًا
وَقَامُوا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَسْعِسٌ إِلَى مَنْزِلِ الْأَحْبَابِ فَاشْتَعَلَ الْكَدَا
تَمَشَّوْا بِحَمْتَاتِ الشَّوْقِ بِمَلِيكِهِمْ وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ
أُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ أَخْلَصُوا فَتَاهُوا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوا بِهِ وَجْدًا

یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس انکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اوس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاگتے ہین حالت تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہ کے جو محبوب سے پس عمل کرتے ہین یا ہمیشہ مشغول رہتے ہین ... اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف ... اور قصد انکا فردوس کا ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص ... رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر بریانے سہل سے کہا یعنے ... کہ ہر آئینہ حق تعالے تمھارے نبی کی دعوت یعنے اوسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب ... لگا اور ... و مشرق تمام اوسکے قبضہ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اوسکے تئین اپنے پدر و مادر اور ... افضل اور ... جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اوسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اوسکے ... زیارت کو آوینگے اور جب اونکے روبرو اوسکا ذکر ہوگا تو اوسکے اوپر باکثار تمام درود و صلوۃ بھیجینگے تب سہل نے اوس سے کہا کیا تجھکو یہ معلوم نہین کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اونکے لیے اور جو کوئی اوسکے گھر مین داخل ہوکر اوسکا اقرار اور تصدیق اوسکی کرتا تھا اوتا ... کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ ... کہ ...
رسول خدا صلعم نے تشریف لائے کہ میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک تارونکے ساتھ نور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سرا پردہ نوال الہی کے باز و کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اونکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اوسوقت وہ فرماتے تھے کہ اے چشم نرگین بسرمۂ ثبات تو غافل ہے واردات ہیأت سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو عمل خیر و ثواب الہی سے روز جزا میں یعنے قیامت کے کہ اسوقت اولو الالباب اوٹھتے ہین اور اپنے رخسار و نکو ہتھان عجز پر اور خاک نیاز مین ملتے ہین عائشہ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اوٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اوٹھ واسطے نماز و استغفار کے
حاضر ہوا پروردگار سے طلب عفو کو چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اونکے کھڑی ہوئی اور مقصود و
مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو
ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اوسوقت مینے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جوہر دندان ملتے ہین یعنے اونگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مینے عرض کی اے
سید موجودات و وجود اے بہترین از روے آبا و جد و درتحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اوسحالت مین ہے جب کوئی امر اہم اونکو پیش آتا ہے یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اسوقت مینے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار یاد آگیا ہے
لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ہ یعنے حقتعالی فرماتا ہے کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھرونگا
تب مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا حقتعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حقتعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے تو نہیں ہے و اللہ کہ حقتعالی بموجب قول خود
بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہو جائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حقتعالی نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بہمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا اور مالک حرم ہین آپ کہ آگے تسلیم موسم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا شب ابرار اور آپ پر نازل ہوا يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھہ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجالانا اور شکر اوسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہے اور قریب ہے کہ حق تعالی آپ کو دربارہ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہے اور آپ کے لیے لواے محکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھہ کرم و جود کے نہین کیا ہے
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اونپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپ کے
علم ظفر شمیم کو جو ہاتھہ مین آپ کے اصحاب کے ہے بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہے اور اوسکے پھریرے پر یہ نہین
لکھا ہے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین و حال آنکہ حق تعالی نے بقول خود

اونکو سائر الناس پر فضیلت دی ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اوس امت مین جو واسطے ہدایت
عوام الناس کے مقرر کی گئی ہے علاوہ اسکے آپ خوب جانتے ہین کہ آپکے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپ کے
پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالی بہتر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپکے وسیلے غرق سے امان
مانگی تو حق تعالی نے اونکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اوس علو قدر کے آپ کے ذریعہ سے حق تعالی نے آگ سے
محفوظ رکھا اور موسیؑ نے باوجود اوس تقرب و مرتبہ کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر و تیسیر امر کا کیا
راوی کہتا ہے کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تاکہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمہارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور
اوسکے قول کا قائل ہو تو اوسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اوس روز کے پاک ہو جاوے
جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اوسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اوسکی رضوان
اور جنان ہے بعد ازان یہ آیت پڑھی مَن یَّعمَل سُوٓءً اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا
یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعد ازان حقتعالی سے طلب مغفرت کرتا ہے تو
حقتعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہے پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اوسکے دل پر اثر کر گیا اور
عقل ورای اوسکی اس کلام اور دین اسلام کیطرف مائل ہوئی تو اوسنے کہا اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ یعنی مین اوسے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود لائق عبادت نہین وہ فرد یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ
بے شبہہ محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہے صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اوسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت
ومسرت اندوز ہوئے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھو یہانتک کہ پردہ
شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہے کہ مجھسے روایت کی
ساعد بن عدی النمیری نے اور اونھونے اپنے باپ سے سنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اوس ملنے مین
کہ عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اوسوقت
راوی نے بقیہ روایت مذکورہ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنی محلات
مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑونکو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جسوقت
شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و دریاز تھا چنانچہ برتیا نے
یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظربندی سے اونکو
وارستہ کر دیا اور اوسنے کہا بسم اللہ او تھہ برکات نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو لیں سہل اوٹھکر دروازے پر آئے

تب بریانے اونکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ مین لی اور یہ دونون وسی دروازے سے نکلے تو وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہوکر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چلے ناگاہ اون دونون نے اپنے پیچھے حس صدا گھوڑونکے ٹاپونکی سُنی اوسوقت بریتا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین انسے مکالمہ و مخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب متنفرہ ہین یعنے جنھون نے تنصر اختیار کیا ہے تو چاہیے کہ تو اونسے گفت و شنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تینتیس[۳۳] سوار تھے اور وہ لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اونکو بتامل دیکھا تو پہچانا کہ یہ سب تو اوسی کے اصحاب ہین جنکو شہر یاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل ونکے قریب گئے اور اونپر سلام کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نتھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اونھون نے کہا ہان ہم شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہے کہ ہر آئنہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل ہونا اونکا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی آج کی شب شہدا کی ارواح کو بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا ہے اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے اون شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اونھون نے جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہے کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس[۴۱] دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اوس اپنے مخلصین کے واسطے تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہے سراپردے اوسکے آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبّے یعنے گنبد اوسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اوسکے زرنگار ہین اور فرش اوسکے ذنکل و گداز زمین سے اونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چُنے ہین اور گوشہ ہاے قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اوسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اوسکے بحسن و خوبی تمام آراستہ و پیراستہ ہین اور اوسکے دروازے پر قلم سرّ مکنون یعنے راز درپردہ سے لکھا ہوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے داخل ہو اس جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اوس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب و سزاوار ان نعمتونکی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اوترے اور اوسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہوگئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور عبداللہ ابن غسان و سہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد اس واقعہ کے اکتالیس[۴۱] روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مرگئے رحمۃ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہے

خویلد بن ماجد سے اونھون نے عبدالرحمان بن النعمان سے اونھون نے سنا اوس شخص سے جسنے وے فتوح شام
وارض سعید فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا او عبداللہ و سہل ساتھہ تھے اوسوقت
مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اور تین ایک تمام منفوذ تھ کیا کہ اوسی مین آمد و شد
رکھتے تھے راوی کہتا ہے کہ عیاض بن غنم اوسوقت بطرف رقۃ البیضاء کے تھے اونکو خبر بنی تغلب پہونچی تھین اور وہ
اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھہ یا اہل حران و رہا کے ساتھہ تب اپنے
خالد بن الولید سے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہے اور تمسے آمادہ قتال ہے اوسکو چھوڑ کر اور پر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمہاری ہیبت ہر طرف
غالب ہوجاویگی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہوجائیگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر
فکر مین متامل ہے بناگاہ خبردارون اور جاسوسون نے آنکر اونکو اس بات کی خبر دی کہ ہر آئنہ تمسے لڑنے کو شہر یاض
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و طریاطس صاحب دارا وہ زرو صاحب حلبین و آریانوس
صاحب تل سماوی و آرچو صاحب بارعیہ و شہر یاض صاحب ماردین و روطوس صاحب حران و رہا اور لشکر اونکا
دو لاکھہ سوار سے جمع ہے اور اونھون نے بادشاہ سے تمہارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہے اور
وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھہ اپنے مال و موالی کے یہانتک
کہ ہم مین سے کوئی گریز نکریگا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمہارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین
اور بعد اونکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادہر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو ولید بن عقبہ کو اونکی طرف
روانہ کیا اور اوسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اونکے رئیسونکو جمع کیا اور وہ سب
نوفل بن مازن و عاصم و اشجع و میسرہ و حزام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اونسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھہ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہے
کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اوسوقت حق تعالی نے ہمین کو اوسپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اونکے بڑے بڑے
سردارونکو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہے کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل
ہوجاؤ چنانچہ اون سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا و انشطاط کا کہ وہ لوگ بلاد روم کیطرف کوچ
کر گئے اور باقی سب عرب بنی تغلب جو مسلم ہو کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل اسلام
خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمہارے حق مین بڑی خیر کی اور اوسنے
چاہا ہے کہ تمکو برکت بخشے اسی سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستونکو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز بخشیگا

اور شرف اپنے نبیؐ کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہے اور وعدہ اوسکا برحق ہے کہ وہ
ہمکو ملک کسریٰ وقیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبیؐ اوسکا مخبر صادق ہے جسکی شان مین حقتعالیٰ نے
فرمایا ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (کہ منطوق کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ وہ اپنی ہواے
خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبیؐ وہ ناطق ہے کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق
کلام اوسکا تمام تر وحی و الہام ہے) اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے یہ فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار
کے لکھا ہے یعنے یہ مقرر کیا ہے کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سنکے اون
عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوے **روایت**
ہے **خالد** بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا باذ الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت
عمر بن الخطابؓ کو لکھ بھیجی تب اون حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اوسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ
تم اباذ الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہے اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ بھیج دوگے تو ہم سارے نصرانیونکو جو ہماری
عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اوسکے
پسر کو پہونچا تو اونھون نے اباذ الشمطا کو اسطرف بھیج دیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اوپر
ملک شہر یاض کے کیا اور اوس شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اوسنے رئیسان نصاری کو جمع
کرکے اونسے کہنے لگا آگاہ ہو اگلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نرہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اوتار کر پیدل کر دو اور مجھپر اپنی تلوارونکو
اوٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اوسوقت تمسے مین کہونگا کہ مین عذر خواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہے
کہ مینے تمہاری آزمایش کی تھی کہ تمہاری حمیت تمہارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ ان
عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجا لانا بعد ازان تم عرب سے
حرب شروع کر دیجیو اسوقت پھر تمہارے پاس سے مین عربونکی طرف بھاگ جاؤنگا اور اونسے کہونگا مینے ارادہ کیا تھا
کہ تمہارے تئین تفویض بلد کر دون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہے اور اونھون نے
میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمہارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمہاری صحبت
سے بڑی رغبت ہے پھر جسوقت مجھے امان دیوینگے اور مجھسے غافل ہو جاوینگے تو رات کو مین اونکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہو جاوینگے بعد ازان مین

[illegible] آونکو یہ بات سنکر اوسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر نہی [illegible] تھے [illegible] اور اپنے قلعون کیو
اپنے تنگ اندر گاہ مین بند ہوجالین گے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم [illegible] اور آپ سے
خفا ہینگے [illegible] آپ کے ہم عتاب کرینگے اور کہینگے تمنے انکو کیون چھوڑا اور عرب کیطرف کیون [illegible] دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازان عبد اللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہے [illegible] کہتا ہے کہ ہم انکو
چھوڑ دیوینگے اور آپ وسط رقہ چلے جاوین بلکہ دربارۂ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہے تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہے یوقنا نے کہا کہ کل
صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اونسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کشش جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم
بسبب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط
بند کر کے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اونسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر جب
ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اونکے لشکر مین ہماری
ایک جماعت ہے جو بیدین ہوکر اونکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے او ہم ارادہ کرینگے
تو ہم اونکو ایک نامہ لکھکر اونکے دلونکو خوش کرینگے پھر ہم اونکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے
کو تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا
عجب ہے کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین آجاوینگے
تو ہم اونکو گرفتار کرلیوینگے اور اونکے سرون پر اپنی تیغین علم کر کے اونسے کہینگے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے کوچ کر جاؤ والا ہم تمکو
قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد و کد یعنے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کرجاوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اوسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ
شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر متسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اونکی
اطاعت مین داخل ہوکر پھر اونکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہے سوا اسکے نہین ہے کہ
یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اونکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجاوے یہانتک کہ
وہ لوگ اوس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبیؐ مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے
اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اونکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اونکا قبضہ کرادیوے یہ سنکے
وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خادمونکو جنکا جینا اور مرنا
یکسان ہے ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اونکو گرفتار کرلیوے اور تو اونسے وعدہ قتل کرے یعنے قتل سے اونکو ڈراوے
اور وہ کچھ اوسکی پروا نکرین اور اونسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہان سے

کو پہنچا جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین اونکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ ان باتون سے خفا ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہے مسیح کی تمہارے دلونمین اوس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اونکے رعب مین آ گئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہے مجکو اوس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ یعنے اپنے قلعہ حلب پر وہ اونسے قتال کیا اور لشکر اونکے سوار اونکا حلب سے کے سائر بلدان مین سال بھر پھر لیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اونکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابوالہول تھا اور اوسکے ساتھہ اور بیس آدمی تھی کہ اونھون نے میرے ساتھہ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی وہ اوس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نپاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے جمیع لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذوی الاقتدار کے مجھپر آ پڑے تھے پس تمہاری یہ کیا کیفیت ہے وحال آنکہ تمپر نہین آئے ہین مگر ایک گروہ چند آدمیونکا اور تمہارا شہر وشہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہے اور اوسپر قتال بھی دشوار ہے سوا دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمہارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے اور اگر تم اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامونکو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت وقدر اونکے نزدیک نہین ہے تو مین سارے آدمیون مین اونکا بڑا آشنا ساہون کہ تمام اونکے شہسوارون اور دلاورونکو اور اونکے خادمونکو اور اونکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھہ اوس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی وگرامی ہین اونمین سے مقداد ہین اور نعمان وشرجبیل بن کعب ونوفل وعبدالرحمن بن مالک واسود بن قیس وخالد بن جعفر وابن قیس وہمام بن الحارث ومالک بن نویرۃ وسلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف واعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی عوضی جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا ارے تمہاری سست ہوگئی اور دل تمہارے بودے ہوگئے تم اونکے پاس ایلچی کے ہاتھہ نامہ بھیجو اگر اونھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات ومغتنمات سے سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اونکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اونکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہریاض بادشاہ نے کہا قسم ہے قربان کی یعنے قربانی مسیح کی سوائے اوس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہے اور کچھہ نکرونگا بعدازان بادشاہ نے اپنے سردارون اور اپنے اہل کارونکو حکم کیا کہ وہ لوگونکو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اون امرا نے یونہی حکم کیا پھر اون لوگون نے اپنے ہتیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادہر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ خیل عرب سوار ہوئے اور درۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگونکے سامنے آیا اوسوقت اہل اسلام نے دیکھا

پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ اُنْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنی اے ہماری پروردگار تو ہمکو انپر نصرت دے جیسی تونے
نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اوس افسر نے لوگون کو
[illegible] اور آخر وہ نظمیہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اوسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے
ہین [illegible] ہماری پروردگار [illegible] اگر حق تعالی القتل [illegible] اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اوس قوم کے قدم پر جا
[illegible] جواب دیا اے امیر تو نے ہمکو ایسے امر کی طرف حوث کی یعنے بلایا ہے کہ وہ خود ہمکو نہایت
[illegible] مرغوب تر ہے اون باتون سے جو تو نے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ [illegible] نے
روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اوسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبد اللہ بن غسان
اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ اون لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد
کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اوسی معرکہ مین عبد اللہ بن مالک اشتر نے وزیر رومی کو
جا لیا اور جب اوسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اونکے ملوک و سلاطین مین سے ہے آخر عبد اللہ بن مالک نے
اوسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اوسکی اوسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا
اوسوقت جماعت مردم اوسکے گرد سے متفرق ہو گئے تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ
یہ صاحب و مالک بلد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہے آخر اوسپر حملہ کیا اور اوسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ فِی الْحَرْبِ لُیُوْثُھَا
وَنَزْعُمُ اُوْفُ لِعُدَا اَوْ نَرُوْدُھَا
مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوْکَھَا
اِلٰی شَھْرِیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُھَا
وَنَمْضِیْ اِلٰی حَرَّانَ ثُمَّ سَرُوْجِھِمْ
اَبِیْدَا لُیُوْثُ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُوْدُھَا

وَتَشْفُرُ مِنَّا فِی الْوَغَا اُسُوْدُھَا
لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا
اِلٰی اَنْ بَدَّلْنَا بِالنَّکَالِ عَدِیْدُھَا
وَنَمْلِکُ دَارًا ثُمَّ جَلِیْنَ بَعْدَھَا
کَذَاکَ الرُّھَا لِلْمُسْلِمِیْنَ نُعِیْدُھَا

نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدٰی وَنَصُوْنُہٗ
بِاَحْمَدَ الْھَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُھَا
سَوْفَ نَقُوْدُ الْخَیْلَ جُرْدًا سَوَابِقًا
کَذَا رَاسُ عَیْنٍ وَالْجُیُوْشُ نَقُوْدُھَا
وَاِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ

یعنے ہم حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے ہین
مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کیطرف ہم حمایت کرتے ہین اور اوسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون
کی ناکین گھستے ہین اور ہیہ اونکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمد ہادی کے
کہ یہی فخر اوس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اوسکے
عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف
شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے اونمین اور ہم مالک ہوجاوینگے دار کے بعد ازان جلین کے اور اسیطرح مالک ہونگے
راس العین کے اور اوسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اونکے سروج کے

(سروج نام بلد عجم ہے) اسیطرح طرف رہا کے کہ ان سبکو واسطے مسلمین کے ہم پھیر دینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر
ہے ہلاک کرونگا مین ہر بران نبرد آزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعتہ
اوسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اونکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر گئے
اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اوسکو بندوبست سے مستحکم کیا چنانچہ اراتوسہ ملکہ شہر یاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور
اوسکے دل مین رعب سمایا تب اوسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا سے تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا
کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین
خدمتگذاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامونکو یوقنا اور اوسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ
اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہے یعنے تمھارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملکہ کے
حق خدمت پر قائم رہین اور اوسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیونکو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا
کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی جو فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی
کہ پتھر اونکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن
مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نتھا اور اونکے قوت بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز
ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو
آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرض کہ ان لوگون نے اہل قرقیسا پر نہایت سختی
و تنگی کی تب اراتوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین دربارۂ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو ملک شہر یاض
سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر
جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تمنے ملک شہریاض
کو شکست نہین دی اور کیا تم رأس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال
طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو
عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اوسکا ارادہ نصب جنگ کا
ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تونے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو
ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تونے فریب کیا کہ اپنے پہلے
دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدہر روپوش ہوجائیگا اور ہم تیری طلب و تلاش
مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ
یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب تحقیق کرینے تمھاری خیرخواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تمسے بھی سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا
کہ آخر پھر مینے وسطرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہے اور تم اسپر غالب و قادر
نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشیّد و مستحکم ہے اور اوسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اونپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہمسے قول و قسم کرین اور ہم اونسے قول و قسم کرین یہانتک کہ جب تم راس العین پر
فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیۂ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینونکا رمضان ہے یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سنکے
عبد اللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم اونکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہے مقداد بن الاسود و اسکو سواے قیس و خالد بن جعفر و ربیعۃ بن
قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم تس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون آنے
انکے امر صلح متعسر ہے آخر عبد اللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر عبد اللہ نے
یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے اصحاب کے
حق مین اطمینان نہین ہے یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اوسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتی ہین
ملکہ نے کہا بازاری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہانسے نکلا ہے
اور بادشاہونکی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہین وفا کرین و حال آنکہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت
اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہے اور
بادشاہونکو اپنا قول وفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک کے مکر کا متعذر ہے وبہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتی ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ
آپکے شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اوس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اونکا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک و مختار نہین جانتے ہین در ینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جراٴت و جسارت کرینگے و تعرض و تمرد پیش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جاویگا
تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہے یوقنا نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم انھین رئیسون کو پاس عرب کے

رہائن بھیجین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معززلوگونکو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین کوئی
رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربونسے مزاحم ومتعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی رایے کو
قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آنکر داخل شہر ہوئے اونکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اوترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اوس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی وسرتابی نکرسکین کیونکہ اوس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وے دسون
اصحاب اوس برج مین مسلط ہوگئے اوسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اون اشخاص عشرہ کو مینے
برج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح کو اون سبکو بالاے برج یعنے اوسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور اونکی قوم عرب کو
دکھلاکر اونسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سبکو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اونکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اونکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھہ کرینگے اوسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اوس قوم سے مصالحہ درپیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب جانے
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے بسر وچشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ اونکے امیر نے اونکو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعدازان یوقنا اون اصحاب
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اوسکا عزم تھا وہ اونسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور وغل سنوگے
تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھہ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور اونکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا
اور اونکے ساتھہ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دو سو
آدمی تھے گیا پھر اون سب نے صداے تہلیل وتکبیر بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فورًا عبداللہ
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اونسے بزور شمشیر تیز غالب آئے تب اون لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر اون دسون اصحاب نے غلبہ وحملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی مکر بازی
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اوسپر چل گئی اور اوسوقت وہ صداے الغیاث وشور وفریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے اون سبکو امان دی اور جو کچھہ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال ومتاع سب
جو کچھہ اوسمین تھا اور جو ذخیرہ وخزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اوسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کردیا
مگر پہلے اونپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکو اوسکا اہل ومال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول نکیا

اوسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہوا سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور
کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوجات ہمکو حوالہ کرو تب
عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے انکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر
منحصر ہے کہ وہ جسکو چاہیگا اسمین آباد کریگا اور جسکے قبضے مین یہ املاک و ضیاع ہونگے اوس سے خراج مقرر کریگا اسلیے کہ
حکم خراج و خمس و جزیہ با مر امام ہوتا ہے کہ وہ اوسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہے اور باقی مصالح امور مسلمین مین
صرف کرتا ہے **راوی** نے کہا کہ پھر اریانوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان و منتسبان اوسکے شرف باسلام ہوئے
تا آنکہ عبد اللہ بن غسان نے اونکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اونکے لیے تجدید امان کی اور اونکو اونکے اماکن و مساکن مین
آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے **ابن عطیہ** جسنے ادراک و
تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہے کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور ۲۲ھ بائیسوان تھا
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جر جیس نبی کی تھی اوسکو
مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور رجب تک وسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کردیا
اور اوسکی ولایت و سلطنت کو تفویض شرحبیل بن کعب کے کیا اور شرحبیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کار آزمودہ
مقرر کیے و بعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اوسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم
کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہے آخر دختر یوقنا نے وہان سے
اپنے قلعے کی طرف معاودت کی والحمد للہ وحدہ والصلوۃ علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ

روایت ہے زہمان بن رقیم سے اوسنے روایت کی ہے صلت بن مخالد سے اوسنے قبیل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر آپہونچے تو فتح اوسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اونکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم و جو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ
خراج سنگین اونپر بارگران ہوا تب اونکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسیطرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان
ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اونکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس
امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اوسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور
منتظر رہے کہ اونکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اونپر وارد ہوتا ہے اور اوس عرصہ مین عیاض
بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اونکو نامہ لکھا اور اوسمین وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خدا داد اوسکے

ہاتھہ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اونھون نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اوسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالی نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بطلیح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اوس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

أقمنا منار الدين في كل جانب ۔ وصلنا على أعدائنا بالقواضب
ودان لنا الخابور مع كل أهله ۔ بفتيان صدق من كرام الأعارب ۔ هزمناهم لما التقينا بمازج
وثار عجاج النقع مثل السحائب ۔ وكل همام في الحروب تخاله ۔ يكر ويحمل في صدور الكتائب
وجندل وزنبك وشهرياض بعده ۔ تركناهمو في القاع نهبا لناهب ۔ وما زال نصر الله يكتنف جمعنا
ويحفظنا عن طارقات النوائب ۔ فلله الحمد في المساء وبكرة ۔ ما لاح نجم في سدول الغياهب

یعنے منارے دین کے ہمنے ہرطرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز وبران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق [illegible] بجملہ کر مین یگانہ روزگار کے اونکو بھگا دیا اور اوسوقت گرد وخاک مثل ابر کے اوڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکر ونکے اور جندل وزنبک وبعد وشہریاض سبکو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہے اور جمیع آفات وبلا سے ہماری حفاظت کرتی ہے پس حمد ہے خدا کی صبح وشام جبتک ستارے روشن ہین ہر ایک تاریکی مین

ذکر فتوح قلعہ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اونسے روایت کی ہے یوسف بن عبدالرزاق اونے کامل اونسے مثنی بن عامر اونسے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض ربیعہ وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اوسپر سانحہ عظیم گذرا اور اوسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اوسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اوس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اون سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہے کہ سارے عرب متنفرہ یعنے نونصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہو گئی ہے اس حالت مین تمھاری کیا راے ہے یہ سنکے بطریق توتا نے جواب عرض کیا کہ اے ملک تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے لابد ہے اور لامحالہ ہمکو بھی اونسے لڑنا پر ضرور ہے اور نصرت وظفر بدست خدا ہے جسکو چاہے عطا کریگا پر سواے اسکے اور کچھہ میری راے مین نہین آتا ہے کہ آپ اپنے فرزند محمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس

صاحب ماردین وہ ہین یعنے قلعۃ المراۃ سے کر دیجیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
تھا کہ شخص آرسوس بن جارس اہل طیرزند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و صناع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بناے مملکت ملک ارمنیہ مین یعنے بناے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہے اور شہر طیرزند مین یہ شخص رہتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اون بلاد نے حضور مین
بادشاہ عظیم کے عرضی لکھی اور وہین اوسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو اوسکی
طرف بھیجکے اوسکے پاس بھیجا اوسنے اوس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنا لے اور وہین رہا کر پھر جبکہ وہ درمیان
زمین حسین اردین کے گیا اور نیچے اوترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور خادم
کے عابد وہین سے اوس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ بکثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور تھا
اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اوسکے لیے آیا کرتی تھین اور اوسکا نام دیّن تھا چنانچہ
ارسوس اوسکے پاس جا اوترا اور اوسکا منتظر وقت ہوا اور اوسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اوس سے
پوشیدہ اور جدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اوسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اوسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اوس دیار نے اوس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دیّن عابد کہین جاکر
مر گیا بعد ازان ارسوس نے اوس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اوسکو اپنا حصن قرار دیا اور اوسکی ایک
دختر تھی اوسکا نام ماریہ تھا جب اوس دختر نے دیکھا کہ اوسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اوسکو اپنی
گڑھی مقرر کی ہے اور اوسمین بیت النار بھی ہے تو اوس لڑکی نے بھی اوس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اوسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اوسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اوسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اوسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اوس سے کرتا تھا تو وہ اوسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان مملکت
سے تھی اور ایسا ہوا کہ اوسکے قلعہ سے قریب سطحہ جبل پر ایک دیر تھا اور اوسمین ایک راہب دیرانی تھا اور وہ مجرد
و تنہا اوس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اوسکا نام فرنا تھا چنانچہ ایک روز
وہ دختر اوس دیرانی یعنے فرنا عابد کی زیارت کو آئی جب اوسکو دیکھا تو اوسکی عاشق ہو گئی آخر اوسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اوسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اون دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اوسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اوس سے حاملہ ہو گئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اوسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اوس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانیگا تو مجکو اور اوسکو دونون کو قتل کریگا

بالآخر اوسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اوسکے گہوارے مین رکھدیا اور اوسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس
بچے کو لیوے تو یہ مال اوسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اوسنے اوس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اوسکی شناخت کی رکھے ناگاہ اوسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اوسکا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھہ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اوس طفل کو اوٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اوس قلعہ سے لی اوتری
اور اوسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اوس طفل کو اوس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دہنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اوسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اوس
قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اوسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ
اور وہ غلام اوس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہے کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہر یاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے
بھیجا گیا تب وہ ہنگام سحر اوس راستے سے گذرا جہان وہ عمود تھا تو اوسنے صدائے گریۂ طفل سُنی پھر اوسکے نزدیک
گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اوٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
سوالہ کیا اور اوس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اس مین
کچھہ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے
طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہر یاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اوسکی زبان پر جاری کردیا
کہ اوسنے شہر یاض بادشاہ سے قصہ اوس طفل کا اور پانا اوسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سُنکے شہر یاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اوس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اوس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اون سب نے اوسکی پرورش
و خدمتگذاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اوسکا نام بھی عمود
رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اوسکا نام ولد الملک لیتے تھے
چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھہ بادشاہونکو ضرور ہے مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا
ان سب فنونکو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اوسکا مشہور ہوا اور لوگونمین فخر اوسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
عین ورده کے اپنے مکانمین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اوسنے اپنے لیے
راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اوس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنی قصر عمود

او ... ماریہ ... اُنکی ماور کا حال یہ تھا کہ اوسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اوسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہوگئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام باراوہ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا تھا جسوقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے باہم مشورہ کیا تب توتا نے اوسکو مشورہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے ولد کا
... ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ ... ملت رکھتی ہے اور ابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ ... برس کی ہو ...
... شاہون و شاہزادون نے اوسکی خواستگاری کی ... سے راضی نہوئی اسلیے کہ وہ اونکو ... سے کم سمجھتی ہے اور
جسوقت آپ اوسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اوسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے ... ہونے
ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیمہ
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اوسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے بارعیہ و جملین اور بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے اون امراے عرب کو واسطے
تذ مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اوسکے پاس پہونچکر اوس
بات سے اوسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور قسیسون کو جمع کرکے
عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کردیا اور اونکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نتھی **راوی** کہتا ہے کہ پھر توتا
وہانسے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام و استحکام امر سے اوسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے
دینار ... طلب قلعتین بارعیہ و جملین و ہزار دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اونکے بشب
زفاف اپنی دختر کے کی تعیین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
در باب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کردونگا و بعد ازان اوسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اوسکو خبر دی کہ مینے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کردیا ہے اور تو آگاہ رہ
اے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اوسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اونسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
عرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہوسکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اونکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے **راوی** نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا
تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپکی طرف روانہ ہوچکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور
عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہے اور اون سب کا یہ ارادہ ہے کہ ہنگام شب آکر تمکو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھہ بھیجیے کہ وہ فوراً
ہمارے پاس پہونچیں اور ہم اونکو خبردار کردیں کہ دشمنون نے ایسا کچھہ قصد کیا ہے تاکہ وہ لوگ بھی اونسے ہوشیار رہیں
اور اونکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اونکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے
اصحاب اونکی کمک کو پیچھے رہیں اور ہم لوگ بھی اونکے داہنے بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعتہً دشمنون پر جا پڑین
چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب ہے بالآخر خالد دو ہزار مردم جرار سے
نکلا اور اوسیوقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور جو کام اونسے
متعلق کرنا منظور تھا وہ اوس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اوسی روز اپنے ناقے پر
سوار اون دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اونھون نے نامہ پڑہکر اوسی ساعت کوچ کردیا اور ادہر
صحابہ بھی اونکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانونکو واسطے تجسس خبر اعدا کے
روانہ کیا **راوی** نے کہا اتنا خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھہ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیونکو
ایک ہی راستے پر نہین لے گیا بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اونپر سعد کو سالار کیا اور ایکہزار طریق یسار پر خالد نے
اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی تھی کہ اوس طریق سے دور نہو جیو اور اپنی خبر رسانونکو روانہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ
نے کہا جب عمود بالاتفاق توتا ورودس و بجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اونکے
اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہ گیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگے اور اپنے
گھوڑونکو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اوسی عرصے
مین جیش عبداللہ بن غسان کا تو اونکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اونکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیونکو اصلا اسکی خبر نتھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اوس قوم کو
ہر طرف سے گھیر لیا ہے تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہین
وہ سب استماع آواز پر مستعد ہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانو نمین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو
مردمان بہادر ساتھہ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اوس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے
اوسکے اوڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اونکے سامنے
آیا اوسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہے جب رومیون نے اونکی آوازین سنین
تو اپنے اپنے ہتیار سنبھالے اور اونمین سے سواے وردوس اور اوسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اوسوقت اونمین سواے وردوس کے اور کوئی بیدار و خبردار نتھا اور توتا عمود کے ساتھہ مصروف تھا

راوی کہتاہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا لیکن [illegible] جماعت قلیلہ کی [illegible] تو تعجب اور اوسکواوسکے ساتھ طمع ہوئی یعنی گمان اوسکے [illegible] خالد اور اونکی جمعیت کو دیکھے ہوے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم انکے امر کو کافی [illegible] وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اوس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اوسکو چھپالیا اور برق کیطرح اوسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وانا لقوم لا تكل سيوفنا ‌ ‌ من الضرب في اعناق سود الكتائب ‌ ‌ سيوف ذخرناها لقتل عدونا

واعزاز دين الله من كل جانب ‌ ‌ قتلنا بها كل البطارق عنوة ‌ ‌ واجلا سوق الملك من كل جانب

الى ان ملكنا الشام قهرا وعلطة ‌ ‌ وصلنا على اعدائنا بالقواضب ‌ ‌ انا خالد المقدام ليث عشيرتي

اذ همهمت اسد الوغا في القالب

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکر ونکی اور ہتیار ونکو ہمنے براے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیاہے ونیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط ہوئے اپنے دشمنون پر بزور شمشیر ہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش ورمین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالدؓ نے رودس کو نیزہ مارکر زمین پر گرادیا پھر اوسکے تئین ہمام غلام نے باندھ لیا وبعد ازان خالد اور اوسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجبیہ بن سعد وعدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے وبعد ازان عبداللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ نبرد سے پر ہوگئی اور اوس دشت مین ہر طرف تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑونکے آگے دہر لیا و بنام خداوند ارض وسما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنونکو چھاپ لیا کیونکہ اوسوقت توفیق الہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اونکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنونکو قتل و پامال کیا اور کتنونکو بھگا دیا اور بہتونکو اونمین سے اسیر کر لیا اور عمود و تو تا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر رہا مین بادشاہ کے پاس پہونچے اور اوسکو اس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اوسپر تنگ ہوگئی اور اوسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اوسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اوسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اونکو جمع کرکے ہتشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اون سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہے کیونکہ درمیان ہمارے اور حران ورہا وسروج کے بھی دوری ہوگئی تو اس صورت مین

عرب ہمارے اور بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین رائے صواب اندیش یہ ہے کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط و درمیان مین ہو رہین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچ سکے درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اونسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعونکی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعہ مازن و کفر توتا اور سمت جملین و تل توتاہ باعیة و تل سماو تل قرع و منور و دجلة الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند و قبول کیا اور مرج طر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتود س کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اوس سے منسوب تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا روایت ہے ابو یعلی سے اوسنے روایت کی ہے طاہر المطوعی سے اوسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اوسنے وہبان بن بشر بن ہزار سے اوسنے کہا مینے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الکوفی کے سامنے پڑھا اونھون نے سعدان بن حاجب سے اونھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اونھون نے ابی عبداللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اون روزون میں نجاب غربی قاضی تھے اونھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اوسی عرصے مین عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول فتح قلعہ زیاد و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اون اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور اونکے مقابلے مین اوترا راوی نے کہا ہے کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اوسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پہ ملک ہے اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس آئی کہ جب وہ اوسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ امر مجکو سخت دشوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار قسم ہے مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا رائے ہے ارسوس نے کہا تو ہی بتا کہ تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا مینے یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر اونکے امیر کے پاس جاؤن اور اوس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مینے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اونکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگونکے ہاتھ سے ہمپر واردات ہوئی ہے

مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ حق پر ہین اور گویا کہ اوسی خواب مین
تمہارے پاس آئی ہون اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مجھے تمہارے باپ کے قلعے کا راستہ بتایا ہے اور تمنے مجھکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہے پھر جسوقت میرا خاوند تجھسے کہیگا کہ تو ہمکو اپنے باپ کے قلعے کا بھید بتلا کر دیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہے اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہے تو مین اوس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کر دو کہ اونکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر اونکو صندوقون مین بند کر کے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی اونکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اوس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہے اسکو تو
میرے باپ کے خزانہ مین داخل کر لے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اونکو نہانخانہ یعنے تہخانے مین
ڈال دونگی اوسوقت مین ان لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پھر ماریہ سے کہا کہ تو چاہتی ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیر اگر اونکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی یعنے گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اونکے اصحاب کا قرار
پاویگا اوسوقت اوسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر ارسوس نے اوس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو
تو ارادہ کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرض کہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد
مرج رغبان کا کیا اور اوسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اوسکے بغلون یعنے اشترونکو ہانکتے تھے اور اوپر
اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون بعد ملاقات
کہ اونکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اونمین عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اونکے راوی نے کہا سبب
اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سردارون کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بسبب حاجت کے عبداللہ
ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوا لاوین
چنانچہ عبداللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جرجیس بن
شمعون نے آکر اونسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ برائے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اونکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اونمین اونکو طمع ہوئی آخر وہ سب باہم ہر جانب سے انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور ان
سب مسلمانونکو اسیر کر کے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اونکے قتل پر مستعد ہوا اوسوقت اوسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہے اسلیے کہ عمرو دلیر آپکا اور رودوس حاکم حران و توتا صاحب الحجاب شمعون کے
ہاتھہ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرونکو قتل کرینگے تو وہ بھی آپ کے اصحاب اور عمرو ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے

کہ آپ ان قیدیونکو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کر دیجیے کہ یہ سب اونکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اونسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اونسے کچھہ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی قوت اور ہیبت اونپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے ان بندیونکو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اون اسیرونکو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثناے راہ مقام خنیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہے تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمونکو حکم کیا کہ بندیونکو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور چہ ہمراہ جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھہ رات گئے پھونچی اور اوسوقت سہیل بن عدی اور نجیبہ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ ونگہبانی کے پھرتے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اوسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا کام ہے ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اوسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اونھون نے اوسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہے بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہے اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہے ساتھہ تحیت کے یعنے ساتھہ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا ہے اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہے مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ اَلعَظَمَۃُ رِدَائِی وَالکِبرِیَاءُ اِزَارِی فَمَن نَازَعَنِی فِیھِمَا قَصَمتُہٗ وَلَا اُبَالِی یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہے اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہے پس جو کوئی ان دونون چیزونمین مجھسے نزاع کریگا تو مین اوسکی گردن توڑونگا اور کچھہ پروا نکرونگا چنانچہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حقتعالی نے تمکو انھین سیرتونکے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اوسپر صبر نہین ہے اور وہ شخص وہ ہے جسکا نام عمود ہے جسوقت تمھارے لشکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اوسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مینے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعونکو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑو اور میرے امور مین کچھہ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اوسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اوسکی ان باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر واسطے

نا اپنے شوہر کے بارہ مین تو ہمکو رنج و اندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہے اور قصہ اوسکا
ایسا ایسا ہے جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سنی تو رنگ اوسکا اوڑ گیا اور چہرہ متغیر ہوگیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہے وحالانکہ وہ پسر ملک
شہر یافض ہے تب عیاض نے کہا شب آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت نے
یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اوسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہے تو میرے لیے اوسمین
کچھ علامت وشناخت ہے کہ اوس سے مین اوسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اوسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اوسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اوسکو دیکھا اور نگاہ اوسکی وسپر پڑی اور داغ اوسکے رخسارے کا اور اوسکا ایک کان کچھ
بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جسمین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
ازخود رفتہ ہوگئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اوسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اوس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور
اوسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو وہ اور اوسکی مان پھر باہم دونون ملکر خوب
روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اونسے کہا کہ تم دونون پر واجب لازم ہے کہ جسطرح حقتعالے
نے تم دونون پر اپنا فضل وکرم کیا ہے تو اس نعمت کی شکرگزاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکرگزارون کے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا ہے اور رحمت اوسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہے
اور عذاب اوسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہے اور آگاہ ہو کہ حقتعالی کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہے اور نہ
اوسکے واسطے قد و بالا ہے اور نہ اوسکے لیے قبل ہے کہ اوس سے کوئی شے پہلے ہوا اور نہ اوسکے واسطے بعد ہے
کہ وہ نہو تو اوسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہے کہ ہستی عالم کی وسی پر معول و موقوف ہے اور وہی آخر ہے
کہ وہی شایان مفاخر ہے چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور وفریب
نہین ہے وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اوس خدا کے جو یکتا ہے جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لائق پرستش کے نہین ہے
وبتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا ہے راوی کہتا ہے جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ مشرف
باسلام ہوا تو اوسنے بھی اوسی وقت اوسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حقتعالی کی
شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین
مجلس نے کہا حقتعالی اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حقتعالی تم دونونکو توفیق علم وعمل کی دیوے اور بیشک حقتعالے
نے اب تمہارے دلونکو قوی کیا اور تمہارے گناہونکو بخشدیا پس چاہیے کہ تم سرنو سے اعمال کرو ولیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

قلعۂ نیسہ پر ظفر پائی او۔ وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہے ماریہ نے کہا تمکو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوئے تو ملک شہریاض نے اون اسیرونکو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اون لوگونکے فدا و سر بہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مینے اونکو اپنے قلعہ کیطرف روانہ کردیا تھا اور اب مین اون لوگونکے پاس جاتی ہون اور اونکو اپنے باپ کے قلعے مین بھیجتی ہون پھر اونکو قید سے رہا کر کے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سُنکے عیاض نے اوس سے کہا حق تعالی نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجھکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس صدمہ سے مجھکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اوس سے ظاہر کر کہ مینے اپنے سارے مکر و حیلے عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر در بارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اوسوقت جو بصلاح و صوابدید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اوسنے کہا سمعًا و طاعةً یعنے بگوش دل مینے سُنا بسر و چشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ سے اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانونکے پاس چھوڑ کر اوسی شب کے طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اوسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رعبان گیا ہے مگر اوس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارائے اہل اسلام تھے اور اوسنے اون اسیرونکو قلعۂ ارسوس تک پہونچا دیا اور اوسکے قبضے مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہے کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اوسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اوسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اوس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ریشم سے بنایا تھا اور اوس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اوس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اوسکی مشہور تھی اور چرچا اوسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر تھا کہ پھر جب لشکر اسلام طرف اون بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اوسوقت گرد اوس قبے کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہے و حال یہ ہے کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنے تمھارے مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہے اور ساری امتون کا مُنہ تمسے پھیر دیا ہے اور تمھارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہے یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمونکو سزا اور مظلمونکی داد دیتے تھے

او جنکا عمل حق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرامخواری و زناکاری سے بزجر و منع باز رکھتے
تھے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی و انجیل مرقس مین
لکھا ہے کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہے اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہے اور اپنے پروردگار کے
حکمون پر عمل کرتا ہے اور ان اعمال کی اعانت اور اوسکی رعایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہے اور کسی کی امانت مین
خیانت نہین کرتا ہے اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہے اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہے
اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہے تب زہد اوسکا اوسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہے اور جسنے
جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اوسکی خواری کا ہوگا اور خوف اوسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف
و خطر مین رہیگا اور جہنم اوسکا دثار یعنے اوسکی ردا ہے کہ اوسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہے کہ ظلم نکرو خدا ظالمکو
دوست نہین رکھتا یعنے اوسپر مہربانی نہین کرتا اور مینے سنا ہے کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ یعنے حق تعالی مفسدونکے کامونکی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے
کامونکو بصلاحیت بجالاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل و خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو اور اپنے
نبیؐ کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنونسے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہے جمیع عبادات مامور بہا سے
یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد اون سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا
تو جائیگاہ اوسکی بہشت ہے اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اوترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی
سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اوسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اوتر آیا جب لوگون نے اوسکو نیچے اوترے ہوئے دیکھا تو
باداب سلام پیش آئے اور اوسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اون سبکو طرف کنیسہ و مائر و کنیسہ باذلکے لیگیا
اور انکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اونکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور وہ دیر قبلہ تھا باشندگان وادی
روم کا اوسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اوس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اوسکا نام لیکر پکارا
اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہے یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہو لیا پھر وہ راہب اول
جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اوسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اوسکے سامنے پیدل ہو کر گیا اور مصافحہ کیا اور اوسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاری تک
گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اوسکے پاس مجتمع ہوئے اوسوقت اوسنے انکو وعظ
و پند سنایا اور امر جہاد کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس رسوس بن جارس کے پہونچی چنانچہ
جسوقت عبداللہ بن غسان اور اصحاب اونکے اسیر ہوئے تو وہ سب اوسی راہب کے ہمراہ کہ اوسکا نام ہیتا بن عبدالمسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اوس سے اثناے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور وہی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
ان قیدیونکو ہمارے قلعے مین لیجا اور جب مینا ابن عبد المسیح اون قیدیونکو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دو رپھونچا اتفاقاً
پدر ماریہ بھی کہ اوس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھہ تھا اوس راہب سے ملاقات کو آیا تو اوس سے استفسار حال کیا
کہ کہانسے آتا ہے اور کسلیے جاتا ہے اوسنے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے ان اسیرونکو میرے ساتھہ بھیجا ہے تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین مینا ابن عبد المسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمہارا منتظر و مشتاق تھا اور تمہاری راے اور صوابدید
کا متمنی تھا بالفعل تم ان لوگونکو میرے قلعہ مین لیجاکر پھونچاؤ اور تمہین بذات خود ان قیدیونکی حفاظت پر مشغول رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمہارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خیال تم لوجیا نچہ مینا راہب نے بندیونکو لیجاکر قلعے مین پھونچایا اور
محبس مین قید رکھا اور خود انکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اونکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اونکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجہ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اونکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبد اللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اوسکو بجا لاوے اور
اوسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازونکی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہے اور بعض روایت مین مراد ہے نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہے اور بعض روایت مین مراد ظہر سے ہے جو مابین صبح و عصر کے ہے اور
ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے الصَّلٰوة صلة ما بين العبد وربه فيها اجابة الدعاء وقبول الاعمال
وبركة فى الرزق وراحة فى الابدان وستر بينه وبين النار وثقل فى الميزان وجواز على الصراط
ومفتاح الجنة یعنے نماز ایک علاقہ ہے درمیان بندگان و یزدان کے اوسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہے اور
اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہے اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہے اور وہی نماز
درمیان نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہے اور وزن میزان مین بہت بھاری ہے اور صراط پر تیزی سے گذرنیوالی
ہے اور کنجی جنت کی ہے پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اون لوگون نے اوس فرض کو ادا نکیا بلکہ اوسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات کی
منجملہ اون عبادات کے ایک جہاد ہے تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہے ساتھہ دو دشمن کے ایک نفس امّارہ دوسرا
شیطان مرید اور نماز ہی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور روزے پر زیادہ یعنے سواے
روزے کے اوسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہے یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہے

[illegible] کو [illegible] تلاوت [illegible] پیچ کیا ہے لہ قصیدہ [illegible] فرمایا [illegible]
طرف [illegible] سے اور [illegible] زیادہ [illegible] وجہ سے نماز [illegible]
حق تعالی نے [illegible] واسجد واقترب یعنے سجدہ کر کے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام عبادات کو حق تعالی نے زمین مین واجب کیا ہے سوائے نماز کے کہ اوسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہے
اور یہ اوس وقت خدا کے قرب حضور مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہم نے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو ہم نے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اوس نماز کو جمیع طاعات وعبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے کہا اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہے پس یہ اول نماز ہے کہ حضرت نے
اوسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوۃ الاولی ہوا بعدازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شے کا
سایہ اوسکے مثل برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہے بعدازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہے
بعدازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعدازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہے بعدازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشاء ثانی ہے بعدازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اوس وقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہے وبعدازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ سنکے پیا نے عبداللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اوٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہے اور اسکے کیا معنی ہین عبداللہ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہے تو اپنے ہاتھونکو اسطرف بڑھاتا ہے اور اوٹھاتا ہے تاکہ
اوس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اوسیطرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھونکو اوٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون واما معنی قرات وتلاوت
نماز مین یہ ہے کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی وہمزبانی ہے درمیان بندہ اور اوسکے پروردگار کے واما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون یعنے اپنے پہلوونکو تیری طرف جھکایا ہے واما سر اوٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا ربنا لک الحمد یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہے اس سے مراد یہ ہے
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی اوسکو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہے اذنبت کیا تو نے گناہ کیا

[illegible] اَنَا عَبْدُكَ ای مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ [illegible] فَلَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ کہ چھڑے تیری گلو خلاصی
[illegible] اَنَا [illegible] سجدہ [illegible] زمین پر پیشانی [illegible] اور [illegible] کی یہ ہے کہ اسی زمین سے تو نے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے [illegible] کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہے اور [illegible] ثانیہ سے یہ غرض ہے کہ پھر تو
مجکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملا دیگا اور سر اوٹھانا دوسری بار غایت اوس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہے کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھہ مین دے اور میرے بائین ہاتھہ مین ندے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ ایک نہر شیرین ہے تو جو کوئی تم مین سے اوسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اوسکی کساوت سے کچھہ باقی رہ جاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہے کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے
غرض کہ جب یوقنا راہب نے کلام عبداللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے وبعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصے کے ماریہ بھی پہنچی
کیونکہ اوسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اوسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکان مین
اوتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو یوقنا اوسکے پاس آیا اور وہ اب سلام بجا لایا ماریہ نے
اوس سے کہا اے یوقنا عرب کے ساتھہ تو نے کیا معاملہ کیا اوسنے کہا یعنے اونکو حراست استوار مین رکھا ہے جبتک کہ اونکے
بارہ مین حوراے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھہ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اونکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھہ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہے کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون یوقنا نے کہا سمعاً وطاعةً یعنے میں نے حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم بجا لاتا ہون
بعد ازان وہ اون صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب پابزنجیر
ہین اور اوس جگہہ سواے یوقنا کے اور کوئی غیر نہین ہے تب ماریہ نے کہا اے یوقنا تو ہمارے علماے دین مین سے اور
تجھے امر حق پوشیدہ نہین ہے اور تو ان لوگونکے دین پر بھی مطلع ہوا ہے پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھہ ہے یا انکے
ساتھہ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین یوقنا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھہ پردہ نہین ہے یعنے حق پوشیدہ نہین ہے
البتہ حق انہین عرب کے ساتھہ ہے اور جس مقدمہ مین تو آئی ہے اور جو عہد تو لائی ہے اوسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اوسکو
طلب کرے ورا وسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اوس کام کو کرلے اور حال یہ ہے کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھہ چکی ہے کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے تجکو اوس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی یوقنا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اوس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہووے بیتا نے کہا یہ کیفیت اپنے باپ سے مجھی ہے اور اوس سے تمام وہ حوال بیان کیا اور دیکھو
خود وہان اوسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدہ شکر کیا پھر سوقت اوسنے جدت سے کہا یا اوبریتہ اور تمہارے اصحاب کے
زنجیرون سے کھول دیا اور اونکے تئین ہتیار دیا اور بیتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگونکا اکرام کر اور میں اس امر کی فکر و تدبیر
کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیوین اور قلعے پر کسطرح متسلط ہوجاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعے کو گئی اور دوسرے
قلعے کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اوسکو طمانیت تھی فکر و اندیشے سے اور قلعے سے اون لوگونکو جنسے خوف و اندیشہ
رکھتی تھی نکال دیا اور اوس قلعے کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادہر بیتا نے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اونسے
کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیئے آوے تو اوس حالت میں نکل پڑو حق تعالی تمکو
اونپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھہ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا
اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ
دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پس جسوقت اوسنے دروازہ مذبح کا کھولا یکبیک عبداللہ بن
غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگونمین جو وہان تھے
زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اونمین خوب تیغ زنی کی کہ اون سبکو قتل کیا اور قلعے پر اور جو کچھہ اوسمین تھا سب پر قبضہ کیا
چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعے پر مسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہے
جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیونکا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اوسکے باپ کا مسلمانونکے قبضے مین آگیا تب اپنے قلعے کا دروازہ
بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اونکو آگاہ کیا اونھون نے حق تعالی کی نعمتونکا
شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یانس کے پھونچے اور اوسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ ماردین پر مسلمانونے
عمل کر لیا اوسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اوسکے دلمین رعب سماگیا اور اوسکے لشکر پر
ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اوسکا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اوسکا لٹ گیا چنانچہ اوسنے اس امر کو تا شب
مخفی رکھا اور جن لوگون پر اوسکو وثوق و اعتماد تھا اونکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان
پھونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اونکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اوسوقت اصحاب ارسوس نے اون لوگون پر
شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہے اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اونکا پہلا بطریق ہے
یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہے تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا
اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے
حران کا مالک ہوگیا پھر اوسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے
جو لوگونکو جمع کرے پس اون سبکے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اوسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اوس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اوسکا نام ارغوک تھا پس اوسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی ماں کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پرغضب رہتی تھی پھر جبکہ اوسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اوسپر سخت قلق وصدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اوسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہوگیا ہے پھر اوسکو حبس سے نکالکر اموال کثیر اوسکی حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون و مبارزون سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے یعنے حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اوسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہوگیا پھر اوسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اوسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اوسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اور اوسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی

روایت ہے عبداللہ بن اُسید سے اوسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تیمی سے اور ان دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلاکر جو اخبار ارسوس کے اونکو پہونچے تھے اوس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہے اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہماری دین مین داخل ہوجاوے تو قتل سے تجھے امان ہے رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کردون اور کیا عجب ہے کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہانکے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اونکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اوس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمھارے تئین حوالہ کردونگا اس شرط پر کہ تم مقام سوید خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اوسکا جزیہ یعنے محصول ہرسال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتونکو اور شرطونکو منظور کیا اور عبداللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اوس سے حلف لیوین اونھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اوسکو رہا کیا اور اوسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اونکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اوسکا پھیر دیا اور اوسکی جماعت کو بھی اوسکے ساتھ کردیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسونکو بھیجا اون لوگون نے

واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہے اور لشکر ارغوک لیسر رودس کا اوسکے مقابلے پر ہے اور سواے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہو گیا ہے کہ اوسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہے باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہے اور اونکو اپنی طرف طلب کیا ہے کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اونکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑہائی کرے اور اوسپر بھی مسلط ہووے کہ وہ بھی اوسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اون لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیشتر ہی اس باب مین مشورہ کرتے ہین راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہے شک نہین کہ میرے لیسر کے لشکر کی آگ ہے پس ایک شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے پس اوس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اونسے عہد و حلف کرے تو وہ اوسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اوسکے لشکر کے ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوار اونکو ہمراہ لیکر طرف دیر فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہے واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے لیسر سے پچاس مردم اکابر بھی اوس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اوس دیر کو چلے اور قریب اوس دیر کے کمین گاہ کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اوسکو اونھون نے پالا تھا وہ اونکے ہمراہ حاضر تھا اوسکا نام شامس تھا اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اوسکو بھیجا اور اوس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہے جا کر اوس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اونھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اسلیے کہ وہ تیرے لوگون سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اونھین مین سے اور اونکا طرفدار ہے اور ارسوس اہل روم سے ہے اور وہ ہمارے لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اونکے ساتھ ہے اسواسطے کہ اونسے حلف و عہد کرے اور اونسے بھی حلف و عہد لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ درخوست رکھتا ہے کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اوسوقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اوسکے صاحب یوقنا نے اوس سے کہدیا تھا اوس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کر کے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اوس سے وہ باتین جو ابھی مذکور ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اوس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و ساز حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اونسے قریب قریب کمین گاہ مین مستعد بیٹھے

کہ شامس بھی اونسے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تمسے قریب کمین نشین ہے
اور او دہر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اوسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر ارجوک کے بھیجا تھا تو روس ارمن کے پاس آیا اور اونکو
فہمائش کی کہ ارسوس تمسے حلف وعہد کرے اور تم اوس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اوسپر حجرہ نکرو یعنے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرہا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرار داد ہوا تھا تو اوسکی طرف سے ان لوگونکی خاطر مطمئن تھی و بعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اونکو فہمائش کر دی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کر کے لشکر رہا مین جا ملین اوسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجیو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اوسکے سامنے سے آؤ تو باواز بلند باخوو اظہار خوشی خوشخبری کا
کیجیو گویا کہ تم اوسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین درینصورت شاید کہ تم اوسپر قدرت و دسترس پاؤ
کر اوسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے
روانہ ہو چکا تھا اور کسیکو انکی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دوسو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اوسپر آپڑے اور اونکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے روس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اوسکے
اوسکے ساتھ کر دیا تھا تو روس کیطرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مینے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کر دیا ہے تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو روس کیطرف سے مطمئن رکھ اسلیے کہ لوگ روم جو قول کرتے
ہین اوسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اونمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اوسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہے کہ ہم اپنے اصحاب اور اونکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعد ازان اونھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دوسو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو
جاتے تھے کہ اثناے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرہا کو جاتا تھا آخر الامر اوسکو اور اوسکے ہمراہیونکو ان لوگون نے
گرفتار کر لیا اور اودہر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ جو کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اوسطرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
مشعلین روشن کیے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بصداے تہلیل و تکبیر و ثناے رب قدیر کے اپنی آوازونکو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ ملک کیلوک کا تھا اوس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ وخطرہ تھا اونکو بھی گرفتار کرلیا ومن بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق واعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے بیٹا اور عمر اونے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اوسکو امان دی تب اوسنے تمام اون اشیا وخزائن پر جسقدر کیلوک کا تھا بہری کی بعدازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ بطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر ساتھ ۔۔۔ روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس ونگہبان تھے اونکو ندا دی جب ونھون نے رودس کو پہچانا تو ۔۔۔ دروازہ کھول دیا اور اوسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور ۔۔۔ دار الامارۃ مین اوسکو لے گئے پھر جب رودس ۔۔۔ کا ۔۔۔ ہوا اور رئیسان بلد اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اوسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس ۔۔۔ مین خطبہ پڑھانے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ۔۔۔ کی گذرا اور مینے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہے کہ اس شہر کو مین اونکے سپرد کرون اور وہ مجھکو والی ۔۔۔ اور مینے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہے بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی ۔۔۔ کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئنہ محمد رسول وفرستادۂ خدا ہے جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھ آپ کے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ ونمیں سے ۔۔۔ اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعہ راس العین

روایت ہے ربیعہ بن ہشیم سے اوسنے روایت کی ہے عبد اللہ تنوخی سے اوسنے عبدان بن عطیہ سے اوسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بِلَادِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگونکو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور انکے بلد سے کسی شے پر انکے دشمنونکو مکنت وقدرت نہ دے پھر اون لوگون نے اون شہرونکے کنیسون اور دیرونکو مسجدین اور جامع مسجد کر ڈالین اور جو کچھ حوالی ونواحی حران ورہا کے مضافات سے تھا وہ سب اونھون نے تفویض صحابہ کر دیا

وبعدازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اوسکا حکم کیونکر
ہے تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہے و ہر آئینہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلحَربُ خَدعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہے اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور اونکا سارا مال بھی مال مسلمین ہے تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعے مانع مداخلت
ہین پس صوابدید یہ ہے کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ ہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہے اور یہ ارادہ ہے جیسا تمنے ذکر کیا تو یہانکے لوگونکو انکے حال پر چھوڑ دو یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا رائے ہے چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعدازان یہ خبرین شاہ شہریاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسخن والکساس وعمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس اوسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اوسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہے اونھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا اے معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد اونکے معاقل ومامن ہین اونھین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اونکے یار ومعاون ہین اون لوگون سے انکو رسد غلہ وعلوفہ پہونچتا ہے اور شہر والے
اونکے پاس مالہائے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اونکا ہے اور اونھین کے حکم مین ہے اور اب درمیان ہمارے
اور اونکے سوائے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہے اور کچھ باقی نہین ہے اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا
ہمارے درمیان نہ ہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اونکے ہین چنانچہ میری رائے مین ایک بات
آئی ہے کہ وہ صائب وباصواب ہے لوگون نے پوچھا وہ کونسی رائے ہے ملک نے کہا میری رائے یہ ہے کہ جنگ سے
اونکو دیر ودرنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سَفَر وزَعفَرہ کو
نامہ لکھین کیا عجب ہے کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حَرقناس بن خارس کو اور ملک انطاقی
کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہے نامے لکھین اور جبر بن صالح النکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکر اونکو بھیجین تو ہم باستعانت مسیحؑ کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہوکر بولے یہ رائے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیو نکے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعدازان شہریاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اوسوقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیے کہ اونکی رائے مین فتح بلاد اونکے اصحاب کے
ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے اونھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اون بلاد کے جنگی فتح ہوگئی تھی و نیز عیاض بن غنم نے عبیدة بن الجراح کو بطلب نصرت نامہ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمہارے پاس
آوے اوس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اونھون نے
اوسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اوسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و
جمال اور وہ ازروی قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اوسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اوسکا ایک جبل تھا
جو بنام اوس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اوس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی ہوتی
تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اوسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اوس دختر پر غالب آوے تو وہ اوسکا شوہر ہو جاے
وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا سوسی نام پسر ملک سلطنتو والی جبل سمناسنہ کا اور وہ
اپنے پدر کیطرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اوس دختر نے کہا
میری وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اوسنے میدان مین اوس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اوسپر غالب آئی اور اوسکی
پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے
لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر
اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اوس سے کہا اے میری دختر ہر آئینہ مینے تجکو اس لشکر پر مقدمة الجیش کیا ہے اور مین یہ چاہتا
ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہے یہانتک کہ تو نزدیک امت پیغمبر کے نیکو ہو
اور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اوس
جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی بکمال
شاندار و طرحدار اور جمال مین بغایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اوسکا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان
سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اوسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اوسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اوسکا
اوسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اوسنے اپنے لوگونکو حکم کیا کہ اوسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین واقدی رحمہ نے کہا
اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اوسکا نام پیرغون تھا
وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اوسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اوسکو اپنا احوال سناوے
اور پیرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اوسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت سے تھے مثل حران و معدن و ابرون
و قیف و انطر و بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جس وقت
لشکر اوسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اوسنے اوس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اوسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا
اور تحف و ہدایاے وافر اوسکے پیشکش کیے اور اوسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ کیفا مین پہونچین
پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالبتاج اور راہ نہر پر واقع ہے جا اترے

اور یرغون پر اور عزاد طار یون نے اپنے جاسوس وہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اوسکو احوال دختر سے مطلع کرتے رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اوتری تو اوس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہے تو پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہے اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبۂ میدان کے اور مجھکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اوسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے اور مین تجھسے حلف کرون کہ سواے تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا تو اوسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے اور اسیطرح سارے امراے ندمار کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اوسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوسی کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہوگیا وہ پروردہ اوسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اوسنے اوسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اوس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اوس خادم نے یہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون آج کی شب ارادہ اوسکی ملاقات کا رکھتی ہے تا اوس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سواے کسی غیر کو قبول نکرونگی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دلمین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی تو اوسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرونکو طلب کیا اور اونسے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی و حاکم اس وجہ سے ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمھارے عقول سے بہت زیادہ ہے اون لوگون نے کہا اے صاحب ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجالاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہے کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہمکو پامال کرینگے اور روند ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اون لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہے یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت اونکی جانب عائد ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہریاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر و زیادہ تر نہین ہے اور حال یہ ہے کہ عرب اونکی دولت و سلطنت پر متسلط ہوگئے اور اونکے معاقل و مامن کو لیلیا اور وہانکے ملوک کو گرفتار کرلیا یا دور کردیا اور مجھکو یقین ہے کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین ثبات و قرار نہوگا کیونکہ اوسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہوگئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا و سروج وغیرہ و خابور و مارد تک

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۂ ماراة کو تسخیر کر لیا اور راس عین کو اسیر کر لیا اور اوسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر یافقین کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اونکی یہ ہے کہ جب وہ جو بات کہتے ہین تو اوسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اونکا مطیع ہوجاتا ہے وہ اپنی جان کی امان پاتا ہے اور اپنے اہل وعیال ومال سے ایمن ہوجاتا ہے چاہے وہ اونکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دلمین آگ بھڑکتی ہے اور مینے اوسکو پیغام بھیجا تھا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اوسکا شوہر ہون مگر اوسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک سناسنہ کو چاہتی ہے پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اوس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل ومامن کو لے لینگے اور ہمارے قلعونکے مالک ہوجاوینگے پھر ہمکو انکے ساتھ یارائے مقاومت نرہیگا فلہذا میری رائے یہ ہے کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کر لون بعد ازان یرغون سے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اون ندیمون سے بیان کین تب اون لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اوسکو گرفتار کر لینگے تو کونسی زمین آپکی جائے پناہ ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اونسے امان حاصل کرینگے اونھون نے کہا ہر گاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد ہو پس اونھون نے یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو بیش ازانکہ سوسنی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجائے سوسنی چھپ کر گیا اور سراپردۂ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اوسکو دیکھا تو سوسنی سمجھکر برجستہ اوسکے سامنے اوٹھ کھڑی ہوئی اور اوسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اوسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون وردایون کو اپنے پاس سے دور کر دیا تھا تاکہ کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو بعد ازان کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اوسکا برادر عمزاد یرغون ہے تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اوس سے سوائے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اوسکی مدارات کرنے لگی یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز دربردہ پر واقف نہوسکونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا اے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہے درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اوسپر بغضب متوجہ ہوا اور اوسکو گرفتار کر لیا اور اوسکے منھہ کو کسی گندی چیز سے بند کر دیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھہ مین بھر دیا اور اوسکے دونون بازو باندہ کر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اوکھڑ چکے اور اسباب لد چکے ہین پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو بستر پر سوار کر لیا اور فوراً وہانسے کوچ کر دیا اور اصحاب سوسنی کوچ کرنا یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرتے ہین تو توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہے اسمین گھوڑون و اشترونکا ازدحام و ہجوم ہوجاویگا چنانچہ اون لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اوسکو صبح نہوئی مگر مقام سوریہ پہونچکر پس وہان وہ ترا ہوا تھا
وہ لڑکا یعنے سوسی پس وس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اوس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اوسکے
پاس نگیا کہ ایسا نہو اوسنے کچھ مکر و فریب اوسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنے خادمون و ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اوسکے لوگونکو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے
خیمے مین نہین ہے اور اوسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اوسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے یہ سنکے
اوسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اوسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا
اگر ہم پھر چلین کے تو ہم ملک سے اسطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے
کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمہارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمہارے حق مین خیر نہین ہے اور ملکہ کو
سوائے یرغون اوسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہے اسلیے کہ اوسکے دلمین اوسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا
بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اوسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہے کہ یرغون جب
مرج سوریہ مین وترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اوسکے سرون پر
جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از
وقوع اپنی مرگ کے اوسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اوس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادونکو اور اوسکے اعزہ و اقربا کو
جو ہمراہ اوس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اوس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اونکا واسطے
دین خدا کے ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون
خصوص جبکہ اونکو معلوم ہوجاوے کہ ہم لوگ و نیز قصد رکھتے ہین اور اونکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین آوینگے
مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور ہر آئینہ دین اونکا ہمارے دین سے برتر ہے اسلیے کہ وہ خدا کے یکتا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب و صورتونکو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے
زوجہ اور پسر ہے و حال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہے اور مجکو قول اونکا معلوم ہے جس بات کے وہ قائل ہین
کہ مقتول اونمین کا جنتی ہے اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہے کیونکہ ہم لوگ اونکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ
اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو آخر اوتھون نے
کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اونکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون

اور تھپڑ وں مین غلغلہ پڑ گیا پھر جب دشمنان خدا نے اونکی آوازین سنین اور اونکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہو گئی بعد ازان موسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ویل و بلا کی ہو کیا تجھکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگونکے درمیان غادر اور دین نصرانی مین کافر ہو گیا کیا تجھکو یہ
گمان ہے کہ تو نے جو اونکے دین مین رجوع کی ہے تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے
استغاثہ اون تک پھونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور برے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم
محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین و بعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اوسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان دین کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوار ونکو خون اعدا سے رنگین کیا اور اونکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اونسے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن دیا تا آنکہ اونکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلا دی
اور اوسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شعاعین اونکے افکار کی پر تو فگن اور مشعلین اونکے انوار کی روشن ہوئین تو اونھون نے
سوائے اوس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شے کو ایسا نپایا کہ اوسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اوسکی بالوہیت
یا نعت اوسکی بازلیت کرین پس اونھون نے توسن عبودیت کو میدان عذر خواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اوس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے
اور کہنے لگے اوسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ سچ یہ اوسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہے پس وائے بر خجلت
و ندامت جب ہم روبرو اوسکے کھڑے ہونگے اوس روز سامنے اوسکے جب سب پیش کیے جاینگے تو بصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اوسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اونھین کی طرف اشارہ کرتا ہے وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہونکا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مختلط کر ڈالا قریب ہے اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اونکی توبہ قبول کرے پھر جب اونکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اونھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور پایہ اے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اونکے اسلام کا
فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اونکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکو کار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہے راوی کہتا ہے کہ آخر اون ناکسون نے یرغون اور اوسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اونپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اوسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پھونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اوسمین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و بآواز بلند تہلیل و تکبیر
کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آ پھونچے اور

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے ور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین
صلے اللہ علیہ وسلم **واقدی** رح نے کہا اور یہ سو سوار جسکے اندر سے یہ سو سوار نکلے تھے قلعونمین سے وہ قلعہ تھا جسکو یوقنانے
سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو
سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور اونمین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنیم
الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرة الغنوی و ہلال بن عامر الانصاری و عینیة بن رافع الجہنی و حضر بن العشیر
الفزاری اور مثل انھین بزرگوار ونکے تھے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور مین پھونچے تھے
تو طالوت والی حصن سور نے اونسے ملاقات کی اور اونکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اونکی ضیافتین کین
چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اوس نواحی مین وارد ہوا
اور اوسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صدائے تکبیر اونسے سنی تو باخود ہا کہنے لگے یہ لوگ ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر انکی نصرت واجب ہے تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے
جیساکہ ذکر کیا گیا اور اون دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اوسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشقیا شکست
پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہریاض کے پھونچے اور جو کچھہ اونپر گذرا تھا ملک سے بیان
کیا یہ سنکے اوسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
گیا اور اونکے روبرو شکر و سپاس خدائے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کو
دشمنونکے ہاتھہ سے اون اصحاب مستطاب کے ہاتھہ پر نجات دی اور یرغون اور اوسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد
زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اونکے ساتھہ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا
پھر جب یہ سب ماردین مین پھونچے تو ان لوگونکے پاس یوقنا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا ان لوگونکا سن چکا
تھا پس اوسنے آکر انپر سلام کیا اور اونکی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اوسوقت یوقنا نے یرغون اور اوسکے اصحاب
یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پھونچاؤ اوس کا
مین تمپر حالی کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہے یوقنا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو
تو بعنایات و برکات خدائے عزوجل کفرتوتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پھونچو تو وہانکے باشندون سے کہنا
کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبرائے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام
خدا و برکت رسول خدا اوسمین دخل و عمل کرلو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب
رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا او اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ
لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفرتوتا مین پھونچا اوسوقت شب تمام ہوگئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہانکی بول چال مین اپنی آوازونکو بلند کرین یعنے اونکی شناخت و شناسائی کی بولیان
بولین تا وہ قوم نا آشنا و ناشناسا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر توتا
نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھ کر اوپر مشرف ہوئے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو ان لوگون
نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین **واقدی** نے کہا اس قصے مین عجیب
و طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک
لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اونکے لیے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب اونکے آثار و تعقب
آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اوسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو اون لوگون نے
بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہو گئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے
مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا لیے
اور اپنے لوگونکو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اوسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرونمین جا کر آرام کرو
کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہے تب اون لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا
ہمارے پاس آیا تھا اوسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے
اونکا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہے تب یرغون نے اونسے کہا تم اپنے گھرون کو
پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑ جاویگا تو مارا جاویگا
آخر وہ سب اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے یہانتک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اوسکے غلامان
و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اوسکے غلمان کو
گرفتار کر لیا اور اونکو قتل کرکے اون برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار
اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہے پھر جسوقت تم اونکو دیکھو کہ وہ آپہونچے
تو فی الفور اوترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اوسکو دروازے کے
باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اوتر پڑے تب اوسکے ہتیار لے لو اور اوسکو باندھ کر برج مین ڈال دو **راوی** کہتا ہے
اوسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اونپر
ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اونھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اوسوقت
اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم
آنے دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اوسکے اصحاب کا ہے ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس
آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اوسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچا تھا تو

[illegible] ہتھیار سے لیتے تھے اور اوسکو باندہ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار و پیادہ [illegible]
ہوئے اور [illegible] جب اون سب سے فراغ کر چکے تو آواز بلند اللہ اکبر پکار سے [illegible]
نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروز مند کیا چنانچہ اس صدا سے لشکر توما مین زلزلہ پڑ گیا اور اونکے [illegible]
اضطراب و رعب سما گیا اور اونکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل سلام اونکے شہر پر مسلط ہوگئے پھر کسی کو اونمین سے جسارت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشائخ شہر کو و بطارقہ
بلد یعنے رابان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوے تو اونکو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھہ بھیجا جسوقت یہ نامہ عیاض [illegible] پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لایا اور قصہ
ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابی بکر اور اونکے ہمراہی سد غلیہ لیئے لشکر مین پہونچے تھے تو اونھون نے عیاض بن
غنم اور مسلمین [illegible] ماجرا یرغون کا اور جانا اوسکا طرف کفر توما کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اوسکے
پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اونکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خداے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک [illegible] شادمان ہوئے اور واقدی رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو [illegible] لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یعنے توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھہ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جبتک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اوسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر برگ ہے اور چاہیے کہ شعار تمھارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہا کو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و ہلاکت
ہے پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اون لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلائے بلا ہوئے مگر مصون و محفوظ رہے
اور یہ کہ حق تعالی نے اونکو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو پس اون لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علائق سے
مجرد ہوکر رات کو اوسکی عبادت مین قیام کیا اور ہر گاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر وار خود بیخبر ہوگئے
تو حق سبحانہ تعالی نے اونکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہے پھر وہ اصحاب
مستطاب اون جہات مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جا کر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھر یرے نشانون کے اوڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے الٰہنا مالنا سواک من نصیر فانت نعم المولی
ونعم النصیر یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سواے کوئی ہمارا یاور نہین ہے اور تو ہی کیا خوب مولی ہے اور کیا ہی
اچھا مددگار ہے راوی کہتا ہے اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے ہین
آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہوگئے اور آخرت سے گریز کیکے طرف
صلیب کے تضرع وزاری کرنے لگے اور جب نشانونکو اوٹھایا تو اونکے قسیسین و رہبان اونپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث اونکے شرک کے دروازے دوزخ کے اونپر کھل گئے اور اونکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی
چھاگئی اور مشیر اونکے لشکر کا شیطان تھا اور اون لوگونمین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت
اہل سلام نے اونکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم اونکی مجتمع تھی تو اونھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے
ہم راضی بقضا و قدر ہین اوسوقت غیب سے اونکو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمہاری جانونکو مول لیا اور تمسے
قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منھہ نہ پھیرو اور پیٹھہ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہوچکا
اور قلم لوح پر جاری ہوگیا اور اوسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا ان اللہ اشترٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ بولے جسکے لیے منت شایان ہے اور سراسر اوسکا احسان ہے وہ ہمسے کیا چیز ہے جو مول لیگا تب ہاتف
غیب نے جواب دیا کہ تمہاری جانونکو مول لیا اور تمہارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمہارے لیے
بدلا ہے جنت سے اونھون نے کہا بہرحال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرتکدہ بہشت مین فائز ہون پھر
اونپر القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمہارے لیے ہمنے مژدہ اے بہار مہیا کیے ہین
اور تمہاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر اون سب مشتاقون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اونکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال
یعنے کوکب نیروے بال طالع ہوا اور اشجار اونکے احوال کے شگوفہ آور ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر
اونکو من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ انی بما تعملون خبیر یعنے مین تمہارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر اونھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اونکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہے تو اونھون نے اپنی جانون کو نثار کیا
اور اپنے پروردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہوکر
سیراب ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جبدن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ نہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو بیش ازانکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اونکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

اونکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول ؐ ونمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو ازہمدیگر جدا جدا ہوگئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی ومہتمم جنگ ہوا اور اوسنے
لشکر کو بترتیب شائستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی ونمیر وفزارہ کو قرار دیا
اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ وراست قوم کندہ وعاملہ وحمیر کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران نصار کو جو صاحبان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ اور لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور
نشان لشکر اپنے ایمن وایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے
کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہوچکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اوس خدا سے جسکی
طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالیٰ تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل وضامن ہے
اور تم خبردار رہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اون لوگونکی
کرو جنھون نے تمسے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھہ پھیریگا اور پیٹھہ دیگا اوسکا ٹھکانا جہنم ہے اور اوسپر غضب خدا
متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض وواجب کیا اور یقین کرو اس بات کا
کہ محبوب تر پیش خداوند عزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرۂ اشک جو خوف خدا مین
بہے اور آج وہ روز ہے جسکے اجر وجزا کا کچھہ شمار نہین آور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو بودے ہوجانے سے
کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبی ؐ کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی صابرونکے ساتھہ ہے
اور وہ [illegible] نیکوکارونکا ضایع نہین کرتا ہے اور اب مین تمھارے بھائی مومنین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھہ شکست دینے کافرون اور
مشرکونکو [illegible] خداوند جل ذکرہ نے فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی
ہمپر لازم ہے پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہوا تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت دینے
دینا پھر جب خالد اونکو وعظ کرچکا تو ہر ایک علمدار ونشان بردار کو اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام
مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کرلیا اور پھر لوگونسے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجیو
حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اوسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہریاقص اوسکے صلیب بزرگ تر
قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکر ونکی اونکو حملہ کرنے سے روک نسکی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت
پہونچی ہے اوس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اوسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکر ونکو
پراگندہ کردیا اور اونکے مبارزونکو ہلا دیا اور اونکے دلیرونکو اونکے مقامونسے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اونکے قریب سے

اور تاخیر یا اور اونکو سواے اپنی تلوار و نکے اور کسی پر اعتماد و تکیہ تھا اور اونھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوار و نکے نیچے دھر لیا
تھا جب ملک شہریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی نسبت آج دیکھی تو تاج سر اپنے سے پھینکدیا اور
بہان نصاری و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگا اے معشر روم تم اے معشر عرب یقین کرلو
اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہے پس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے
لیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اوسپر
غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اوسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہے مجکو روایت پہونچی ہے کہ اوسی روز ایک
بزرگ دسکا جس سے اونکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آپہونچا اور اوسکے ساتھ تمام قسیس و شماس
درمیان ارض جزیرہ سے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا
اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اوس دیر کو دیر قوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور
وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکر و نکے کھڑا ہوکر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے
اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اوسکو مسیح کبھی قبول نکریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اوس قوم سے مع اپنے
ہمراہیون کے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندہی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبو نکو اونچا اور
انجیلو نکو وا کیا اور خدا ے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت
بیان کی عبد اللہ بن مالک نے اوسنے موسی بن ابی انعام سے اوسنے اشعث سے اوسنے یحیی سے اوسنے کہا مجھسے روایت
بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ اون لوگونمین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ یعنے جو یہان مذکور ہوتا ہے
جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو تھا اور میدان آراستہ ہوا کہ ملک شہریاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہرونمین سوارونکو بھیجکر وہانکے اہل و اولاد اور لشکریونکے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاری اور
اونکے زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ اون سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اونکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھون پر اوٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدا ے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم
نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اونکے مقابلے مین مردان
مین کھڑے ہوئے اور پیکان پہناور سے اونکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جسوقت
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اوسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار**

سَنَحْمِلُ فِي جَمْعِ اللِّئَامِ الْكَوَاذِبِ ۔ وَنَفْرِي رُؤُسَاهُمْ بِالْقَوَاضِبِ
وَنَنْصُرُ دِيْنَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ ۔ بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْاَعَارِبِ
فَيَا مَعْشَرَ الْاَصْحَابِ جِدُّوْا وَجَدِّدُوْا ۔ وَكُرُّوْا عَلٰی خَيْلٍ كِرَامِ الْمَنَاسِبِ

فلذ ونکموا قصد الصلیب و بادروا ؛ لترضی الہ الخلق معطی المواھب یعنے قریب ہے کہ ہم حملہ کرین اوس جماعت
مین جو لئیم و کاذب ہین اور کاٹین ہم سر اونکے تلوار ونسے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی
ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اون جوانونکے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ نژاد پر اور
بازنہ رہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب
و عطایا کا ہے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا
کہ ملک شہر یاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اونکے آگے خار ہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اون تک پہونچے پھر جب خالد اور اوسکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اونکے گھوڑونکی ٹاپین اون لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منھ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنے شدت غیظ و خشم سے اون ہولون پر
آگرے اور یہ شدائد تمام اونکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہوکر اونکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوار ونکا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اوسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے
تو اوسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتونکو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سرباز ونکو دشمنونکی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہے جسوقت
عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اودھر رومیون نے خالد اور اوسکے اصحاب کو اپنی صفونکے سامنے کھڑا کیا تھا
اوسوقت ضحاح بن مجید بن خافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الدیبانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوانمرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اوسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اوسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہے کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہے دین تمھارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنونکے ہاتھو نمین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہے کہ انکو اس آفت و ہلاکت سے
نکالو اور ڈرو اوس خدا سے کہ اوسی کی طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لایق نہین ہے کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہے اور آخرت عشرتکدہ بقا ہے

اور کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ پر سب مسافر اسے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابد ہے اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت ہی قلیل ہے پس زاد لے لو اے معاشر ارواح کیونکہ
رحلت قریب ہے یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہے اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری بہت
سمجھتا ہون اور حال یہ ہے کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہے جسمین احتیاج زاد و راحلہ کی ہے لوگون نے کہا وہ کونسی زاد ہے
جو ہم لیوین اور اوس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہے جسکو حقتعالی فرماتا ہے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ
یعنے زاد سفر لے لو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہے تب اون لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہے کہ ہم مین سے بعضے اوسپر
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اوسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اوس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہے نہ دوستی جسوقت اون لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار
دنیا سے کنارے ہوگئے تو اونکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عز و اکرام کا اونکے سر پر رکھا گیا اور فردوس انکا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اونکے حق مین فرماتا ہے كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اونکے لیے باغہا
فردوس مہمانخانہ ہے اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اونکے بارہ مین فرمایا ہے فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن
يَنتَظِرُ یعنے بعضے اونمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اونمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہے کہ یہ
کلام وضاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جافی اور ہمت وافی سے رومیون پر حملہ کیا اور اونکے سینون مین نیزے اور اونکے
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اونکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اونپر وہ دن شامت کا ہو گیا راوی کہتا ہے
کہ درمیان اونکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامہ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اونکی اسیری پر غمگین بیٹھے رہے جسوقت خالد و اوسکے اصحاب اسیر ہوئے اور شام کو دونون
لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہر یاض نے اون قیدیونکو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر
راس العین کے روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیے اور حکم دیا کہ انکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طے کرنے مین بہت
تعجیل کرو اور انکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کر دو چنانچہ وہ لوگ اون قیدیونکو لیکر روانہ ہوئے اور ہنوز فجر نے
طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہر یاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو
اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگونکی ملاقات کی خاطر باہر نکل آیا اور شہر
راس العین مین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا نتھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز اونکا روز مشہود تھا
کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اون سب قیدیونکو بڑے کنیسے مین جو کہ اب مسجد جامع
ہے ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی ہاشم الیشکری نے بشار بن
عدی سے اوسنے مراقة بن زہیر سے اوسنے خزیمة بن حازم سے اوسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اوسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رومیل اور اوسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اونسے
کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالی نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمپر فتح کر دیا باقی
رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہے اور حال یہ ہے کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے
ہین یہانتک کہ امر اوسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اوسکی مسلمانونکو بہت دشوار و متعسر ہو گئی اور مین بے شبہ آمادہ ہون اس
بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے
داخل ہوون اور امید ہے کہ حق تعالی میرے ہاتھ پر اوسکو فتح کر دیوے یہ سنکے سعد بن زید نے اوس سے کہا حق تعالی
تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے راوی نے کہا کہ یوقنا اوسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقا
جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی
ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے ابا ذو الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہے کیونکہ ابا ذو الشمیطا بہنگام فتح حران وغیرہ
کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا
پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اوسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اوسکو
نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اونھین مین سے عاصم بن واصر پانسو سوارونسے
ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اوسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو
وہانسے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اوسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمتگذاری
کے لیے حاضر ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عزیزون مین سے بھیجا اور نام اوس شخص کا رفاعہ بن ماجد
تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنیکی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور
اوس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو بطرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا
کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اوسکے ہمراہیونکے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اوسی مکان مین اوترین
پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو
اونھون نے کہا راہ سروج سے ہم آئے ہین اور درمیان تمہارے اور اونکے ایک رات کی راہ باقی ہے یہ سنکے یوقنا کو نہایت
خوشی حاصل ہوئی اور اوسکے ہمراہی اور مصاحب اوسکے مثل عمر بن معدیکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اونکے ساتھ تھے سب
بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اونکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیونکے
اسی طرفسے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے
ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپونکی آہٹ سنی اور جبکہ گھوڑونکا سنکر متوقف رہے
یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اونھون نے اونکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

لیکن بھاگ نکل پڑا اور مجموع سب نے اون سوارونکو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اونمین سے ایک بھی بھاگنے نپایا اور
اونکے اسباب و شتران پر بار کو قبضے مین کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اوترے تب
سعید بن زید نے اون اسیرونسے کہا تم مین امیر کون ہے کہ جس سے ہم کلام و خطاب کرین اونھون نے بطرف
عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہے کہ تونے
اونسے آمیزش کی اور اونکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہے اور
ہماری طرف کا ہے اور حسب و نسب تیرا وہی حسب و نسب ہمارا ہے اسواسطے کہ قبیلہ انمار و ایاد و ربیعہ و مضران سبکی
رجوع و نسبت اور علاقہ و واسطہ سبکا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہے اور حقتعالی نے ان سبکی سکونت کیواسطے
اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہے اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم سب بت پرستی
کرتے تھے اور عمل بقسمت ازلام کرتے تھے اور حرام راہونکی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حقسبحانہ و تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اوسپر یہ وحی نازل کی وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے اے
محمد تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اوس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران اقامت کر پھر اوس نبی نے لوگونکو
طرف خدا پرستی و خداشناسی کے طلب کیا اور اوسنے سبکو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو
و بتحقیق کہ خداوند عزّ و جلّ نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم
مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ بتونکی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہو اور ثبات کفر پر اڑ رہے ہو
کیا تمھارے تئین عقل نہین ہے کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہے کہ تمکو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل رائے بلند نہین ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہے کیا اسی کام کا تمکو
خدا نے حکم کیا ہے کہ تم پتھرون سے بتونکو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار
کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہرون و چشمونکو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم
اوس صانع کارساز کی شکر گزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اوسی کیطرف کل عالم کی رجوع ہے
اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تمکو کسنے حکم کیا ہے کہ تو ہمارے خدا معبودونکو بد کہتا ہے اور ہمارے علما
و عقلا کو احمق سمجھتا ہے تو اوسنے جواب دیا تھا کہ علم الہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہے کیا تم
نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہے کہ
اوسکو کسیطرح کا تغیر و زوال نہین ہے پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہے
اور اقرار توحید نیت خدا المعت ہے اور ایمان سنجد رحمت ہے تب اون لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہے فرمایا مین
اوسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

اور میری آنکھونکو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی اور ساتھ
قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اندازہ کے اوتاری اوسکی مشیت مین چون و چرا کو گنجائش نہین ہے
اور اوسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہے وہ کلام کرتا ہے مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہے پر ارادہ اوسکا
ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے مگر بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہے احاطہ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہے
مشابہت و مباینت سے اور اوسنے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہے وبس
اے ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہے کہ جو کچھ مینے بیان کیا وہی حق ہے اور قول میرا صدق ہے اور حق تعالی نے کسی نبیؐ کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اوسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا یعنے آج مینے تمہارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے مین راضی ہوا اور فرمایا
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمہارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہے سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ براہیم کا اختیار کرو کہ اوسنے تمہارا نام مسلم رکھا ہے پہلے سے
پس اے عاصم تو خوب جانتا ہے کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضہ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ
خداے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہے وہی
تمہارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی
کہتا ہے کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمہارے قول کیطرف رجوع اور تمہارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہے اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اوسکو واگذار کرتا ہے اور قبل اسلام جو کچھ تمسے فروگذاشت ہوا حقتعالی اوسکا مطالبہ نہین کرتا ہے اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح مان کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یعنے حق تعالی نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہگاری و نافرمانی کی ہے تو وہ رحمت خدا سے نا امید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہونکو بخش دیتا ہے کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہے پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سواے اللہ کے کوئی معبود سچا نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہے پھر جسوقت ہمراہیان
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت خوش ہو
اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہے کہ ہم ان لوگون کے دلونکو خوش کرین بعد ازان وہ سب وہانسے کوچ کرکے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانونکو وہان اوتارا اور حران کو اونپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اونکے حوالہ کیا اوسوقت یوقنا نے
کہا قسم ہے رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبداللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجھکو دکھلاؤنگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اوسکے
تخلیہ کرکے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجھکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھ کر بھی
شتران بار بردار کے شباشب راس العین مین لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے ان پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضونکو قتل کیا اور باقی ان سبکو اسیر کرلیا ہے اور انکو
تمہارے پاس لائے ہین مگر خبردار اوسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کرسکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اوس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر ہاے حمص اور عرب کے جنگ بپا ہے تو کیا جانتا ہے کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اونکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اوسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین ہمین عوض سربہا کا دیکر اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نہ بیجا دین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلونمین
جاگزین نہین ہوا ہے ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی انمین سے اشارہ و غمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کردیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہے تب عاصم نے کہا واللہ بتحقیق قول تیرا درست ہے پھر عاصم نے
حران مین اون پانچسو سوارونکو اپنے بنی عم کے یہان اوتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق
رہا ہوین جیسے بطریق اول کے رہین راوی کہتا ہے آخر عاصم اور اوسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اوسکے چالیسون اصحاب کا
باندھ کر اور اونکو ابا و الشمطا کی حراست و قبضے مین کرکے حران سے راتکو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سم اسپان گوش زد ہوئی لگر اونسے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اونکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اونمین
تسبیح کرتے ہے متعجب اونکو دیکھہ کر سعید بن زید اور ہمراہی اوسکے آگے بڑھے اور مثل اونکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اونسے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اونپر دامس ابو الہول ہے اور سبب ان لوگون
کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام
کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور دو سو اصحاب ملک سمیساط اور اوسکے شہرونمین رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

یہ ... [illegible] ... سکتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہ کا اوس کو پہونچا تو اوسنے مسیاط [illegible]
عبداللہ کو بسبب وثوق لکھتا تھا مقرر کرکے اوس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب
سعید بن زید نے اونسے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے
اور داس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اوسپر یوقنا اور اوسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اونٹونکو مع
اسباب کے لوٹا ہے تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبداللہ ہے اور باقی سب اوسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے
واسطے جان نثاری کی ہے اور احوال سے اوسکو مطلع کیا پھر جب ابو الہول نے کلام سعید کا سنا تو اپنے گھوڑے کے
قربوس پر سجدہ شکر کیا اور عبداللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہے اوس قوم کے لیے
جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالی کو طلب کیا بعد ازان ابو الہول نے سعید سے
کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک ہو
مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانونکے کھینچے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اوسپر کمر بند کس لو اور آگے آگے اونکو
ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی
کیا جسطرح سعید نے فہمائش کر دی تھی کہ اونھون نے اپنے ہتیارونکو حمائلونکے نیچے چھپا دیا اور اونٹونکو کھینچے چلے جب
زیتنہ تک پہونچے تو وہان اوتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانونکے اوڑائے اور اون صلیبون کے
جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دیے اور یوقنا اور اوسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرونکے اونکو پیچھے کر لیا اور پیچھے چلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اوسکو بشیر اسلیے بھیجا تا کہ وہ والی راس العین
آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ
لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اوس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اوسکے چالیس اصحاب
بھی بندی ہوکے آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نرہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین
کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اون صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے
آگئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اوسکو پہچانتا تھا جب اوسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے
اوتر پڑا اور عاصم بھی اپنے گھوڑے سے اوترا اور دونون نے آگے بڑھ کر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتونمین
بھی باخوبی صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تونے ان لوگونکو اور اس بطریق یعنی یوقنا کو
کیونکر گرفتار کر لیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہانسے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر
[illegible] اور [illegible] نے ہمکو فیروزمند کیا کہ ہمنے انمین سے پچاس آدمیونکو قتل کیا اور ان لوگونکو گرفتار کر لیا

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا اور بعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ ہو کر مخاطب ہو کر زجر و درشتی کلام
کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھہ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اونکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اونسے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اونکو حکم کیا کہ ان اسیرونکو پاس اون بیعونکے کہ وہ جو بیعہ نسطورا
مین ہین لیجاؤ اور انکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگونکے باب مین وسلی کیا جاے سے
آخر ان سبکو نزدیک خالد اور اوسکے اصحاب کے پہونچا دیا اور بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہے کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہے اور یہ عرب یعنی نصاریٰ بمقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو سبکو روم یا بیعے
اونکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہے اور یہ لوگ اونسے باتین کرینگے تو مین اون عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ انکو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچاوین لہذا صواب دید یہ ہے کہ تم ان مین سے
بعضونکو اندر بیعہ کے مقرر کرو اور بعضونکو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہے وہ مائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اوٹھاتا ہے وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہے چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اوسکو مع اون اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اوسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اوتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانونکی چھہ سو سوارونسے ہو گئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات
تاریک ہوئی اوسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اوسی وقت سے معلوم ہوئی ہے جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اوسکے چالیس
اصحاب بندی مین آئے ہین تب مینے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے
ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اوسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اوسکے ہمراہیون پانسو
اصحاب کی لکھی ہے **راوی** کہتا ہے کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اوسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سنا تو آپس مین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہے تو عیاض اوسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اوسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہے خدا تیری آنکھونکو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھہ جواب ندیا یہانتک کہ اوسکے
ساتھہ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اوس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدہ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اوسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہے اور کہدیا ہے کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہے کہ حقتعالی تمھارے ہاتھون پر فتح کر دیوے اسلیے کہ درمیان تمھارے اور فتح راس العین کے
کچھہ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کر لو عیاض نے کہا مجھے توکل ہے خداے عزوجل پر

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اونسے باتین کین اور اونکو تاکید کی کہ
کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہے اور ایسا نہونے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ تم
ساز و سامان حرب سے درست رہو راوی کہتا ہے کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے
آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خودوالے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اوسکے اوڑنے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ
مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور
اپنی شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتی تھی اور مدتہای عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری
اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنونکے لشکر سے قریب پہونچ جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے
اور گرد و نبرد کے بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور
ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جا بجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے
واسطے طائرون اور درندونکے رزق و خوراک تھی خروش اسپ کانونکو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور
جانونکو بیتابی وبے آرامی تھی حرب نے لوگونکی مدتہاے عمر قطع کر دی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر
کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین اہل
کی تھین ہوش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جنبش اوسکا بخیر اور عیش صافی اوسکا
مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارونسے خود و سپر چوغان ہوتے تھے اور جسم
شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غبار و نمین اسطرح
اوڑا اور ٹکر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرونکا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ
اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزونکی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے
اور اہل روم کہ اونھون نے اپنی جانونکو خواری مین ڈالا تو اونپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرطیہ دونون ملک شہر یاض پر جا پڑے
اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کر چکا تھا کیونکہ اوسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل
تھے اور ملک کے پاس سواے اوسکے دس غلامونکے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرطہ اور عبداللہ بن عیاض نے
ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اون دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت
کی آخر اونہونے شہر یاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اوسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اوسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ
دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اوتر کر شہر یاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے

ع صاحبان نشان یعنی جن کے ساتھ نشان تھے یعنی نشان بردار

سوار ہوکر باواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو تحقیق کہ مینے مالک کو قتل کیا ہے پھر اب جسکو تم مین سے
قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے وبعد ازان مسلمانون نے اعدا اللہ پر حملہ کیا اور اونکے درمیان تیغ زنی کرنے
لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اونمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب ومال وخیمے وغیرہ
سب بجنسہا چھوڑ گئے تا آنکہ اوسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ثابت الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا
کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہوجاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مینے ایک توبڑہ یعنے تھیلا اپنی
دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اوس
تھیلے مین ڈالدیتا تھا بعد ازان مینے اون سنگریزونکا شمار جو کیا تو وہ اتی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیونکا
شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو تا مین
روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلب بن مازن کے بھیجا گیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اونکو حکم کیا
وہانسے تجاوز نکرین تاوقتیکہ راس العین فتح ہو وبعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو
اس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کردیا اور وہ رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر
بھاگے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار
پڑگئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد
اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیونکو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اونکا مارا جاتا تھا تو بالعوض
اوسکے اپنے دشمنونکے اسیرونمین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا
اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیونکا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تا کہ ان سبکو قتل کرے
ناگاہ جب اوسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرونکو حاضر کرین تو دفعتہ صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان پہونچے
پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیونکے امر سے ذہول ہوگیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر
جاکر اوترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اوس باب پر ایک خیمہ کھڑا کیا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے
ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اوسکی رسن کشی اور اوسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور
مالک ومہتمم اوسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام مترقیس بن اشفکیاض تھا کہ اوسی کا باپ قبل شہریاض کے
بادشاہ تھا اور یہی مترقیس صاحب ومالک دینار رائے اشفکیاضیہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر
واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعدا اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے
سنگ اندازی اور کمانونسے تیر اندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا
نام جمیل بن سعد الدری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیر اندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اوسکی مادر ضعیفہ بھی

اوس سے اگر بلی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہے تو مجکو
امید ہے کہ مین اون بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے یہ کہکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اوسکی مان نے کہا اے میرے فرزند سدھار حقتعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اوسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا ہے تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون
چنانچہ وہ اوسی حالت مین اوسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اوسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اوسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر بیٹھتا تھا یہانتک کہ اونمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اون مقتولون مین سے اوپر دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہے کہ وہ عدو اللہ مرسیوس الی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہے وہ بھی فلاخن انداز و نہین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہو تا کہ اوسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اوس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہے تب جمیل نے جواب دیا اے قوم مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہے کہ مین اونکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اون لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر
وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہے
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑکر ٹھہرو چنانچہ اونھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اوسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اوسنے مسلمانون مین سے چھہ آدمیونکو
قتل کیا اور راوی کہتا ہے کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہے اور مجکو بڑی آرزو ہے اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون
پس اوسکے باطن سے ندائی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہے تو اس امر کیطرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھہ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہے ہم بھی اوسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہے ہم بھی اوسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون
کیونکہ درحقیقت میرے دلکو کسیطرحکا کچھہ تألم و توہم نہین ہے وتحقیق کہ مینے اپنی جان تیرے ہاتھہ فروخت کی تو اوسکی
خرید کے لیے متوجہ ہو پس قریب ہے کہ مین جنت مین داخل ہون اور اوس شئے نفیسہ کو وہان دیکھون چنانچہ اوسکے
قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام وشادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی
اپنی جان ہمارے ہاتھہ بیچیگا اوسکو نقصان نہو گا اور سن اوس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے اونکو مردہ
نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین راوی نے کہا اور اسی کیفیت
مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اوس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اوسی دم جمیل نے
بھی قصد کیا کہ اوسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلے سے تیر جوڑ
چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مر چکا اوسوقت طرف اپنے برادر عمزادے کے جسکا نام رافع
بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اوسکے سامنے یہ اشعار پڑھ کر سنائیو چنانچہ جمیل یہ
ابیات کہکر فائز بدرجہ شہادت وداخل جنت ہوا

اشعار ابا رافع الا حملت رسالتی

مخبر انی لقیت حمامی — وان جئت امی ولخوتی وعترتی — فخصهم عنی بکل سلامی
وان سالت عن العجوز فقل لها — قتیل حجار لا قتیل سهامی — طریحا بباب الحصن لما تطائرت
من الحجر الصلد الاصم عظامی — والست ابالی ان قتلت لاننی — ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے اے رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہے کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ مرا آئینہ مین مرگ سے ملاقات کی
اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اونمین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر
تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اوس سے کہیو جمیل کشتہ سنگ ہے نہ کشتہ تیر اور دروازہ قلعہ پر اس حال سے
پڑا ہے کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اوڑ گئے ہین راوی نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے
آگاہی ہوئی تو اوسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اوسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر
مادر جمیل کو پہونچی تو اوسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام وعظام صبر کرتے ہین پھر اوس پیر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَيَّ عِشْتَ سَعِيْدًا
وَمِتَّ شَهِيْدًا وَسَلَكْتَ سَبِيْلَ اٰبَآئِكَ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ وَاٰنَسَ غُرْبَتَكَ وَنَفَعَنِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حقتعالی تجھپر رحم کرے
اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجھکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اوس ضعیفہ نے
یہ آیت پڑھی الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین

جب اوسپر مصیبت پڑتی ہے تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن یعنے ہم خدا ہی کے
ہین اور اوسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہے معمر بن الجون النبہانی نے
جسکا جد سراقہ اون لوگو نمین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اوسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم
بہت خوش ہوے اور اوس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر رایض کا مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد
کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہرگاہ بغض وکینہ اوسکا
مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اوسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اوسپر لکھا تھا
ہٰذَا نَبِیُّ الْعَرَب کہ یہ شخص عرب کا نبی ہے چنانچہ جو کوئی اوس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اوس تصویر پر تھوکتا
جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت ومیزان وصراط وجنت ونار کی بنوائی تھی اور اوسی مرقعہ مین ہیکل عیسیٰؑ بھی
کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اونکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر دیوار اونکی مادر مریمؑ صدیقہ تھین راوی کہتا ہے کہ جب
وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے عاصمؓ بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہے کہ ان قیدیان
عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سنکے عاصم نے اوسکو جواب دیا اے ملک
یہ میری رائے نہین ہے کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہے یہ سنکے
وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سبکو وہانسے باہر نکال دیا
اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جسوقت اوس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اوسکا مستحکم
ہو گیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اوس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل وملحق تھا بیعہ سے تو وہان
دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اوس بیعہ ومذبح مین لاتے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ
سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اون صحابہ نے وہ اسلحہ اوٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر
مشتغل بقتال ہونگے تو ہملوگ اندرون شہر غرغہ کر دیوین راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اوٹھے اور
نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اون تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط ومیزان
اور نار وجنت کو دیکھتے تھے اوسوقت عاصمؓ بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہے تب سعیدؓ نے کہا ہان البتہ یہی دین خدا اور رسول کی موجب خیر ویقین ہے کیونکہ جب
روز قیامت آویگا اور دن حسرت وندامت کا ہوگا اور ہواے تند وباد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور
ہو گی اور جہنم سامنے ہوگا اوس شخص کے جو اوسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگار رونگے اور بدیان تو
تندہ کیجاوینگی متقین ونماز گزار رونگے اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے
اوڑنے لگینگے اور جب منبرہاے انبیا ومرسلین نصب کیے جاینگے اور وہ سادہ ہاے ابرار وصدیقین حسب اتب مرتب ہو

اور جب روم و عجم ہوجہ چند بزرگ شادمان ہونگی اور کافرونکی باتین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی و خواری پڑیگی وجہ
مشرکین کے ... ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور
ستمگرون ... شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مبتشر ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحسر ہونگے فجار
بدکار ... جب خدا دیگا ملک جبار یعنے بادشاہ غالب گردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت
ہے وہ یکتا و زبردست ہے یعنے پروردگار اور اوسکے ساتھ یہ فرمائے گا کیا ہمنے تمکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرایا
تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہے کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہے قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ یعنے اے سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے
تبلیغ حکم کردے کہ بہرہ مند ہولو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ
یعنے وہ روز فیصل ہے کہ تمکو اور پہلے والونکو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہے کہ اعمال سبکے پیش کیے جاینگے
وہ روز وفا ہے کہ حق تعالی اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہے حسنات سے
اور دن سزا کا ہے سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہے وہ روز قریب ہونیوالا ہے
وہ دن فصل و داوری کا ہے وہ دن عدل و دادگری کا ہے اوسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والونکو
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بعذر لاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھونکو دانتون سے کاٹینگے اور دل
اونکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہوجاؤ اے قوم بدکار تحقیق کہ فرمان سے جدا
رستگار ہوگئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سنا ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنے اے منکرو آج جدا اور دور ہوجاؤ
مومنونکے نزدیک سے چنانچہ اوس حالت مین تشنگی اونکو بیتاب کردیگی اور دہشت اونکو اضطراب مین لاویگی بڑی تنگی مین
پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سنینگے وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ یعنے انکو کھڑا رکھو کہ انسے بازپرس ہے اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ انسے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وہ
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین امت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے بامور قبیح کدھر ہین قوم ہود کہان گئے اہل ثمود کدھر ہین
امت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوۃ و تہجید کہان ہین امت قرآن
کہان ہین امت سوار براق کدھر ہین کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہے اسلیے کہ حق سبحانہ تعالی بسر حساب ہے اور اوسوقت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت خدم وخیل حشم وبادبدبہ حشمت وفر وزینت ہونگے اور اونکے سر پر تاج رضائے خدا ہوگا اوسپر بقلم اصفیا لکھا ہوگا وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو رضامند ہوگا اور اونکے ہاتھہ میں لوائے حمد ہوگا اور داہنے اونکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت اونکی اونپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے ان لوگونکے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام انکا زیب تن اور ہاتھونمین انکے اوسکا دامن ہوگا پکارتے ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اونکا عیان ہوگا اور جائزہ اونکا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم انکو ساری امتون پر اور قبول کرینگے ہم انکی شہادت کو اونپر تارے رنج وبلا کے انسے غائب ہو جاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک انکو ندا کریگا کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین امت ہو کہ واسطے ہدایت اور امتونکے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف انکے جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور انکے فر جلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وہی ہین جنھون نے انکی ملت کی پیروی کی اور انکی شریعت کی تصدیق مین پیشروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ یعنے سائر کفار بتشویر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھونکو پھیلاوینگے اور نیازمندی سے طلب وسوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری امت گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کرنا ناگاہ بارگاہ الہی سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے خلف وعدہ نکرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہے نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہے کہ جب ان کلمات ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اوسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر مستعد ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انۡصُرۡنَا كَنَصۡرِ نَبِیِّكَ یَوۡمَ الۡاَحۡزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر وغیرہ کے اوسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ از یکدیگر متفرق نہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اوس پروردگار سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم کرینگے اسطرحکہ مرد اونکے تمسے مقابلہ کرینگے اور عورتین اونکی تیر وپتھر مارینگی اوسوقت تم دور رہو اس بات سے کہ درمیان جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع وپروا کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وبا یکدیگر ہمقدم رہو کیونکہ

پہر مردونکا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول و ضبط سے اور ہم لوگ گہبرانے والے نہین ہین بسبب تیرہ دلی
شہر کے اسلیے کہ ہمپر خوب ثابت و متحقق ہے کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہے کہ اوس سے تجاوز
نہین کرتا اور نیصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہے کہ اس شہر کا بڑا نام
ہے اور اسمین کثرت و جمعیت مردم بہت ہے اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پایگاہ ہے اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین
اور اس شہر کے وسط مین ہوگئے ہین ورنیصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکہو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر قرین حصول مرام ہے اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہے اور استقامت نصرت انجام ہے اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ
اونکا بہت بڑا بیعۂ معظمہ ہے اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پہر جسوقت سالار اونکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اونپر جا پڑین اور گہیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پہر جسوقت ملوک اونکے
اور امراے نصاری مارے جاوینگے تو پہر کسیکو جرات و جسارت ہاتہہ اوٹہانے کی ہمپر نہوگی اور باقی عوام کا کچہہ اعتبار
نہین ہے یہ سنکے عاصم بن رومی نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر و
آگاہی ہے کلام تیرا باصواب ہے اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہے پہر سعید نے کہا تمکو لازم ہے کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹہرا رہے اور ہتیار اپنے اپنی عباؤن مین چہپائے رکہے پہر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم
اونپر حملہ کرین اور اونپر خوب فراخ دستی کرین پس سب نے اس راے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین
جو متعلق بیعہ سے تہا مقیم تہے اور اوس مکان مین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تہا جو شمار و حساب سے افزون تہا

راوی نے کہا مجہسے روایت بیان کی عبد اللہ بن یانس نے اپنے جد عیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اون صحابہ کے تہا جو فتح راس العین
مین حاضر تہے اوسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے جو تدبیر کی تہی پہر اوس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الہی
یہی تہا جو ہمنے وہ تدبیر کی تہی کہ ہم ہتیار عباؤن مین چہپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہملوگ یکبارگی اونپر جا پڑین اتفاقا
اوسی وقت لشکر راس العین مین کسی نے اقبال نکی اور اوسکا سبب یہہ ہے جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضاے الہی یون ہوا کہ والی
راس العین کا ایک بہائی تہا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تہا اور تدبیر و راے اوسکی صائب تہی اور وہ عارف
اوس حکمت کا تہا جسکی وصیت فہرابس نے اوسکو کی تہی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تہا وہ عالم تواریخ
اور راز دار شہر یاض کا تہا کہ شہر یاض بے مشورہ اوسکے کچہہ نکرتا تہا چنانچہ اوسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تہا اور اوسکو فہمائش کی تہی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکہتا ہون اور اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پہر جبکہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اوسکا مارا گیا اور بہاگا اور بعد
شہر یاض کے مرسیوس مالک امر ہوا تو اوس سے اوسکے بہائی نے فہمائش کی اور نام اوسکا ارسالوس تہا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا ہے پس وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کی

سزاوار نہین ہے کہ وہ اپنے نفس کو بغیر موقع مین ڈالے اور زمام خواہش نفسی کا رام ہو جاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہو جاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہے وہ ذلت مین پڑتا ہے اور منسوب بجہالت ہوتا ہے لیئے کہ
خواہش دنیا خواری ہے اور پیروی نفس کی بیماری ہے اور طلب لذات سبب مہلکات ہے کیونکہ اوس لذت مین لپٹا
ذرہ ہے جو بحر فنا ہے اور صاحب لذت کے حق مین موروث رنج و عنا ہے شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزو
و نیاز عیب و سفاہت ہے تمتع دام ہے اور حب دنیا دام ہے عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد
کرنا تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین ہوتی خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریر خفیف نہین ہوتا بسکسی کو فائدہ پہونچانے مین پہلو تہی کی وہ محبوبیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
لذات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونیوالا
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہے اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہے جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اوسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہے
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہے تقوی خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہے حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اوسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاوے گا
اوسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و تمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہے حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہے اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہے ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہے خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہے طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہے وہ ہلاکت سے امن پاتا ہے
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اوسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہے ایک یہ ہے کہ عیسی بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اوس طائر سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہے اور باطن
میرا قبیح ہے حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہے اوس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شئے کی رکھتا ہے وحالانکہ
مرگ اوس کو بلاتا ہے پس مینے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہے تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہریامن پر واقع ہوا کہ کل بساط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین باسوز و گداز پڑا ہے کثرت لشکر کام نہ آئی اور وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہو گیا اور باوجود کثرت کے قلیل ہو گیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہے وہ اپنے اعمال مین تہین
و پشیمان ہے تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہے وحالانکہ تو پیروی اون لوگونکی کرتا ہے جنکو خدا نے ہلاک کیا ہے
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہے اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہے تجکو لازم ہے کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون نے از روے صلح کے اور جو کچھ مینے تجھسے
از راہ نصیحت کے کہا ہے وہ قبول کر خونریزی سے درگذر اور تو ان پر رحم کر تو اونکو بچا کہ تو بھی بچا یا جائیگا اور یہ قوم
جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اونکا دین ہے اور ایمان اونکا یقین ہے وہ لوگ طالبان ملک مین سے
نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اوسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھ اونکے لیے پیش خدا
مہیا ہے اوسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل روز دس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے
نکل کر اونکے دین مین داخل ہوا اور اسیطرح ملکہ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم مثل یوقنا و یرغون
وعموو و میناجو کہ ہمارے دین مین ویسے بڑا عالم تھا یہ سب اونکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک
ایسے ایسے بڑے ملکونکے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع وفراخ تھے اور حال یہ ہے کہ محاصرہ وحصارداری
وہی شخص کر سکتا ہے جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر وسامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو
وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہے اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہے وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو
وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھکر مسلمانون کے
حوالے کر دینگے اور تو اونکے عظم شان پر خیال کر کہ اونکے قبضے مین حران ہے اور کفر توتا ورہا وسروج وسجستان
وماردین وصور وخابور اور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب اونکا ہے اور اونکے لشکر ونسے سارا ملک
عراق گھرا ہوا ہے اور تمام آفاق پر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی
کی ہے تو چاہیے کہ امیران عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کر تا کہ تجھکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو
اور وہ تیری ایسی امداد کرینگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال وعیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین
تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اونکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض وعداوت
نرکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اوسپر غضب ہوا اور اوسوقت
اوسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اوسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہے کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر
ذلیل وخوار تجھکو کیا ہوا ہے جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ مین اپنا ملک عربونکے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا
باعث ہوتا ہے تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجھکو قتل کرونگا راوی کہتا ہے
کہ آخر ارسالوس وہانسے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ سلطانیہ
مین جمع ہون تا کہ اون سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش ونقیب اوسکے گئے اور اہل شہر ومشائخ بلد اور وہانکے
جمیع اکابر ورؤسا کو جمع کیا اور علما وعُبّاد نصاری کو اوس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو
بھی بُلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اوسکا پھاٹک بند کر دیا تا کوئی

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور بلک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگون سے حلف و عہد لیتے تھے
اور وے سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
او بآواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حق تعالی نے تمہاری گناہگاری کے سبب تمہاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمہارا
پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمہاری صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور و ہیکل جنکی
تم پرستش کرتے ہو کیدہر ہین اور تقرب تمہارا قربانگاہ میں کیسا ہوا اور تدبیرین تمہاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤن کو بلاؤ کہ تمہاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمہارا جاتا رہا اور جاہل تمہارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمہاری ایام سست و مضمحل ہو گئے دولت تمہاری زائل ہو گئی یہ کہکے اصحاب نے اونکو تلوارون کے آگے دہر لیا اور مرگ
نے اونکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے اونکی خرابیون کو دیکھا
تو باتضرع و فریاد کرنے لگے اوسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو
اعداء اللہ کو اور شمشیرونکا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کر و فر تہ تیغ ہو گئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہرپناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہو گئے کہ اونکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا اونپر نازل ہوئی اوسوقت دامس نے جاکر پھاٹک شہر کھولدیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہو گئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانونکی موید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول ۱۷ سترہ مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہانکا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اون
مین سے دس ہزار محارب و کارزار تھے غرض کہ اوس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع
اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہیں لیا گیا یعنے اوس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضہ مین آیا بعد ازان
امیر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کا جسکے سواے کوئی
معبود بحق نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اوسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اوسکی فتح باسانی کرا دی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکا چوند ڈالدی
پھر جسوقت اوس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اوسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

گروہ ہمارے سامنے سد باندہ ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج ہیم آپڑے ہرجانب سے نصرت اونکی عیان ہوئی اور وہ ہرقسم کے سازحرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارونکی کرچین اور زرہ بھیر اور بہرچھیونکے پرچھی ہوگئے تھے چنانچہ خصومت اوسوقت ہرطرف ہوئی اور آتش جنگ بھی بھڑکی اور رنف حرب تنون سے جہاو ترہے کہ مسلمانون نے طاغیون اور خاسقونکو قتل کرلیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور مشرکونکو ذلت دلائی اور دشمنون نے پیٹھ پھیری اونکی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اونکے کفر سے پاک ہوئے ریس اونکے اندوہناک ہوئے پادشاہ اونکا اول مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا و بعدازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہین حقتعالی معین ہے اور اوسی سے استعانت کرتے ہین بس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۃ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعدازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبداللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور اونکے ہمراہ سو سوار مہاجرین وانصارمین سے کردیے چنانچہ عبداللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اوسمین نماز ادا کی اور ساری کنیسونکو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہانکا والی مقرر کردیا اور اوسکے ہمراہ سو سوار تعنات کردیے و بعدازان مال رہا و کفر توتا سے بھی خمس نکال کر بعد عبداللہ بن جعفر کے سلامۃ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا و یاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفرتوتا مین وارد ہوئے تو وہان اونکی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اوسکو مرحبا کہا اور کفرتوتا کا اوسکو والی کیا اور اوس لڑکی الماریہ نے بھی اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اوسکا عقد تزویج یرغون اوسکے عمزاد سے کردیا اور بیعہ کو جامع بنایا بعد وہانسے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتیار دے دیوین آخر اونھون نے یہ سب کچھہ منظور کرلیا بعدازان اونکے کنیسونکو جامع بنایا اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعدازان عیاض نے دارا سے کوچ کرکے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا و لیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اوسوقت بیرحا کا خرقیا بن تورح بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہانکے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوئے او رمصالحہ اوسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اونکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اوسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا میرا نام طرباطس ہے تب عیاض نے کہا اے طرباطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو دی ہے تو محض بسبب پیروی امر حق اور رہروی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پھونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم جسطور سے وہ معاملہ کرتے ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طرباطس نے کہا کہ اہل معرین سے اسیطرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہے چنانچہ عیاض نے اوسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور رحیہ پر وارد ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طرباطس و موافق اوسکی رائے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو اراد ہ مرہین طرباطیس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اوسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تاکہ تالیف قلوب ہو [illegible] بہر حال جب اہل بلاد نے یہ خبر کہ جیسی سنین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حال آنکہ عیاض کو معلوم ہوئی تھی کہ بلاد انکے بہت مستحکم ہین اور قلعے اونکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہے کہ پھر طرباطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اونمین سے اسلام لائے و منجملہ اونکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المندور تھے کہ اونھون نے دیر مندور کو مٹا کر اوسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جسوقت وہانسے ارادہ کوچ کا کیا تو طرباطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آتے اسلیے کہ تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طرباطس اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک مالک اوس دیار کا رہا یہانتک کہ بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوسنے وفات پائی اور اوسی عرصے مین اسامۃ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر و عمزاد سے مسجد کندہ مین اوترے تھے اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المراۃ کے جا اوترے اوس قلعے مین مار یہ تھی اور اوسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے*

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہے کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام بطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور بطرس بروس بلد کے جانب شرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا۔ یوحنا کی ایک لڑکی تھی اوسکا نام زنعورۃ تھا اور بطرس کی بھی ایک بیٹی تھی نام صفورا اور ۔۔۔ دونون بطرس و یوحنا اوس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاوس صاحب دار کے پیغام بھیجکر اوسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اوسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اوس شہر مین مال و متاع بکثرت و نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اوسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ اے دایہ مینے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہے کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پایدار تر ہے اور جرا اوسکی پہاڑ سے دیوار پناہ شہر پناہ کی تھی پھر اوسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمودیہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیماوس تھا وہ بیٹا ارساوس بن میطاط بن بکلاؤس بن لاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہے جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیہ کبری مین بنا کیا کہ اوس سے اوسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اوسپر منکشف ہوتے تھے اور اوسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اوس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اوسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اوسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اوس لڑکے نے اپنے باپ طیماوس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اوسکا مال و زر و مردمان مہتم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اوسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اوسکے بعد وہ چار برس زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑکر مر گیا اوسکا نام قسطنطین تھا تب اوس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطینیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اوسکا یعنے طیماوس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس زمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت وار باب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اونسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اوسکا محکم تر و بلند تر نہو و لیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک
برج تیار کرے کہ مجموعہ ایک شہر عجیب و عظیم آبادان ہو جاوے یہ سنکر اون سبنے قبول کیا اور کہا اے بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصائے ممالک سے معمار و کاریگر ونکو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اون شہرونکی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اس وجہ سے کہ جب
مدت بنائے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہانکے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اوسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اوس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کر دون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اون
دونونکے شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اوس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اوسمین دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اونکے بنا بر صلح و اصلاح کے درآئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونونکے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اون دونون بھائیونکے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرا کے بطرس اور اوسکے بیٹے لاون اور اوسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اون سبنے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اونکے لیے شراب منگوائی اوسمین زہر ملا ہوا تھا جب اونکو وہ شراب پلائی تو وہ سبکے
سب مر گئے اور اسیطرح اوسنے یوحنا اپنے شوہر اور اوسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالکہ
و ملکہ اوس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اوسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اوسکی دیوارونکو لاجوردی کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اوسمین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اونپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اونمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اوس سے راضی ہوئے اور اوسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اون لوگونکو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اونکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اوسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلدہ آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اوسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اونکے اصحاب کا ہوا ان سے

اگر مدینہ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہے کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہیں تو خود سوار ہو کر بیچ فصیل میں آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع
کر کے اونسے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمہارے شہر میں آ پہونچے اور تمہارے گھر میں
داخل ہو گئے ہیں اور اونکے دلوں میں اس شہر کے لے لینے کی طمع ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہے
جب اسکو اونھوں نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے تمہیں لینگے اس صورت میں دین مسیح
بالکل مضمحل و شکست ہو جاویگا پھر ان شہروں میں مطلق ذکر اوسکا باقی نہ رہیگا اور میں خوب جانتی ہوں کہ جو ملوک
دین نصرانیہ میں مشار الیہم ہو نامور ہیں وہ سب منتظر ہیں کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمہارا ایسا متحصن و مستحکم ہے کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو بھی قادر نہونگے اور قابو نہ پاوینگے
لاجرم لازم ہے کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربوں سے
مقاتلہ کرو و بعد ازاں ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کر کے اونکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی نکریں اور گھروں میں
چھپ نرہیں چنانچہ اونسے ان باتوں پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتیار
لگائے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام درست کیئے اور صلیب و رایات بلند کیئے اور الگ الگ گروہ گروہ واسطے
حفاظت برجونکے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ پر
آمادہ قتال ہو گئے تو اپنے لشکر کے سردارونکو جمع کر کے اونسے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہے جس وقت
حقتعالیٰ نے اسکو ہمپر فتح کیا کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے پھر تم لوگونکی کیا راے اور کیا صلاح
ہے اسلوب جنگ کس طور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہے کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعہ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہے
تب خالد نے جواب دیا کہ اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہیں تو محض بعنایت خداوند نہ بقوت و کثرت خود ہا اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالیٰ نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ ببرکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دیگا کیونکہ اوسنے اپنے نبی سے وعدہ فتح اسلام کیا ہے اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہیں تو ہمکو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہے اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنی اوسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ
حق تعالیٰ اوسکے دلکو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات وکاغذ منگواکر روس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلوٰۃُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
مِنْ عِیَاضِ بْنِ غَنْمٍ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَرْضِ رَبِیْعَۃَ وَدِیَارِ بَکْرٍ اِلیٰ مَرْیَمَ الدَّارِیَّۃِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداوند
رحمٰن ورحیم اور بعد صلوٰۃ اوپر ہمارے سید وآقا کے کہ وہ محمدؐ ہین اور اوپر اولاد ال کے یہ نامہ ہے منجانب عیاض بن
غنم کے کہ وہ امیر اون لشکرون مسلمین کا ہے جو حدود ربیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہے طرف مریم داریہ کے واضح ہو
(منسوب بہ شہر دارا)
کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو نصرت امداد کی ہے اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہے اور بلوک کفار پر قابض وقادر
ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہے ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اوسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ
مین آیا اوسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ وتسلط مخصوص واسطے حق تعالیٰ کے ہے اور واسطے اوسکے رسول اور واسطے
مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہے کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا
ہے اوسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اوسکو فتح کرلیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک وحلب وانطاکیہ پر جو دار الملک
ہرقل بادشاہ کا ہے متسلط ہوگئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حقتعالیٰ نے ہمپر آسان
کردی اور اسی امر کا حقتعالیٰ نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت
مومنین کی ہمپر واجب ولازم ہے پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین
تو بسلامت رہیگی اور پرہیز رہماری مخالفت سے والا ندامت اوٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے
یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حقتعالیٰ نے
فرمایا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہے اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے
بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہے کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہے اس بات مین کہ اوسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہے اور کون
کمتر ہے کثرت انصار وسامان کارزار مین اور سلام ہے اوپر بندگان خاصگان خداکے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ
سربمہر کر کے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اوسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہانکے
لوگونکو نامہ حوالہ کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اونکو اونکی زبان مین پکارا اور نامہ
دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکادی اس شخص نے وہ نامہ اوس رسن مین باندھدیا اونھون نے
کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے
اوسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہے اس
باب مین تم کیا کہتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہے اور ہمارے تئین آپ جو حکم
کیجیے ہم وہ بجالاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ تمھارا گوارا ہے نہ عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم بہت تنگ و بیمار رہینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلدہ و قلعہ حوالہ کردیا کہ محاصرہ تمھارا نہ سال بھر کا ہوا
نہ ایک مہینا نہ دس دن کا و حال آنکہ یہ بلدہ تمھارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہے اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمھارے لیے
اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمھارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جنکی تمکو احتیاج ہوتی وہ
سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ اسکے میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ اپنے
یہانسے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین رائے ہے چاہیے
کہ آپ اوس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہمسے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اوسمین یہ درج کیا کہ
تمھارا نامہ پہونچا مطلب تمھارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے
تمکو مہلت دی ہے اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ
تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمنے سر دست ملوک و ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو ہر آئینہ مین تمپر اون لوگون کو
بھیجتی ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین انکی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ
تمسے بدلا لیوینگے اور بنا بر گمان مسیح سے عقدۂ عار وا کرینگے یعنے اونکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اوسکا
تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمھارے حوالے کرون پس تم چاہو یہان مقام رکھو چاہو کوچ
کر جاؤ والسلام پھر اوس نامے کو ایک ڈوری مین باندھ کر اوس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اوسنے کھول لیا اور اوسکو
خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اونھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اوسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا
خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اوسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ
أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حقتعالی اوسکے لیے کافی ہے یعنے
اوسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہے کیونکہ حقتعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آئینہ اللہ نے ہر
شئے کے لیے ایک مقدار معین کی ہے راوی کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت
کرین اور دستہ سوارونکا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتاج و میا فارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے
راوی نے کہا اوسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض رض نے لوگونسے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس
کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
برادر عمزاد علی ع کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اونکے ہمراہ کردیا تھا کہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کرین
اوسوقت گذر اونکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علی ع نے اپنے ہمراہیون سے
کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے اون لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی ع یا تم جانتے ہو
علی رض نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَغْرَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا

وَاسْتَغْلَتْنَا غَدًا نَرٰی مَا نَرٰی مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَيْنَا يَا بَنِي الدُّنْيَا جَمْعًا جَمْعًا يَا بَنِي الدُّنْيَا
شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا اَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيْ عَنَّا اِلَّا صَارَ مِنَّا جَهْلًا قَدْ
ضَيَّعْنَا دَارًا تَبْقٰى وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰى یعنے اے دنیا زادو اے دنیا دارو جلدی نکرو سمجھ بوجھ کے بات کا کام کرو
کیونکہ دنیا ہمکو اغوا کرتی ہے اور فریب مین ڈالتی ہے اور ہمکو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ
دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری
بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد
و آمادہ رہو جو روز ہمپر گذرتا ہے وہ ہماری پیٹھ کو بار گرانا ہونسے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر
نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین اور دار فنا کو
اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علیؓ نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین
علیؓ نے کہا ان باتونکو سواے نبی اور صدیق کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان
کی ربیع ابو سلیمانؒ نے موسیٰؒ بن عامر سے اوسنے اپنے جد سے کہ اوسکے جد نے اوسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام
حضار مین جو مضافات عسقلان سے ہے کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام
نے لشکر کے پرے سے باہر نکلکر عیاضؓ سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے اور دوڑ مارے چنانچہ
عیاض نے اوسکو اجازت دی تو اوسنے مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز
ظہر کے روانہ ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اوترے اور چلے تو اونکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک
کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور نکلے تھے کہ میافارقین مین پہونچ گئے اور اوسکو گھیر لیا تا بحدیکہ
اوس برج تک پہونچے جو معروف بہ برج شاۃ تھا اوسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حقتعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون
کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہو جاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ
دفعتہً ایک برج کے حائط کا ایک دروازہ اونکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اوسوقت
اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اوس شب کو
نصاری کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اونکا غلغلہ سنا تا آنکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاخورس تھا وہ یہ غل سنکر
آیا اور عربونکو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسنے کہا تم کہانسے
آئے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اوسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر کے اوسنے کہا ہمارے شہر کا
پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اوس شخص نے دروازہ کھول دیا ہے جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی

انمیں ان میں لوگوں نے کہا کہ تمنے ہمارا کچھ باک نکیا حکم نے کہا تمکو کیا خوف ہے تمکو تو ہم سے کہ وہ شریر بھی تھے رین بادہ
زیر قہرمان حکم الہی کے ہین وہر آئینہ حقتعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
یعنے ان ایمان والو تم کافرونسے نڈرو اگر تم مومن ہو تو پس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورث نے کہا کہ تمہارا دین
حادث وجدید ہے اور ہمارا دین قدیم وعدید ہے اور حال یہ ہے کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق
ہے تو تفضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہے اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہے آدم سے کیا تجکو معلوم نہیں کہ طینت آدم یعنے مادہ
آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ
یعنے حق تعالی جسکا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہے چنانچہ
اندر اوس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اوسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ اتقا پر اعلا
وعروج کیا جب ابلیس نے اوسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت وبندگی کو ضو ر توحید سے سفید جانتا تھا
ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ اوسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی وقدیمی اوسکی بصفت وقت وبصورت حال
نمودار ہوئی بقول تعالی وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے در
حقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جبل ناعاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بسبب ریا
کرتا تھا اور واقع مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا
تو اوسنے اپنا مونھہ آگ سے بھر کایا یعنے اوسنے اوس نور سے طلب نار کی اور اوس سے اخذ آتش کیا اوسکا مفاد یہ
مفہوم ہوا وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہے اور حال
آدم کی یہ ہے کہ جب اوسنے جستجو طلب مین آشیانہ و پایہ گاہ بشریت سے بازوے ہمت وقصد سے پرواز کرکے
حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہانتک کہ نار محن وآتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الہیہ نے اوس سے مفارقت
کی اور بازو اوسکی اصطفائیت وبرگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اوسکی بلند پروازی وترقی کا شکستہ پر ہوگیا تو دام
مین وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان
ہوا اور ابرہاے محنت واندوہ نے پے در پے اوسپر ہجوم کیا اور برق اهْبِطَا کا تازیانہ لگا اهْبِطَا یعنے اے
آدم اور اے حوا تم دونون باغ جنت سے اوترکر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین نکلے
تو یکایک آیت بشارت دینے والی اونکی برگزیدگی کی اونسے آکر لپٹ گئی یعنے آئی کہ پھر پروردگار نے اونکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حقتعالی اوسپر متوجہ ہوا اور توبہ وانابت اونکی قبول کی غرضکہ اسلاعورث نے اون صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اوسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جاکر کیا کرین اوسنے کہا اوسکے
اندر جاکر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار

بلا سے جاوین تو پھر اوس سے تاخیر کرین آخر صحابہ نے اپنے گھوڑے باندھے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اوسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرائش بیعہ کی نمایش کر اوسے اسلیے کہ اوسکے اندر
ملمع وزرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اوسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اوسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا
بطور تبرک کے رکھا تھا اور اوسمین محراب داود اور گہوارہ عیسیٰؑ کا بنایا تھا اور اوسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اوسمین یہ تماشا دیکھا
تو علم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰؑ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجکو
اور میری مادر کو سوائے خدائے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا اللہ
یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سوائے اسکے نہین ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ راوی کہتا ہے اونکی اس صدا سے بیعہ لرزہ مین آیا اور اوس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک
دوسرے سے ٹکرا گئین اور اوسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتونکا عالم تھا اور اوسکا نام عبد المسیح تھا جب
اوسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلونکی دیکھین تو اوسکے چہرے پر حیرت اور اوس ساری قوم پر جو اوسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو اون سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے اسوجہ سے کہ تو نے
عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگونکا یہان آنا گویا غضب مسیحؑ کا ہمپر ہوا
تب اوس بطریق یعنے اوس رئیس نصاری نے کہا قسم ہے مسیحؑ کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہے لیکن ان لوگونکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اونکے نبی کا ہمپر خوب ظاہر ہوا اور تم نے اوسکو دیکھ لیا و اسے ہمپر [illegible]
شہر خود بخود اونکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین شہادت دیتا ہون
اوس شخص کو جو اونکے دین پر ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس روز
بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اوس نے
اون تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ طول و عرض مین
مین فتح کریگا اور محمدؐ وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریمؑ نے دی ہے اور اوسی زمانے مین ایک شخص نے اوس
خادم سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانونکو دیکھا ہے وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسپر جو عیسیٰؑ کا
قدم بنا ہے تو اوسکو بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانونکو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ کو چومتے ہین تب اوس خادم نے کہا
اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ ہے و حال آنکہ وہ قدم اونھین کے نبی محمدؐ بن عبد اللہ کا ہے جبکہ اونھنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہے اونے
کہا ہان سچ ہے مکہ سے بیت المقدس تلک اوسکو سیر کرائی گئی اور وہان اوسنے سب نبیونکو نماز پڑھائی پھر وہان سے
اوسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت میں سیر کی حکیم نے اسطرح سنائی
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دہی سے نفوس مردم مستبشر ہوئے اور رسالت مستند ہوئی
اور کمالات اونکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت
صلعم کو قربت تام بخشے تمام اہل کو نین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب
تم درستی اپنے احوال و اعمال کی کرلو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہوجاو کیونکہ یہ شب قرب حضوری کی ہے
یہ شب آزادی کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی و سرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے یہ شب معراج ہے اے فرشتو
نردبان پیغامبری کا لگادو اور گرہ ہاوکر یوہ ہائے ہالہ کو ہموار کردو اور پایگاہ آداب برپا تب کھڑے ہورہو
اے جبرئیل جنتونکو آراستہ کر حورونکو اور غلمانونکو زیب و زینت جلوہ دے لے جبرئیل اقدامان کے گھر مین
نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیان اوسکو مشاہدہ کراوین چنانچہ
جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اوسکی غریب تھی اور اوسکی لگام جبال تقرب سے
تھی اور زین اوسکا ساز حب سے تھا کہ جبرئیل نے اوس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور تلاوت
اس آیہ کے ندا دیتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ
اپنی آیات کا کراتا ہے چنانچہ جبرئیل اوس مرکب کو لیکر دروازے پر اوس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد
رفع حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین
اپنے وساوہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و زار کردیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیل انوار
سعادات سے او نیر نور افشان ہوئے اور وفائے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَآ اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ اٹھ گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے عروج کر
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم شتابی تمام اوٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب تحیت و سلام پر
سوار ہوئے اور جبرئیل نے بالائے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے پہلے اوسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس
تھی اور شوق اوسکا راہبر تھا اور جبرئیل خلیل تھے جب دائرۂ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے
تو وہان ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوۃ و درود
ثناخوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم
علیہ السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح امر اپنا

[illegible]

دمیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدے کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین
اوس خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوحؑ نے کہا مین شکر گزار
ہون اوس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنونکا باپ اور مجکو اونکا امین مقرر
کیا اور ابراہیمؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اوس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اوسنے مجھپر نار کو خنک گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسیٰؑ نے کہا سپاس ہے اوس خالق کا
جسنے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے الواحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور
ہر شے کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اوسکے ہاتھہ سے بچایا اور میرے
لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمانؑ بن داؤدؑ نے کہا مین شکر کرتا ہون اوس خداوند کا
جسنے تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائرونکی گویائی اور اونکی باتین سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہوئی اور عیسیٰؑ نے کہا ستایش ہے
اوس خداوند کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اوسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ کرایا اور میرے
واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھہ سے اچھا کرایا پھر جسوقت ان
جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتونکا فخر کیا اوسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدائے عز و جل کا
کہ اوسنے مجکو اپنے لب لباب نور سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے
ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین مصطفیٰ
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ
کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو مؤید کیا اور مجھے ساتھہ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا
اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری طاعت تمام عرب و عجم پر فرض کی اور تمام
روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کر دیا اور مجکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت
مین داخل کیا اور کعبے کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اونکی صلوۃ کو
سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اونکی شہادت ادا کرون اور حقتعالی نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو
شاہد اوپر منکرین و ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہے اور حق جل و علا نے فرمایا ہے،
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا
اور ڈرانے والا بھیجا ہے واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاحورس حاکم میافارقین نے

حکم بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمھارے دین مین کچھ شک نہین ہے بے شبہ تم حق پر ہو اور آگے
مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا و بعدازان مین اس شہر مین آیا اور اسکا
جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اوسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مینے رجعت کی اور اب
مینے توبہ کی اور تمھارے دین مین آیا تو آیا ہوسکتا ہے کہ حق تعالی مجھے قبول کریگا باوجودیکہ مینے ایسا بڑا گناہ
کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی
کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہے لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکے
خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدمزاد اس بات سے بہت
شادمان نہین ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اوسکے پاس اوسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اوسپر اوسکا زاد راہ
اور پانی اور اوسکے نفع و آرام کی چیزین بار ہون پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اوسکا گذر ہو کہ اوسوقت اوسپر شدت
حرارت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جا کر اپنے ناقے سے اوتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے
و بعدازان وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اوسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اوسپر اوسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور
اوسکے فائدے کی چیزین تھین آخر اوسکی طلب و تلاش مین نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب
نہوا تب وہ اوسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھرا اور اپنی موت کا اوسکو یقین ہوگیا پھر وہان
جب سو رہا و بعدازان جب بیدار ہوا ناگاہ اوسنے وہین اپنے ناقے کو مع مال بجنسہ پایا اور اوسکی مہار تھام لی
و بعدازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اوس سے
زیادہ حق تعالی خوش ہوتا ہے بندہ مومن کے توبہ کرنے سے **راوی** کہتا ہے جب سلاعورس نے یہ
کلام حکم بن ہشام کا سنا تو اوسکی آنکھون سے اشک جاری ہوئے پھر اون سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ مین لے گیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب پسندیدہ
ہوا پھر اوسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعدازان اوسنے اکابر و صنادید بلد کو
طلب کیا اور اپنے اسلام سے اونکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے
لیے بھی چاہتا ہون و ہر آئینہ دین ان لوگونکا برتر ہے اوسپر کوئی دین غالب نہین ہے پس جو جو تم مین سے
اسلام لاویگا وہ دنیا و آخرت دونون جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہر گاہ بلد آمد مین نازل ہوئے تو کچھ
شک نہین کہ تمام دیار بکر اونھین کا ہے درینصورت جو کوئی اونکی مخالفت و نافرمانی کریگا بالضرور وہ اوسکا
شہر لوٹ لینگے اور اوسکے اہل و اطفال کو بندی کر لیوینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو
تم اپنی جان و مال و بلاد سے ایمن رہوگے تب اون سبنے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجیے تاہم تمکو مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب اور مصلحت ہے چنانچہ اسلاعورس نے
اونکو رخصت کیا وہ سب اوسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپس مین
حلف وعہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرو
پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے اونکو طلب کیا تو اونمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین
آئے اور خبر دارون نے اسلاعورس کو اوس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اوس سے
لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اونسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اوسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر
کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگونکے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اون صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ
ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صداے سُم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اونکا تفحص کیا تو وہ سب
لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اونپر ضُبَّة بن عدی تھے اور سبب ان سوارونکے آنے کا یہ تھا
کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصہ میافارقین اور ماجرا
اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو ضُبَّة بن عدی کو پانسو
سوار کے ساتھ روانہ کیا اور بحکم خداوند عزّ و جلّ سے طیّ الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اوسی رات کو
میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب سوارونکو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اوس
دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اوس صحابی نے اون محافظونکو آواز دی تو اونھون نے دروازہ
کھول دیا اور سب سوارونکو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کسنے خبر دی تب صاحب بلد
اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ
ہوا اور مین سویا تو مینے حضرت صلعم کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا
اے دشمنان خدا بتحقیق کہ بلا کی تیر اوتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب ستطاب نے گھیر لیا ہے اور تمکو تلوارونکے آگے دھر
لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرونکو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اسلیے
کہ اونکو یقین ہوگیا نزول اوس بلا کا جسکی تاب و تحمل اونھین نتھی یہانتک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اوسوقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے
تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا بتحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمھاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے
ہتیار حوالہ کر دو پس اونھون نے اپنے سارے ہتیار جو جو اونکے پاس تھے حوالہ کر دیے پھر جب اوس قوم نے صدق قول صحابہ کا

دیکھہ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھہ لوگ دینسے محروم رہے اور بعد اوسکے وہان ایک جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اوس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اوسکے ساتھہ دس صحابی مقرر کردیے تاکہ وہان لوگونکو شرائع دین تعلیم کرین اور ضبۃ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اوسنے سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیۂ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا کہ مذکور ہوا باب الماء پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام اونکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اوسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن رات برابر گذر رہے کچھہ نملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھہ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہے کہ تونے میرے لیے کچھہ نہین نکالا اوسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کروہ کیا ہوجاتا ہے بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لیچلا تب ہمام اوسکے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تا آنکہ وہ کتا اوس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اوسکو چھوڑکر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اوسوقت ہمام نے کہا اے میرے آقا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھاوے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجا کر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حقتعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اونسے بیان کیا اور اونسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک سنفذ ہے مین اوسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانونکو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق ہے اوسکے لیے جو اوسکو بصدق بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے یعنی پورا پانے کی جگہ ہے جو چاہے اوس سے اخذ کرے اور دنیا امیدگاہ ہے جو کچھہ چاہے اوس سے زاد آخرت لے لیوے اور دنیا دار نجات ہے جو چاہے

اوس سے حاصل کرے اور دنیا جاے نزول وحی خدا ہے اور مصلّی یعنی جاے نماز ملائکہ کی ہے اور مسجد یعنے سجدگاہ
ہے احباؤ دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حقتعالی ہمپر اور تمپر رحم کریگا چنانچہ ہمارے اور تمھارے
لیے یہ بات ہے کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سودمند کو اختیار
کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہانتک کہ تقصیر عمل مین مطمئن و بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو کہ یعنے
تو اپنی جان کو خدا کے لیے بیچا اور اوسنے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حقتعالی نے مومنون سے اونکی جانونکو مول لیا ہے اور
اونکے مالونکو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اونکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچتا ہو وہ چاہیے
کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جاوے اوس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمھارے درمیان
مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہے اور وہ سوقت حسرت و ندامت ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ اپنے اسلاف کرام
اور دین اسلام کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اوسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے
اپنے اصحاب مین سے سو جوانونکو انتخاب کرلیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگالیوین بعد ازان سوار ہو کر
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اونکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اونھون نے کہا مجھے معلوم ہوا الحمد للہ
مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل کرکے روانہ ہو
چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اونکو مستعد و تیار پایا تب اونکے آگے راہی ہوے
اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اوسوقت آدھی رات تھی پس حق تعالی نے حارسان و دیدبانان برج و
شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کردی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے
اور اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے راوی نے کہا اول جو شخص اوس چشمے کے اندر سے داخل ہوا وہ خالد تھے
اور اونکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاحوص و حذیفۃ بن ثابت و عمران بن بشیر تھے اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ
و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو جوان مین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے
اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اوس منفذ سے پہونچ گئے
وہ اسی آدمی تھے اور سواے اون لوگونکے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے اور کوئی اونکی معیت مین نہ پہونچ سکا
و لیکن بعد جانے اون لوگونکے ایک شخص اون لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا
اوسنے بھی اوس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اوسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے
اور اپنے یارونکو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ اونکے پاؤنکی آہٹ سے سوتے ہوئے

جاگ اوٹھے اور بیٹھے ہوئے اوٹھ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اون لوگونکا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دیدبان
تھے تا آنکہ اونکو تیرونکی مار سے نیچے اوترنے ندیا پھر خالدؓ نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر
بھیجا کہ اونھون نے قفلونکو توڑکر دروازے کھول دیے اور ادہر عیاضؓ بن غنم سوار ہوکر لوگونکو بیدار و ہوشیار
و آمادۂ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالدؓ اور اونکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاضؓ مع لشکر باب
شہر پر جا پھونچے اوسکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے
بھاگے تا کہ اوسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اونکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا
تھا جو اپنی خوابگاہ سے اوٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اوسکے سر کو اوسکے تن سے اوتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان
دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اوسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر
پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل مدد کے لیے عالم اسباب قطع ہوگیا تھا اور اونکو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی نے کہا**
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلونکو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور
مشاغل اونکے منقطع ہوگئے تھے اور شجاعان عرب سر ہائے کفار عجم اوڑاتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھین
اور ناکہین اشرار کی کٹتی تھین اور نابکارونکے دل دہلتے تھے اور نامردونکے بدن تھرتھراتے تھے آنکھونسے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی
منع کرنے والا نتھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اونپر ترس نہین کھاتا تھا یہانتک
کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کرگئی اور صبح آمادۂ طلوع ہوئی اور خالدؓ بعد اسے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اوسوقت اہل بلد نے اپنی خواریون و خرابیونکو دیکھکر
طرف دارالامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اوسکو نپایا اور نہ اوسکا کچھ پتا ملا اور
سبب اسکا یعنے اوسکے غائب ہوجانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اوسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سنا تو اوسکو
یقین ہوگیا کہ اونکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اوسنے اپنے تئین اور اپنے رفیقونکو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر
و جواہر سے سکی لے لیا اور اوسکے دارالامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اوس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اوتر گئی اور
بلاد روم کی راہ لی **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اونکی بھاگ گئی تو الغیاث والامان پکارنے
لگے اوسوقت صحابہ نے تلوارونکو روک لیا اور ہاتھونکو کھینچ لیا اور اون سب کو میدان شہر مین روبروے
عیاضؓ بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عزوجل و نعت سید رسل کے یہ
بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالیٰ ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنونکے دلونمین رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسیکو نچھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہے چنانچہ فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو در گذرتے ہین تو حقتعالی ایسے نیکو کارونکو دوستدار رکھتا ہے بعد ازان عیاض رضؓ نے اونکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اوسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی سال سے مقرر کیا اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اوس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السّلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اوسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اوسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم رضؓ جب آمد پر ظفریاب ہوئے اور اہل آمد سید انکے جمع کیے گئے اور بموافق گفتار اوس قوم کے اونکے شیخ نے کلام کیا اوسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اوٹھہ کھڑا ہوا اور نام اوسکا ملیا بن حنینا تھا اور اہل اسلام بھی اوسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ شیخ بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہے پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و تحقیق کہ حقتعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اوسکو تمہارے دلونمین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سارے امم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ مین اسطرح نازل کیا ہے کہ آخر زمانے مین ایک نبی اُمّی صلعم مبعوث کرونگا اور اوسکی امت کو ساری امتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اونکے دلونمین متمکن کرونگا اور اونکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اونکو غر المحجلین اوٹھاؤنگا یعنے پرتو برکات وضو سے اونکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلائے گناہ ہوئے اور روحشیان صحرا اونسے بھاگنے لگے تو وہ اوس سرزمین سے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے کہ الہی بحق اوس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہونکو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض رضؓ نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہے تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کیطرف رجوع کرتے ہین آخر اونمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اونمین اسلام نہین لائے تو اونپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اونکے ہتھیار لے لیے اور اونکے اموال مین سے کچھ مال بھی اونکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہے پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اوسی کے بنی اعمام سے اوسکے پاس تعنات کر دیے

ذکر فتوح میافارقین و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح آمد کے عیاض بن غنم رضؓ نے پھر طرف اور قلعونکے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشونکے تھے

چنانچہ وہانکے باشندونکی طرف جو متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے وبعدازان نعمان بن مقرن کو طرف اہل نحل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انحل کا نہاوند رکھا گیا اسلیے کہ فتح اوسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعدازان عیاض رض نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعدازان رخ کیا طرف کوہ جودی وبطرف سیسون وذوالقرنین کے آخر ان مقامات سے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اوسپر عہد لیا بعدازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام وقبول طاعت سے رد وانکار کیا اور آمادۂ قتال ہوکر ساز وسامان جنگ مرتب وفلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض رض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اوس سے درگذر کر چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگونکو آزار پہونچاوینگے اور اونپر تاخت وتاراج کرینگے حالانکہ وہ لوگ اسلام لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اونسے تعلق ہے [illegible] قلعہ سے درگذر نکرینگے یہانتک کہ اوسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے ساتھ حیلہ کیا عجب ہے کہ کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان وسخت مرکش تھا اوسکا نام یانس بن کلبوس تھا اور اوسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت بیریونہ سے جو دختر [illegible] صاحب [illegible] عالی تھی اور بیریونہ صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ مانکی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعۂ ہتاج پر وارد ونازل ہین یہ سنکے اوسنے [illegible] کو مقام کردیا اور وہانسے اسیطرف نجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اوسکا اوسکو بہت چاہتا تھا اور بغیر اوسکے اوسکو صبر وقرار نتھا پھر جب اوسنے دیکھا کہ اہل اسلام اوسپر نازل اور وارد ہین تو اوسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادہر آسکتی ہے نہ یہ اودہر جاسکتا ہے تب اوسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ کیا کہ بحیلہ وخدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اوسکی پاس اوسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف وسرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلبوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض رض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر میان اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تمنے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھہ باقی نرہجاویگا اور اوسوقت ہم تمہاری اطاعت پذیر اکرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہوئے تو اطاعت تمہاری ہمپر لازم نہوگی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض رض بن غنم کے ایک مرد عرب متنصر کے ہاتھہ روانہ کیا یعنے اصل اوس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک مدت سے نصرانی ہوگیا اور وہ ملک ربیعہ وغرس کے باشندونمین سے تھا اور یہ شخص مدبر ومنتظم شہر ہتاج کا تھا اور اوسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین اوسکے شریک اور اعوان تھے اور نام اوسکا مرہف بن واقد تھا اور میل ورغبت اوسکی جانب عرب کی رحم سے بہت زیادہ تھی اسلیے جب

اوسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اوس مقام کی طول نہو تو مرسف نے قصد واپس جانیکا کیا اگر وقت روانگی کے اوسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو اے امیر مین وہ نہین ہون کہ بغیر خیر خواہی عرب کے جاؤن مین اور خیر خواہی مین کمی کرون حال یہ ہے کہ اس گروہ نے ایسی ہی غداری کی ہے اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کہین کے کہین گئے گاؤن مین اوسکی زوجہ کی نگاہ تھی رہوگے اور اوسکو مع اوسکے ہمراہیونکے گرفتار کرلو تو جسطرح اور جو اطاعت یا نہ چاہوگے وہ فی الفور بے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کر دیگا بس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سنکے عیاض نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے وفا نکرین اور امید ہے کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو فتحیاب و فیروزمند کرے راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اون لوگونمین تھا جو فتوح شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اوسنے کہا جسوقت مرسف وہ باتین عیاض رض سے کہہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جا دیکھہ تو یہ کیسی گرد ہے تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تا آنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپکو مژدہ اور فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہے اوسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہے کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہے اور مال کثیر اور آدمیونکو اسیر کر لایا ہے یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض رض کا روشن ہوگیا اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہانتک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض رح و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اوسوقت مرسف بن واقد یہ حال دیکھہ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی روبروے عیاض پیش کی گئی کہ اوسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور لباس شاہان عجم کی پہنے تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین کے اپنی نگاہین پست کین و آداب الہی موافق اوسکے ارشاد کے بجالائے قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ یعنے اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرسف نے اوس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو چلا چلا کر کہنے لگا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ و ہر آئینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے تب عیاض رض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہے اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اوسنے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک بتاج کی ہے جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حقتعالی نے اوسکو تمہارے ہاتھہ لگا دیا یہ سنکے عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اوٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے حقتعالی اوسکو رستگار کرتا ہے اور اوسے روزی دیتا ہے جدہر سے اوسکا گمان ہے اور اودہر سے جو اوسکے گمان سے باہر ہے واقدی رح نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اوسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاری کی تہین اتفاقاً اوسی سرزمین پر جس رستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا لشکر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی نے میرونہ اور اوسکے ہمراہیونکو گرفتار کرلیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اوسوقت عیاض رض نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہے اوس سے بیان
کر اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اوس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اوسکو اپنی زوجہ کی خواہش و
طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اوس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے
یہانسے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اوسپر بہت شاق و صدمہ عظیم ہوا تب مرہف سے
مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا آپ یقین جانئے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اوسکو وفا کرتے ہین اور
اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجے
تو وہ آپ کو زوجہ آپکی اور جملہ جو کچھ آپکا ہے دیدیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو انکے
پاس جا اور انمین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس
بات مین عہد وفا کرینگے تو اونکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لا جسکا قول مقبول عند الجمہور
اور فعل اوسکا مشکور رہتا کہ میری خاطر کو اونسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح
کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اوسکی طلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اوس
ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اون لوگونکو اس حیلے و مکر سے طلب کرکے گرفتار کر لیوے اور اونکے بدلے مین اپنی زوجہ
کی مخلصی کراوے چنانچہ مرہف پاس عیاض رض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض رض نے کہا
اے مرہف اوس مردود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اوسکا
اوسی کیطرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ یعنے خدا تعالی مفسدونکے کام درست نہین کرتا
اور انجام کار اونکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد رض نے عیاض رض سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاؤنگا
حق تعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کرکے عزم کرو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے قدرت و قوت خداداد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب
بن نجبہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور
انکے آگے آگے مرہف تھا یہانتک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اوس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمونکو
درکات و درۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اونکے ہتیار رکھوالیوین چنانچہ اون غلامون نے
ایسا ہی کیا کہ سبکے ہتیار لے لیے مگر خالد رض و عبد الرحمن رض و ضرار رض ان تینون نے ہتیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین
جو اپنے ہتیار غیر ونکے حوالے کرین اگر اوسکو منظور ہو تو ہم اوسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اودھر کو
پھر جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتیار نہین کھولے پر وہ
کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین اونکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھہ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزع و ہراس کو اونپر ظاہر ہونے نہ دے تا اونکو طمع و حوصلہ ہو کلام
سنکر یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہے کہدے اونسے کہ وہ سب ہتیار باندھے ہوئے آوین تا اون
سب پر ثابت ہو کہ ہم اونسے کچھہ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اس صورت مین اونکے دلونمین ہیبت و وحشت بھی
زیادہ ہوگی غرض کہ مرسل گیا اور غلامونکو حکم کیا کہ جس جس کا ہتیار لیا گیا ہے واپس کرو پھر اونکو ہتیار دیکر ہمراہ لے چلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اوسکی آنکھین صحابہؓ سے
دوچار ہوئین تو اوسکے دلمین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہے اوس سے ہر شے
ڈرتی ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا وحال انکہ اونے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمائش اس بات کی کردی تھی
کہ جب مجکو دیکھو مین اونسے قریب ہوا ہون اور اونسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اونکو گرفتار کیجیو پھر جب خالدؓ نے اون لوگوں
بشرے کیطرف نگاہ کی تو اونکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا کہ اے بطریق بر جاے خود باش
تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئنہ ہمنے بہت سے ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور اونکے بلاد لیے
یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اوسکو دہشت مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا
کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب اونہین مین سے اوسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑہا اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر
لگائی کہ اوسکے سینے تک اوتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے تلوارین مارنے لگے او کشتونکے پشتے
کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا
نام مقام — نام مقام
چنانچہ جسوقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے صحابہ کی استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس
شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا
نہین رہتے ہین بلکہ اونکے معاون و مددگار رہتے ہین و بتحقیق کہ اونھون نے ہر گاہ بلاد آمد و دیگر بلاد کو فتح کر لیا ہے تو شہر ہتاج
وغیرہ کب اونکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اونکے ہمراہ ہوکر
اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھہ ہوکر قلعہ والونکو قتل کرنا
شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاضؓ بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور
غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئنہ یانس نے ساتھہ خالد اور اوسکے ہمراہیونکے غدر و عہد شکنی کی لہٰذا
مجاہدین لازم ہے کہ اپنے تئین اون تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل پڑا
اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑہ کر قلعے کیطرف اوتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ وہان سے بھاگے جاتے تھے
اونکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ اونمین سے کوئی بھاگ نہ سکا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اوسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالدؓ
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اوسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا اور بعد ازان عیاضؓ اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھہ اوس

قلعہ مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سالم اپنے ہمراہ لیکر قلعہ ...کو اوس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اوسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کیے اور اہل قسطاس و قرسنطاس کے لیے اوسکے بعد مرد و خواہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرینگے اور اس بات پر گواہ کیے خالد و قعقاع و ضرار و معاذ و شرحبیل و عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ کو اور عیاض نے ونہ بیوقوفی سے رہا کیا جنکو تبس مین عیسرہ گرفتار کیا تھا بعد ازان عیاض نے بطلب میافارقین کوچ کیا تاآنکہ اونکے انتہائے راہ مین باشندگان اوسکے جاتے تھے اور اہل ... اور مرد ان قلعہ وہ تمام وعقب الکلاب نے پیشروی کرکے پیچھا ... عیاض ... حاضر ہوئے سو عیاض نے اونکو امان دی اور اونپر جزیہ مقرر کر لیا اور اون سبھونکو اونکے شہرونکو رخصت کر دیا اور ... کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اونکے حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکر گذاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافت دیا گیا اور عیاض نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سائر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع کرکے اونسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا ہے دیار ربیعہ اور طرف ارض قوم کے ہے تو چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجھکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کس طرف ہم اوسپر کوچلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھونسے زیادہ اون بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجھکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض نے کہا جسکے پاس کوئی رائے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اوسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد دیار ربیعہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہانسے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اوسکا نام حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن عیدیوس ہے اور وہ صاحب جیش عرمرم اپنے خداوند کا لشکر اعظم ہے اوسپر عزم کیجیے نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اوس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہانسے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان ان شہرونکے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا رائے یہ ہے کہ اگر آپ اوسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہے کہ حقتعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے وینز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اوس شخص کی ہوگی جسکو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہانکا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھہ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا اسمین تمھاری کیا رائے ہے تب خالد نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل کیجیے بعد ازان وہ لوگ عیاض کے پاس سے اپنے اپنے

مقاموں پر آئے اور تمام شب اس فکر میں رہے کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر سبھوں نے بالاتفاق یوقنا کو
اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض رض کے بلوایا تب عیاض رض نے یوقنا سے کہا اے عبد اللہ یوقنا جمیع اصحاب کی رائے نے
تجھپر اتفاق کیا ہے کہ تو ہی اس قلعے میں جا اس امر میں تیری کیا رائے ہے یوقنا نے کہا اللہ تعالی امیر کے امور کی اصلاح
کرے میں نے سنا ہے کہ یہ قلعہ سخت و دشوارگذار ہے اور جب وہاں میں پہونچوں تو احتمال طول امر ہے مبادا کہ یہ وقت فوت
ہو جاوے اور معلوم نہیں کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن میں بہرحال اپنی جان خدا اور رسول کے واسطے نثار کرتا ہوں چنانچہ میں
اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے میں خلاطین کے بطور کمین اوتار دیتا ہوں اور اپنی عورتوں اور اولاد کو
مقام نقر میں چھوڑتا ہوں اور میں باشندگان خلاطین میں جا ملتا ہوں اس تدبیر سے اگر بشمول اون باشندوں کے اس قلعے
میں میرا گذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہیں عیاض رض نے کہا اے عبد اللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے زمانے میں
مشتہر ہے میں ڈرتا ہوں کہ تو اسطرح وہاں جا کر اپنے تئیں اور اپنے ہمراہیونکو مہلکے میں ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار
کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ یعنے اپنے تئیں ازخود ہلاکت میں نہ ڈالو
تب یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہیں ہے تو مجھکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤں عیاض رض نے
کہا ہاں اجازت ہے اوسوقت یوقنا اپنے ہمراہیونکو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اوسکی قوم سے تھے اور اون بستیوں
شہر ہاے آرزن و تمرد و سعرد و باباسا و حیزان و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہر ہاے سعرد و حیزان و معدن و تمہر و طراجر و سلواس کو جسکا نام حرسلوا تھا ساتھ
بطالقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونوں کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین میں تھے اوسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ محاربہ دینے لگے مگر اوسنے اپنے میں طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی
تو اوسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلانا اوس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاویں چنانچہ اوس عرصے میں کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا ایک
قریہ میں جسکا نام ارغبر تھا جا اوترا اور گھوڑونکو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار میں روانگی پر
آمادہ بیٹھا تھا اتفاقا اوسی حوالی میں یوقنا بھی گھات و تاک میں لگے تھے کہ ناگاہ اونھوں نے اوس قریہ کو گھیر لیا اور
جو لوگ وہیں موجود تھے اونکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اون لوگوں کے وہ بطریق یعنے حرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیان
اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر میں گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اوس سے خطاب کیا کہ
دیکھو حق تعالی نے کیسا مجھکو تمپر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ میں بھی ملوک روم سے ہوں کہ مالک بلاد تھا اور لشکر کشی
اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربانگاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب حق تعالی نے اس قوم کو یہاں بھیجا

تو نے انکے حالات کی پرورش و آزمایش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو تجھکو ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہے تب تینے انکے
قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سارے ملوک عجم خصوص کسری بن ہرمز اور سائر
ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پروا عرب کی نکرتے
تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو اونکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا
تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنونکے مالک ہوگئے اور
ہماری جمیع املاک پر قابض و متصرف ہونے اور پروردگار نے اونکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید
خداوند مجید کا اشارہ انھین کیطرف کیا جاتا ہے یعنے خلق اللہ مین انھین لوگونکیطرف اشارہ ہے کہ یہی لوگ موحدین
خداسے ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمھارے لیے آسایش و فراغی حاصل ہو
اور مین تمکو مطلق امان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اون لوگون نے
کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اون سبکو مہلت دی اور حرسلو بطریق
کے تئین تخلیہ مین لاکر پوشیدہ اوس سے باتین کین اور اوس سے کہا تو اوس بات پر عمل کر جسکے سبب ہمتم سے تیری
گلوخلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین موودی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سنی ہین کہ وہ درمیان تیرے
اور صاحب اس قلعہ یعنے بطالقون کے واقع ہے تجکو اوسپر دسترس ہو جاوے تب اوس بطریق یعنے حرسلو نے کہا تم
سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز در پردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت
درمیان تیرے اور اوسکے کیا ہے ہرسلو نے کہا سبب عداوت یہ ہے کہ بطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری
میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اوسکے عداوت
کی ہوئی ہے یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہے اور مین اوسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور
اب مین اوسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا کہ ہمارا اور وہ یکدست و یکدل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کیا
یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر جیمین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی
بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن تجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے اور
مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اوسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت
و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ تزویج اپنی دختر سے تمھارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مینے
اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اوسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ
مین اوسکو تمھارے لیے بہ پیشکش کرون پھر جب مین اوسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ جسوقت فلان قریہ مین
پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیونکو گرفتار کرلیا

اور مین اونسے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑادو
غرض کہ جب وہ یہ بیان سنیگا تو طمع اوسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اوسوقت امید
کہ حق تعالی ہمکو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا
اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہے جو کچھہ مین کرونگا اوسکو تمام عرب
پذیرا و امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اوس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا لیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہے تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہے تو مجھپر چھوڑدے کہ عیسیٰ بن مریم
روز قیامت مجھسے اسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ
میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہے ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہے کہ جو کچھہ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اوسکو بجالایا اور شاید کہ وہ
اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اوسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھہ کردیا تو
تمھارے دشمن سے تمکو کچھہ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا بطریق نے کہا میری راے
مین اسکے سواے دوسری صورت ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اوسنے کہا تم اپنے اصحاب کو یہان سوار ہمراہ لیکر
چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر
ہوجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت
یطالقون کو ہمراہ اوسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اوسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر
شور و فریاد کرون کہ لٹے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامونکو پکڑلیا اور جو کچھہ آپکے لیے ہدیہ و تذر
میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر
جسوقت وہ یہ بات سنیگا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اسکے اوسکو کچھہ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری
طرف عزم کرے اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہے کہ جابجا اونکو قلعون پر تعنات کردیا ہے اور اوسکے پاس ہنگی ہزار
سوار یا کچھہ کم ہونگے پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اوسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرونکو
پاس عیاض رضؓ بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض رضؓ کے پاس پہونچے تو اون قیدیون سے فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اس شرط پر کہ تم لوگو نمین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اونھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور کیونکر
نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض رضؓ نے اون بندیونکو چھوڑدیا جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوے
اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمان برداری مین سب حاضر ہوئے
اور ادھر یوقنا اوسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ یطالقون کے روانہ ہوئے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا تھا کہ سامنے

قلعے کے جا پہونچے اوسوقت یوقنا نے حرسلو البطریق کو رخصت کیا اور اوس سے عہد واثق لیا اور اوسکا گھوڑا اور ہتھیار دیدیا اور وہ اونکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہے اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اوسنے ملک بیطالقون کو سامنے طرف قلعہ سعرح کے جاتے دیکھا اور اوسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اوسوقت سبب اوسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اوسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اونھون نے اگرچہ پہرا ہبان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بیطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے چلا تھا کہ اون ستغیثونکو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اوسی ہنگام مین جسوقت بطریق حرسلو اوسبرو بیطالقون کے پہونچا تو پیدل ہوکر بالحاح وزاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کرکے اوسکو نرم دل کیا اوسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اوسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اونھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب بیطالقون نے یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اوسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جسکا ارادہ کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اوسیکو ہم تک پہونچا دیا تو یا ہیے کہ اوسپر یورش کرو اور کوئی اونمین سے بچنے نپاوے یہانتک کہ اونکو نیزونسے چھید لو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا اوسوقت یوقنا اور اوسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اوسیوقت کہ یہ لوگ قریب بہلاکت تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوٹیان گھوڑونکی دور سے نظر آنے لگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط ٹوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ قریب ہوئے اور یوقنا نے اونکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اونکا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید تھا اور باعث اوس لشکر کے آنے کا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہوکر بقصد قلعہ لعوب روانہ ہوا تھا تو عیاض رضی اللہ عنہ نے اوسکے حق مین اندیشہ کرکے لشکر سوارونکا بسرکردگی خالد رضی اللہ عنہ کے روانہ کردیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اوس نواحی مین احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑونکی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان لے حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستونکو اور فکر التدمین اپنی آوازونکو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اوسکی شان عظمت سے اوسکو پہچانا اور اوس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مارکر زمین پر اوسکو گرادیا اور خالد رضی اللہ عنہ نے اور اوسکے اصحاب نے لشکر بیطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے بیطالقون کو قتل کیا تو اوسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اوسکے لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو یہ تو تمہارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اونھون نے سر بیطالقون بالاے سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اونمین سے اکثر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اون قلعونمین جو بیطالقون سے متعلق تھے غل پڑگیا کہ بیطالقون مارا گیا آخر وہانکے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ بیطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل و

زیرک اور صاحب فکر و تدبیر تھی جب اوسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھہ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ واہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و متفرق ہوگئے تو اوسکو یقین ہوگیا کہ اب اوسکے ملک کو زوال آیا اور اوسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہوگیا تب اوسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ بر آئینہ صاحب تمھارا مارا گیا اور جمعیت اوسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربونکے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین ربیعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہوگئے صالح امور اونسے قریب ہین شریعت اونکی جاری ہے اور ذکر اونکا ہر جا ساری ہے اکثر ملوک و بطارقہ اونکے دین مین داخل ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اوسکو شکست دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمھاری سرزمین مین وارد ہوئے اور تمھارے گھر و زمین نازل ہوگئے اب تم اپنی راے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھہ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپکے امر پر موقوف اور آپ کی راے عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہے کہ تم سب اپنا نفوس بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اہل بلاد نے معاملہ کیا ہے وہی تم بھی کرو کہ اگر اونسے مصالحہ کرلوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے اور اونکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اون لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھہ لوگ ان عربونکے پاس جاوین اور ہمارے لیے اونسے التماس صلح کرین راوی کہتا ہے پھر بعد مشورے کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوئے پھر اونمین سے تیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالد رض روانہ ہوئے جسدم خالد رض اور جملہ مسلمانون نے اونکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اونکا استقبال اور اونپر سلام کیا اور اونکو مرحبا کہا اور اونکے ہمراہ ہوکر خیمۂ خالد پر لیگئے اوسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خواص اصحاب اونکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اونکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے جاکر خالد رض اور اصحاب خالد پر سلام کیا تب خالد رض نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مؤدی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اوس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یا مثل اوسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دو تب اوس قوم مین جو اکابر تھے اور اونکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے ہم کچھہ خطاب و کلام کرین اون مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کرلیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک جا جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اوس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے لگے کہ واللہ تم لوگونکو حق تعالی نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا اپنے دین مین بحق ناطق ہے درینصورت ہم تمسے

یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر ہما بھی تحمل ہو قرار داد کرو اور بطور پر جنسے سائر اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہے ہمکو بھی اوسمین شریک کر دو تب خالد رضی اللہ عنہ نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بدل مال کرو گے یعنی کتنا جزیہ و محصول دو گے اونھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اوسیقدر جسپر مردم بجی شہروالے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل رہین اور حال یہ ہے کہ جو شخص رحم نہین کھاتا ہے اوسپر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہے و بتحقیق کہ ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے **راوی** نے کہا پھر جسوقت اوس قوم نے یہ کلمات سُنے تو چہرے اونکے فرط شادمانی سے روشن ہو گئے اور کہنے لگے بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے تمکو بسبب حق کے نصرت دی ہے (یعنے تمکو نصرت دینی حق ہے کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمھارے دین مین سوائے حق کے اور کچھہ نہین دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اون سب کو اونکے کنیسون مین جا بجا مجتمع کر کے جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھہ اونکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا یہ سنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہین ہین کہ تمسے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش و دین ہو پس لابد ہے کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اوسی مین ہماری بھی رضا ہے چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اونمین محروم رہے و آنا ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اوسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت مہیا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب سے نہر او تر کر ہمارے قلعے مین آؤ پھر اونکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیون کے اوس پل سے عبور کر کے قلعہ مین آ او ترے اور وہ اوس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اونکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اوسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اوسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگر و نہین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل نہین ہین اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہے اور یہ سب مشتغل بذکر اور مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ انکے محاسن عبادت خوب دیکھہ چکی تو اپنے قصر سے او تر کر ان لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اوسوقت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو تجھسے قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہے و بعد ازان نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اونکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اوسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا اوسنے قبول کیا تب خالد رضی اللہ عنہ نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اونسے استشارہ و استجازہ کیا اونھون نے جواب بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کر دو اور جتنے بلاد اوس قلعے سے متعلق ہین وہ جمیع بلاد و جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنزہ و میمرود و سعرود

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد رضی اللہ عنہ نے عزم جانب سعرود و میمرود کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعۂ طنزہ پاس خالد رضی اللہ عنہ کے حاضر آئے اور صلح کی درخواست کی بطور یہ کہ مطیع اسلام رہین تب خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا

تو اسلام اوسکا ہم قبول کرینگے وورنہ صورت جو ہمارے لیے حلال ہے اوسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہے اوسپر بھی
حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ کو اوسپر جزیہ یعنے محصول مقرر رہیگا چنانچہ اس حکم کو اہل طرفین نے قبول کیا
پھر اونکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف بھروسہ و معدن وارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے
بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اوسی حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اونکا حال اہل اسلام سے ہے اور جو چاہے
اپنے دین پر رہے تو اوسپر جزیہ ہے و بعد ازان جبکہ ایام عدۃ ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اوسکا
جانوسہ تھا اوسوقت یوقنا نے اوس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہانسے کوچ کرکے بمقام شوقار یا عیاض بن غنم سے
ملاقات کی اور سوقار یا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالدؓ مع اصحاب عیاض سے جا ملے اور فیمابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام سے شوق تمام
مؤدی ہوئے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس و اخلاط کے کیا بناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ زادی زوجہ برغون
کی وہ برغون جسنے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہوچکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر
پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدی رح نے کہا مجھے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اوسنے کہا مجھے روایت
کی ہے اسمعیل نے قیس سے اونھون نے کہا تحقیق کہ طاریونؓ ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے
باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اوسپر کوئی حیلہ تدبیر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانونکو دلوا دیوے سو اسواسطے اوسنے یہ ارادہ کیا کہ
جسطرح برغون اوسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اوسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے سے کرے اور اس باب مین رائے
اوسکی اور ارادہ اوسکی شوہر کی متفق ہوئی مگر برغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے گرفتار
کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو اپنی جا پر تو استقامت رکھ بعد ازان طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے
تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی و چلنے پر تیار ہوئی اور اوسوقت اپنے غلمان و خدام کو مجلس اپنے خلوت مین طلب کرکے اونسے کہنے لگی تم
آگاہ ہو کہ مینے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہون کہ اوسکو بجا لاؤن اور اوس بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اون لوگون نے جواب دیا اے
ملکہ غلامونکو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہے ہم تیرے امر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اونسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہ
میرے تئین اقامت درمیان ان عربونکے بہت ناگوار ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہے چنانچہ مینے تجویز کیا ہے کہ ازروے
حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کیطرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اوسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش
ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا اگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون
بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہجاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اوسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہے
اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہے مجکو اس امر کی جو مینے ظاہر
کیا ہے اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے برغون میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اوسکی گردن
مارونگی غرض کہ جسکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اون لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب

شب تاریک ہوئی تو طاریون بہ غون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اوسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر قوتیا مین ایسے تھے جنکے دلونمین اعتقاد اسلام راسخ تھا اور وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون سنے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑکر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اوسوقت صاحب و مالک بدلیس اوسکی پیشوائی کو آیا اور اوسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اوسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض رضؓ بن غنم سوقاریا پر نازل ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب کے اونکے شریک ہے لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہین آملے اوسوقت اہل سلام اپنے احوال سلامت پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت و فیروزمندی بیان کی اور عیاض رضؓ سجدات شکر نعمت پروردگار بجالائے بعد ازان عیاض رضؓ نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن اور قیف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے جسکا نام سروند بن بونص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اوتری تھی اور اوسوقت سروند ملکہ طاریون ہی کے پاس موجود تھا ناگاہ جسوقت سروند کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اونکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اونکو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھہ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مینے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھہ تو خیرخواہی رسول خدا و مسلمانونکی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کرکے اوسکا قلعہ تسلیم اہل سلام کرون ولیکن اے میرے عم تم مجکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد بدلیس اور اخلاط جسپر قلعہ قیف و انظر واقع ہین اوس قسم کے مقامات مشکلہ ہین کہ جب عرب یہان راہ عبور کرینگے تو قادر نہوسکینگے اس باب مین جو راے تمھاری ہو اور مجکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل سلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاض رضؓ کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھہ مشیت و تقدیر الہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اوس تک پہونچیگی بعد ازان جو جو اوسکو کرنا چاہیے وہ سب اوسے تعلیم کردیا پھر طاریون نے یوقنا کو وداع کرکے اوسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل مجھپر بڑی کد کریگا تا کہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہے اوس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش مجکو یہ اندیشہ نہوتا کہ اوسکے اصحاب اور صاحب اس قلعہ کا اوسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اوسکو

گرفتار کر لیتی بعد ازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثنائے راہ سے اوسنے اپنے غلامان مین سے بعضونکو
اپنے باپ پاس روانہ کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اوسوقت اوسنے شہر کو آراستہ کر لیا
اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امرا و ندما کو اور اکابر و سادات شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خیضریا کے پہونچکر طاریون سے ملاقات
ہوئی پھر جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اوتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی الغرض ملک بھی پیدل ہوا اور
سارے لشکری گھوڑونسے اوتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور استفسار
حال کیا کہ اے بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اوسنے کہا یرغون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا اور وہ
مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اوسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانونکے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار [illegible] ہوئے
تو مین اونسے چھپ کر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدندان ہوا بعد ازان اوسکی سلامتی کی
تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک و ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارہ مین داخل
ہوئی اوسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلامان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق
اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین
گذرانین اور صدقے اوتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین چڑھائین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور
ذکر ملک شہریاض کا اور کیفیت سلب قلعہ راس العین بیان کرنے لگی تب اوسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تو نے اونکے
دین مین اونکی کیا سیرت دیکھی اوسنے کہا اے ملک حال اوس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی
کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلائق اونکی جانب رجوع کرتے ہین مگر با اینہمہ واللہ کوئی دین افضل
دین مسیح سے نہین ہے اور مینے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاؤنگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل
عبادت کرونگی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہونگے تو اس مدت مین نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاؤنگی اور نہ شراب پیونگی
اور نہ گوشت خوک کھاؤنگی یعنے ترک لذات کرونگی اور نہ آب معمودیہ سے انغماس کرونگی یعنے اوس مدت عبادت تک طریقہ
تنصر کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اونکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اوسوقت قربانگاہ کے قریب ہونگی اور صلیب و
صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اوسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اوسکے اندر ایک گوشے
مین تخلیہ کر کے بیٹھ رہی اور فقرا و مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یوقنا نے
جو اوس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض رض کا اوسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اوسکے انتظار مین اقامت پذیر
تھی واقدی رہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی ابو محمد نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجھکو وثوق ہے
اور اوسنے نقل کی ہے قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بلد بدلیس کے گئے تھے اور طاریون
سے باتین ہو رہی تھین اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پر

چہرہ گیا تھا اور وہین یوقنا کو بھی طلب کیا اوس وقت مین بھی یوقنا کے ساتھ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارۃ مین پہونچے
تو صاحب حصن یعنے سروند اپنے تخت مملکت پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا ہم لوگون نے اوسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام دیا کہ پیشوائے مسلمین
یعنے افسر اوس لشکر اسلام کا جو سرزمین دیلیس مین نازل ہے وہ عیاض ابن غنم ہے اونسے مجھے تمھاری طرف اسلیے بھیجا ہے تا مین
تمکو بطرف توحید خداے یکتا اور رسالت سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرون یعنے تم خدا کو واحد
جانو کسیکو اوسکی ذات وصفات مین شریک نسمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق یقین کرو اور جو کچھہ ہمارے لیے
حلال ہے تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اوسکو حرام سمجھو وبملاحظہ احوال ملوک گذشتگان امرا و مالکان
ممالک و دیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا مین پیش امیر جا کر عرض
کرون سروند نے جواب دیا کہ اے میرے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون
اور کچھہ خراج اونکو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمھارے
دین کیطرف رجوع کرے تو مین اوسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دلمین تجویز کی ہے کہ بعد
صلح کے بابت ہر ایک دیلیس و ارزن وغیرہ بلاد محروسہ ومقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تاکہ مین جب پیغام صلح پاس
امیر لشکر کے لیجاون تو اوسپر اونکو و عرب کو راضی کرون تب سروند نے کہا اے سردار مین اونکو سو ہزار دینار یعنے ایک لاکھہ تو دینا
دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شروط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی و حاکم مقرر
نکیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود و باش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا
بھی محض اس غرض سے ہوتا اونکو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے و منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت مین میرا ہی
امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اوسکا اوس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان
مقیم رہیگا اور ہم اون مسلمانون پر کچھہ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے ان شروط پر تمھاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہمنے تمھارا
عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم اوسپر منجانب خدا و رسول خدا عہد کرتے ہین راوی نے کہا پھر یوقنا نے اوسکو عہد و ضمان
خدا و رسول کا دیا اور رسم ہدایا فیمابین اپنے اور اوسکے اوس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیمابین ہرقل
سلطان روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اوسیطرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اوسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کیطرف
سے اوسکے ساتھہ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھہ فیمابین یوقنا و سروند کے قرار پایا تھا اوس سے
اونکو مطلع کرین پھر جبکہ نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اوس مقام سے کوچ کرکے دیلیس مین آئے
اوسوقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اوسکی ملاقات کو گئے تو اوسنے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا
اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہد نامہ لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن اور بدویان عرب نے
وہانکی لڑکیونکا حسن و جمال جو دیکھا تو اونکے دل اونکی طرف بشدت مائل و فریفتہ ہوئے یہانتک کہ اون لوگون نے اون جاریات سے

مبا شرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اونپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہے وہ حاضر کیے جاوین
چنانچہ ہو سب لوگ حاضر ہوئے اونپر حد لگائی گئی اور اونسے حق اللہ یعنے حد لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اونسے خطاب کیا کہ تمنے
بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہوا اور کیا ایسے ہی کامونکے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہے
کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے جسمین حرف کاف و نون ہے کیا ارشاد کیا ہے چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانونکو ہیبت
اور عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین کہ بطاریونکی
بیان کین اور کہا تحقیق کہ اونکی رات تنگ ہوئی اپنی جان تنگ ہے اور وہ اس فکر وتدبیر مین گئی ہے کہ کسی حکمت عملی سے وہ
ملک وبلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور میں نے اوس سے وعدہ کیا ہے کہ مین بھی اوسکے پاس پہونچکر اس امر مین اوسکی اعانت کرون یہ سنکر
عیاض نے فرمایا ہرگاہ اوسکو ایسا امر درپیش ہے تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو باجمعیت اونکے اصحاب کے
روانہ کرین یوقنا نے کہا اس باب مین جو کچھ آپ کے نزدیک صوابدید ہو وہ کرنا چاہیے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ
وقیس ومسیب بن نجبہ وعمرو بن معدیکرب وعبدالرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور ان سبکو بلوا کر وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین
اونسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رائے ہے

ذکر فتح ارمینیہ واخلاط ووقف وانظر وغیرہ

چنانچہ کلام عیاض سنکے خالد نے جواب دیا حقتعالی ایسے امور کو صالح وبخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہے تو آپ یوقنا کو بہم
رسالت وسفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اونکے ہمراہ جاوین جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ ومشیت الٰہی مین ہے ہو رہیگا مثل
معروف ہے والحاضر یری مالا یراہ الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہے غائب وہ نہین دیکھتا ہے پس حقتعالی جو ہر حال میں
حاضر وناظر ہے تو وہی ہر شے پر قادر ہے ہم غائب دسپر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ
کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ وتوکل کرکے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد وآمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ
یوقنا کے صحابہ مین سے پینتیس آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم وارمن نے
سطح قلعہ سے مسلمانونکو دیکھا تو اونکو یقین ہوا کہ یہ سب رسل وایلچی ہین تب ان لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو
آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اونکے احضار کا کیا تا آنکہ ایسا ول جانب دومی دروازہ کھولیس سے مسلمانونکے پاس
آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہے پھر وہ اونکو ہمراہ لیکر دار الامارۃ تک
پہونچا اوسوقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اوس ملک کا بوسطیوس تھا اوسنے سبکو اپنے حضور مین
طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوئے تو غلامان وخدام نے اونسے ہتیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا
ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیر ونکے حوالے نہین کرتے ہین کیونکہ حقتعالی نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا

اور ہم لوگ اوسی کے مقتل اور پیرو ہین درنیصورت جو کچھ ... کی ہے ہم وہ لوگ ہین جو ایسے سے جدا
ہونیکے آرزو رکھتے ہین ... کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا پہ ... نے حکم کیا کہ اونسے پہلے تعرض نکرو جسطرح ... کہا ہین
نے ... اونکو یہ گمان ہو کہ ہم اونسے خوف رکھتے ہین اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہے چنانچہ خدام اوسکے
اونکو اندر لے گئے جب ملک نے اونکی طرف نگاہ کی تو اون سب نے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح
شیر و درندے بیٹھتے ہین اور وہ سب دست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ حق دین و ترک دنیا سے اونپر واجب تھا ادا کیا
تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگونکو مامور اس امر کا نکرو یعنے اونسے طالب اس بات کے
نہو کہ وہ ہمارے لیے سرنگون ہون ورنہ تم اونکے آگے گردنین جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ
جب اوس جلسے مین صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین کا مُبیّن تھا صحابہ سے خطاب
کیا کہ اے عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین
بدلیس مین نازل ہے ہمکو تمھارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے تا ہم تمکو دعوت و طلب کرین
اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اوس
حکم مین داخل ہو جسمین اور لوگ داخل ہوئے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلونکے اپنے ہاتھونسے جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے
کلام یوقنا کا ملک سے بیان کیا **راوی** نے قدما سے **روایت** کی ہے کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیوس کے
کوئی ترجمان نتھا بلکہ یوقنا زبان و بیتہ مین جو اوس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اوس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اوسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا
کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سوا زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب
ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہے مجکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل کی مین ہرگز
انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین مین داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاوین اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمین یہ گمان نکرین
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیونکے ہین جنکو اونھون نے شکست دی ہے وحالانکہ ہم صاحب شدت و صولت و خداوند فر و قوت
ہین اور ہم اپنی کمانونسے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نُشّاب ہین اور عرب اوسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے
ایلچیونکو طرف والی خوی و سلماس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسراغوس والی مرج سے بھی التماس نصرت
کرتا ہون اور اونکو پس پشت اونکے بھگاتا ہون کہ وہ اوسکے پاؤن پھرتے ہین اور اونسے جملہ بلاد کو چھوڑواتا ہون اور سوا
اسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانونسے بیان کیا یوقنا نے کہا
ہمکو اذن واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جا کر اپنے مالک کو یہ جواب پھونچاوین تب ملک بوسطیوس نے کہا آج
کی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمونکو حکم کیا کہ ان لوگونکو فلان مکانمین اوتارو تب

یہ لوگ اوس مکان مین جسکا حکم ہوا تھا جا اوترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے ملک طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہے راوی نے
کہا جب صحابہ رضوان اللہ نے برخاست کی اوسیوقت ملک سوار ہوکر یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کرکے
ذکر عربونکا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور انکے ساتھ ایک جماعت ہے یعنے یہ لوگ
ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو یہ یہ جواب دیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا رائے ہے طاریون
نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا اشب مینے اونکو روک رکھا ہے تاکہ تجھسے اونکے باب مین مشورہ
کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اونکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اونکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر
وعمائد عرب سے ہونگے تو البتہ اونکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین ان لوگونسے گفتگو کرون
اور آپکے مژدہ مصالحہ سے انکے دلونکو شادمان کرون اور اس بات کی اونکو طمع دون پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہوجاوین
تو برطبق میرے اشارے کے آپ ان لوگونکو گرفتار کریجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اونکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت اونکو
گرفتار کیجیے تو اونکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگونکا سر
تمھارے پاس بھیجینگے درینصورت جب امیر اونکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اوسوقت صلح اس
بات پر ٹھیریگی کہ اونکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپکی قدر
ومنزلت کو بلند کریگا بالآخر لشکر مسلمانونکا آپکے ملک و دیار سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس رائے سے کوئی رائے
فائق تر نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجھکو از روے قدر کے سرفراز کرے
تو ہمارے لیے اونکی طرف جا کر اقامت اس امر کا کر اور اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو تجھکو ذلت ہے یعنے یہانکے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے وہ ہرگاہ مقصود تیرا عبادت ہے تو جس
مکان مین تو رہیگی وہی عبادتگاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہانسے حرکت نکرونگی
جب تک ویرانی پادری یہانکا رخصت نہ دے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک نے اوسکی تعظیم کو اوٹھا
اور [illegible] اوسکا اکرام کیا اور اوسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اوس سے بیان کیا تب پادری
نے طاریون سے کہا مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مینے مسیح سے تیرے
گناہونکے لیے طلب آمرزش کی اور مینے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ دلی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا
کیا اور پادری کی شان مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریونمین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اوس مکان مین گئی
جسمین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اوس مکان مین سوائے طاریون اور اوسکے باپکے کوئی اندر
نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان وفرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا
کہ اے سردار قوم ہر آینہ والد ہمارے تم لوگونکے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین

[illegible] والی ہے آگاہ کر [illegible] قسم ہے مجھکو اپنے دین کی کہ [illegible] واسطے [illegible] سے [illegible]
[illegible] مجھکو محبت اپنے [illegible] تو قسم ہے دین مسیح کی [illegible] تمھارے [illegible]
پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتین کر کے طاریون اور پدر اوسکا دونون وہان سے نکلکر اپنے قصر مین آئے اوسوقت طاریون اپنے
باپ سے کہنے لگی کہ آپ اپنے آستانی امور پر [illegible] دور ہو جیسے یہ لوگ تو آئے ہین مین انکو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عمائد قوم مین
اور وہ شخص جسکی نسان وحیثیت کذائی رومیونکی سی ہے وہی یوقنا ہے جو اطاقت وریس حلب کا اور زندہ درگاہ [illegible] ہے
میرے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگونکو اپنے نزدیک اس محلسرا مین طلب کرین اور فوراً انکو گرفتار کرلیوین اور کوئی ہمارے
اس راز و اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتین طاریون کی سنکر اوسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی بہیجا اون صحابہ کے پاس بہیجکر
بلوایا تب وہ اون بلہ صحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشہ قصر مین اونکو ٹہہرایا اور واقدی رہ نے کہا کہ اوسوقت اہل خدمات
اوس سرکار کے جو رئیسان بلد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملک کے بتقریب تہنیت آئے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح مین پھر اوسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری
رائے مین مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان صحابہ کے پاس چلین اور یہان انکے نشست کرین اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ یہ لوگ
ہمسے مطمئن و امین ہو جاوین اور ہم انسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلاد اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین و بعد
مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ جزیہ دیوینگے یا مقاتلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگونکو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا ہو
اور جب وہ کھاوین اور بنگ و نمین پنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہو جاوین اوسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہین
انکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اونسے باتین کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہے اوسوقت
صحابہ کے پاس پہونچی اور اونسے کہا کہ اسوقت انکو مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فوراً اوسکو پکڑلو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ رائے ملک کی ایسی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہے یعنے تم لوگونکی گرفتاری پر وہ آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکر گزاری کی اور اوسکی فطانت کے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر جب
شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ سے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی تھی اوسوقت طاریون
نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیما بین باتین
رہین پھر ملک اونسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا کہ بارہا [illegible] جو تیرا
ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہے کہ مین اپنے رئیسان بلد اور والیان قلعجات کو طلب کرکے
تیرے لیے اونسے عہد لیتا ہون کہ تجھسے کبھی بد ذاتی نکرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہے وہ
سب قلعہ برقوس مین بھیجے دیتے ہین کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم و بلند تر ہے واقدی رہ نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر ہمنے کیا ہے کہ وہ وسط بحیرہ اجیس مین ہے وہان کسیکو مجال گذار نہین ہے چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ جسوقت
مین تجکو والی قلعۂ پرقبوس کا کردون تو اوسوقت تو ان عربونکو رخصت کردے کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک سے ایلچیونکو
گرفتار نہین کیا ہے وینز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربونسے ڈرگئے کہ اونکے ایلچیونکو فریب سے پکڑ لیا ہے وحال آنکہ
مین اونسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو نعم المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی
ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال ونکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہے کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک ورقشیل صاحب ارزن الروم
کے روانہ کیا ہے کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لیکر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور ہمنے اوسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہے کہ
عقد تزویج اوسکا تیری خواہر خاروند سے کردون ہمین تیری رائے کیا ہے یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپنے ایسا
قصد کیا ہے تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکر ونکا نہو جاوے اور ملک ورقشیل بھی اپنی فوج لیکر آجائے اور کوئی آپ سے جدا
نہ ہوجائے اوسوقت تک ان عربونکو چھوڑنا چاہیے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر
انکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور انکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اوسنے کہا اے بیٹی یہ بات خلاف رائے ہے کہ ہم انکو اپنے قبضے سے نکال
دیوین بلکہ مصلحت یہ ہے کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام
مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ
کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اوسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت بخشیگا اور ہم اونکے لشکر کو میدان بطنان مین لاوتارینگے
کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکر ونکے ہے اوسی میدان مین ہمارا اونکا مقاتلہ واقع ہوگا اور ہم اونسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب
یعنے درے ونا کے اونپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اونمین سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ
سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہے وہی
کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے باپ کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم
ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اونسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اوسکے
باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہے وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالدؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ یعنے اے میرے
پروردگار ہمارے امر کو آسان کردے بغیر سختی و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حقتعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے
اسباب کو مہیا کر دیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہے خالد نے کہا الحمد للہ ہمارے امور
منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اونکو ہمسے قتال کرنے
آمادہ و اغوا کرتا ہے بہرکیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ
یہ قول آپکا باصواب ہے حقتعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین
آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام درپیش ہونے کارزار کے وہ مجکو معیہ کا والی کریگا اور والیان

قلعجات کو میرے پاس تعینات کر دیا [illegible] ہو تو
تم اوس پر حملہ و غلبہ کر سکتے سوا انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہوا تو اوس عہد
مین عہد صلح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت [illegible] ارزن مین بھیجا [illegible] ملک [illegible]
ارزن کے ہو جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] تمھین ہم اپنے مقصد [illegible] ہمت
ہوئی واقدی رحنے کہا مجھے روایت کی ہے صالح بن حمدان نے عبد الرحمن بن [illegible] سے انھون نے [illegible] جسنے
اونسے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہے کہ جب ارلے ملک [illegible] اہل کی تعنتی ہوئی او من امرہ
جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے آخر بادشاہ نے جمیع کو اپنے لڑکپن کے تئین اپنی عملداری کے [illegible] الیاف قلعجات کے پاس
روانہ کیا تا اونکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اون سب کو حاضر لائے [illegible] باقی نہ رہا یہانتک
کہ روفیل صاحب ارزن بھی آیا اور اوسکے ہمراہ اوسکا لشکر تھا اور اتباع ان سب [illegible] تب کو ہوا جسکی صبح کو کوئی بڑی عید
تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنے پادریان انصاری [illegible] دیار سے
آئے تھے اور روس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھین اور قربانیان کین تھین پھر جب وہ سب اپنی اپنی نمازون اور
قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور [illegible] ہمت [illegible] تھی اوسوقت
ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو تم سب کو اسلیے جمع کیا ہے [illegible] تمھارے لڑکپن
جسمین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پائداری تمھارے ملک و دین کی ہے [illegible] ہے کہ ولایت و تصرف
تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین اپنا ولیعہد اوسکو مقرر کرون [illegible] تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہے اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہے اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے
آخر ہو جاوین تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو [illegible] سب بالاتفاق کھڑے
کھڑے ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات ہو کہ آپ نے تجویز کی ہے کیا خوب ہے آپ
اسکو جاری و امضا کیجیے یہ کلام اون لوگونکا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اوتار کر ملکہ
طاریون کے سر پر رکھدیا اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور
صاحب ارزن ملکہ کے بائین طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک ازروے داب آداب کے سر خم تھے اور ملکہ سے بیعت کی
اور پادریون نے پیش ہوکر اون ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اون لوگون نے بگوش جان سنا و بسر و
چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد تزویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کر دیا اور وہ سب بیعہ سے نکل کر
ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے پھر اون سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اونکو خلعت
عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا دیا اور خیمے اون ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اونکو

ماسور کیا **واقدی** رح نے کہا مجھسے روایت بیان کی اسرئیل بن اسحق نے ابی الاحوص سے کہ جب عیاض رض بن غنم نے
خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصہ گذرا ان لوگونکی کچھ خبر معلوم نہوئی تو
عیاض کو اونکے تردد ہوتا تھا بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے دیار بکر سے طرف
سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اوسکے نواح مین بسبیل تلاش رہا اور تجسس کیے اور جاسوس ونکو بلاد اخلاط میں روانہ کیا چنانچہ
وہ جاسوس کچہ دن غائب و مفقود رہے بعد دریافت احوال واپس چلے آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ فی طاریون
اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین حین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اوسکے سر پر رکھا اور سائر ملوک
و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر کو بزیب و زینت تمام آراستہ کیا ہے اور والی ارزن بھی
آیا ہے اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کر لیا ہے اور ساری وہ قوم تمھارے قتال پر مستعد و آمادہ ہیں جب عیاض رض
نے یہ خبر سنی تو بولے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم** یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کیلیے ہے ہمارے اصحاب
بے شبہ مبتلاے آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض رض سنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض
نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید وثیق
رکھیے اور اوسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اوس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اون صحابہ کے رنج و فکر
مین بیمار ہوگئے تو لوگ اونکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حقتعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ
کرتا ہے تو نشانی اوسکی یہ ہے کہ لوگ اوسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین **واقدی** رح نے کہا کہ جب عیاض کو صحت
حاصل ہوئی تو اوس عرصے مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفریحاً سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و مشی تھے
اور عیاض رض رنج و قلق مین خالد رض اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو
جلد چلو یہ سنکے عیاض فوراً اوسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہے خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد و اصحاب
خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریاے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اونکے بیچ مین خالد بھی قریب بہلاکت ہے عیاض رض
نے پوچھا آخر یہ ماجرا کیا ہے سعید نے کہا کہ طاریونکو اوسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا
اور اوسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکے
اوسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اوسی کی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ
ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اوسنے اون سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس
بعضے رئیسان نصاری و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سنکے
اون لوگون نے اپنے ہتیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین
طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اوسکے ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعۃً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی

اور گھیر لیا اور ہمسے خطاب کر کے کہنے لگے کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمھارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمھارے گناہونکا تمسے مواخذہ نکریگا
و حال آنکہ اب تم صلیب کے قابو مین آگئے ہو کیونکہ انھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیوین اوسوقت ہمارے اور اونکے درمیان مین ایسی
قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہوگا نہ ہوگا اور ہمنے بھی اونکے لاشونسے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو
جنگ ملتوی رہی اور سازحرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب رزان الروم کے ہو گیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اوسکے
خدام اور اوسکے باپ کے غلامان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون و غلامونکو بعطاے خلعت و انعام خوشدل
کر کے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہے محض از روے خوف و اندیشہ کے تمھارے حق مین بنا بر
حفاظت تمھارے خاندان کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ و والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے و
قتل کرنے ان عربونکا رکھتے تھے و حال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو صحابان عربونکے ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر
باقی نچھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پھونچی تو اونکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر خیر و احسان کیا
پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ
جب عیاض نے کلام سید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت مین نہایت شتابی کی
یہانتک کہ محاذی اوس قوم کے جا پھونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاض رضؓ نے اور سب اصحاب نے بصداے بلند تکبیر کہی کہ
انکی آوازین اوس ہر زمین اور پہاڑ مین گونج گئین اور اوس وقت حال قتال خالدؓ و صحاب خالد کا یہ تھا کہ اونھون نے اپنی کمال
جانفشانی و جان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اونسے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اوسکے
کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کو قتل ہوا و بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور
گرد ہر طرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیو نمین سے ایک سو بیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اسی ہنگامے
مین گم ہو گیا ہر چند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معرکہ کے گئے وہان اپنے لڑکے کو
پایا اوس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئنہ اوسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اوسکو اپنے مقام پر اوٹھا لائے اور اوسکی
بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اوس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین نے لگا
یہانتک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہے اور مجھے زیادہ تر خوش آیا
اون غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اوسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اس صلہ مین
تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے
کہ معاذ اوسکو اوسکے پیرہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پا کر آئے تو اوسکو مدفون
پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حقتعالی تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون نکیا کہ ہم بھی اوسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے
جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ ہم لوگ اوس زمانے مین بخواہش تمام اپنے اموات کے

دفن مین تاخیر کرتے تھے تاآنکہ ہم دربارۂ دفن موتا کے مامور بتعجیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے
مقام پر پھر آئے اور اپنا سر و ریش اپنی دہوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پر آثار
تبسم اور زبان پر کلمۂ تکبیر تھا اور یہ اسلیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے هَنِيئًا لَكَ يَا وَلَدِي
یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبدالرحمن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مینے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اوس حالت مین کہ والد اوسپر حریص ہو اور وہ اوسکو
نہایت عزیز ہو اور مرنا اوسکا اوسپر شاق عظیم ہو تو درینصورت غزوہ اوسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر و صلہ اوسکا قضائے
الہی مین واسطے اوسکے اور نیت کے کوئی شئے خوبتر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اوسکے دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا
اور اوسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حقتعالی اوسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ
جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا و ناگاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اوسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب
بے ہتیار تھے پھر جب جانبین سے باہم دوچار ہوئے تو وہ سب سوار پیادہ ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑہے
تو یوقنا نے پیش قدمی کرکے اونکو للکارا کہ تم لوگ کون ہو کہانسے آتے ہو اونھون نے کہا ہم اہل رزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا
مقدم و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی جماعت مین سے طرف ایک شیخ کے کیا کہ وہ نیک پیرمرد تھا تب یوقنا نے اوس سے درشت کلامی
کی پس اوسنے کہا حقتعالی نے تمھاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا
مین مینے مسیح ع کو دیکھا اونھون نے براے اتباع شریعت محمدؐ کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبی ان عربونکا وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اوس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اوسکا یہ کلام سنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب اپنے گھوڑونسے اوترکر پیادہ اون لوگونکے ہمراہ ہوکر پاس عیاض رض کے گئے اور سارا ماجرا اونسے بیان کیا یہ سنکے عیاض رض
بتعظیم شیخ درفشیل اوٹھ کھڑے ہوئے اور اوس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفشیل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعدازان شیخ
اور اوسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فارونہ کو سپرد شیخ کردیا
کہ وہ اوسکو لیکر رزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اوسکے ہمراہ دس مسلمانونکو کردیا تاکہ اہل رزن کو واسطے اسلام کے دعوت و طلب
کرین اور اونکو شرائع دین سکھلاوین **واقدی** رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے اونکے نام یہ ہین
رافعہ بن عبداللہ و سلامۃ بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و عبداللہ بن ضبرۃ و سہل بن سعد و مصعب
ابن ثابت و حازم بن عمرو و ابو نمیر بن بشار راوی نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
وداع کیا اور اونسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اوسکے ساتھ تھے تاآنکہ رزن الروم مین پہونچا
اہل شہر نے خیریت درفشیل اور اوسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعدازان جب ملکہ درفشیل نے

اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اونسے تمام سرگذشت تہمد یدانہ بیان کی اور ا ونپر سلام کو عرض کیا آخر اونہین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اون دسون اصحاب نے نومسلمونکو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعد ان وشیل نے تمام اون قلعون ورگرجھیونکو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانونکے حوالہ کردیا پھر وہانکے باشندونمین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادا ے جزیہ پر سال آیندہ سے مقرر ہوئے وبعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوی وسلوماس و سجاسنے یکر مضافات اوس سرزمین کے براے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ سب مین سے اون نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اونھون نے اونکو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا وبعد ازان عیاض نے ملکبطاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا ❖

ذکر فتح ارزن وسعرد و جبل بارون ❖

واقدی رح نے کہا جب بعد فتح ارض بہیہ کے دیار بکر وارمینیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے واسطے مسلمین کے ہاتھہ پر عیاض رض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے ایلچی پاس یرغون کے کہ قرتوتا مین بھیجا کہ اوسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر یرغون اور اوسکی زوجہ بطاریون کو مستقر و مستقل کیا اور ان دونونسے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ اون دونون نے اس عہد کو قبول کیا وبعد ازان عیاض رض نے افلح مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایکسو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی پیچھے آملتے ہین چنانچہ اوسطرف تو روانگی افلح کی بدین مہم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اوس رستے پر چلے جدہر سے وارد ارزن ہوئے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد و جبل بارون کے گئے اور واقدی رح نے کہا جس شخص نے بنیاد بلدہ سعرد کی ڈالا تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین ابلق مین تہا جو حدود دنیاسے ہے پھر جسوقت وزیر کسری کا وہان اوسکی گرفتاری کی ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر سعرد آباد کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگونکو دعوت اسلام طلب کیا تو اونمین جو عاقل تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اونپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اوسکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور شہر شمطار اور اساوح مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اوس زمانے تک شہر جزیرہ حدبت نہوا تھا بلکہ بنا اوسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل رقہ سے اوسکا نام عبدالعزیز بن عمر و تھا اور نہر دجلہ اوسکے پشت سے ہے چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوئے اور اونھون نے باتفاق اپنے ہمراہیونکے زیارت کوہ جودی اور مقام سفینہ کی کی اور گرد اوس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اون بلاد کے اوسکو کھینچ کر ڈالتے تھے اور مالک اوس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اوسکا نام صالح تھا سو اوسنے عیاض سے صلح کی اور

قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اوسکے تحت حکومت کراس و زعفران و قفیز و دربیس اور اوسکے سوا اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اوسکو پہونچا تو بے تامل اوسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اوسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا کہ جو شخص انکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اون عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اوس بلد مین جسمین بطریق قبطی رہتا تھا آخر اوسنے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اوسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اوسنے قبول کیا بعدازان عیاض نے وہانسے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تئین بسرکردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر موصل اور اوسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اس بات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اوسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے با لشکر جنگ آور اہل موصل پر حملہ کیا آخر انکو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اوسوقت اوس شہر مین شہرپناہ نتھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہے زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اوس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اوسکو نامہ لکھا اوسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اوسکے پاس بھیجا صالح نے اوسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجرائے اسلام چاہتے ہین اگر تو اونکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاونگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اوسنے در جواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھہ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اگر اہل اسلام اوسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اونکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اوسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اوسی شرط پر اوس سے مصالحہ کرلیا و بعدازان عیاض نے خدمت مین امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نامہ لکھا کہ مشتمل تھا اون اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالی نے اونکو فیروزی بخشی تھی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمتہ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ثم الحمد لله الذی اید الاسلام بنصرہ ومحص الشرک بقہرہ فللہ الحمد علی ما اولی ومنح فازال وکشف ورفع وصرف
من عظائم ولخذ من غنائم حمدا یبد الامال انفسا حا والصدور انشراحا وقد لانت لنا شدۃ بعد
صلابتہا ورقت الایام بعد قساوتہا ویسر اللہ تعالی امرنا وقد اوردن الاعداء موارد المھالک
وضیقت علیہم المسالک فارتبکوا فی رقابہم واستترکوا فی وثاقہم ولم یجدوا فی الارض ولا فی السماء
مرتقا ولشتدبہم الفرق فازعجہم القلق وانہم احالوا وخایلوا وداھنوا وراسلوا واظہروا القصد من
الایام والدخول فی الاسلام والتردد بہ من الظلم والجنوح الی السلم فاقررناہم علی ذلک بعد ان
اشرفوا علی المھالک فمنہم من اسلم وبایع ومنہم من اقام تحت الذمۃ وتابع وقد نشر اللہ اعلامنا
واعز دیننا وقہر عدونا وشد سیوفنا واعلا کلمتنا واظہر شریعتنا وقد صرف اللہ شرورہم واخمد
نورہم وازال نصرتہم وکفی البلاد والعباد مؤنتہم والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و
علی الہ وصحبہ وسلم والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے پیام خداوندیہ
نامہ ہے عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد حمد خدا وصلوۃ مصطفے کے
سلام خدا ورحمت وبرکات اوسکی آپ پر نازل ہو مین حمد وشکر کرتا ہون اوس خدا کا کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہین ہے
اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستائش ہے اوس خدا کے لیے جسنے اپنی نصرت سے
دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک وکفر کو ذلت دی اور منت وسپاس ہے خدا کے لیے اس بات پر کہ اوسنے نعمتین
بخشین اور احسان کیا یعنی اوسنے اپنی عطایائے عظیمہ سے ہمارے دشمنونکو ہمسے دور کر دیا اور اوسنے ہمسے کشف اندوہ وملال
وصرف جدال کیا اور غنائم وافرہ سے جو ہمنے ہمارے تئین عنایت کین اوسکے بدلے ہمسے محض حمد وشکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ
حمد وشکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشائش کار وباعث واشبد خاطر بیقرار کا ہے اور حال یہ ہے کہ اوقات شدائد بعد
صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہو گئے اور ایام نافرجام بعد سختیونکے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیونکے نکل گئے اب حق تعالے
ہمارے امور کو آسان کریگا اور بتحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اونپر تنگ وبند ہو گئین اور اپنی تنگی
وخواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ اونکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان پر چڑھنے کا اونھون نے
رستہ وزینہ پایا اور اونمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اونکو از جا واز خود رفتہ کر دیا اور اونھون نے بڑے بڑے حیلے کیے
اور بہت بہت باہم نگہداری وپاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپسمین مکاتبات ومراسلات
بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی
سے وعدہ واقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین متردد رہے اور بیشتر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی
مصالحہ پر اونسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازان کہ وہ مشرف وقریب بہلاکت ہوئے تو بعضے اونمین سے اسلام لائے اور بیعت کی

اور بعضے اونمین زیر قدم ہے یعنے ذخمی ہوئے اور متابعت کی و تحقیق کہ حق تعالیٰ نے ہمارے علمونکو ہرجا بلند کیا اور ہر طرف اوسکے
پھر ہرونکو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوارکو تیز و حملہ آور ہمیشہ ہمارے
کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اونکی صورتونکو بدل ڈالا اور اونکے چہرے کی روشنی کو تیرہ کر دیا اور نصرت کو
اونسے دور کیا اور اونکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالیٰ بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کے لیے
کافی ہے اور حمد ہے واسطے خدا کے واحد و یکتا کے اور صلوٰۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ کے اور اونکی آل
اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامے کے
ساتھ خمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور
اونکے ہمراہ دو سو سوار بھی کر دیے اور نامہ اونکے سپرد کر کے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور بعد چند روز اونکے
جانے کے عامر بن فرینہ فرستادہ سعدؓ بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاضؓ بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک
اوپر کسریٰ کے کی سو عیاض نے اوسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حقتعالیٰ نے ملک عراق کو
سعد کے ہاتھ پر فتح کر دیا اور ماجرا اوسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین و اللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اوس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے
جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسر کردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہوئے اور
چلے گئے یہانتک کہ سرزمین حجہ مین پہونچے اور خبر اس لشکر کی یعمور بن میسرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچین اور وہ اوس
زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسریٰ بن یزدشیر سے اوسی نواحی مین والی
ملک تھا چنانچہ اون دونون نے کسریٰ کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانونکا مدینے سے بھیجا ہوا عمرؓ بن الخطاب کا
بقصد سرکرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو
اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور
اوسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کر کے اوسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نرکھتے تھے کہ کوئی ہمپر
جسارت و جرأت کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینے کا عمرؓ ہوا ہے اور وہ صاحب
فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے
دشمنونکے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہمنے آپکو خبر دی تا کہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل
سے دور رکھو کہ اس بات کو سہل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین

اور حال یہ ہے کہ شہر بہ شہر اب ایک چنگاری معلوم ہوتی ہے و بالآخر اوس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہے زیادہ والسلام
راوی نے کہا پھر جب نامہ مذکور پہونچا [illegible] کسری کے پاس پہونچا اور پڑھا گیا تو اوسکے بدن میں ہیجان غضب سے رعشہ
و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت پر غیظ و غضب سے بیٹھا ہوا کانپنے لگا اور قبائل ساوہ و حراورہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب
کرکے اوس نامے کو اونکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اونسے کہا کہ یہ امر جو ہم پر واقع ہوا اور ہمارے زمانے میں اوسپر مشرف مطلع ہوئے
بیٹے اوسکو بچشم خود دیکھا تو ہمیں تم لوگونکی کیا رائے ہے اور تمھارا کیا مشورہ ہے اور تم خوب جان لو کہ یہ عرب اس کوشش
میں ہیں اور نظر و فکر اس باب میں رکھتے ہیں کہ اپنے لیے موضع سکونت ٹھہرا کر اوسمیں مقام و منزل کریں اور حال یہ ہے
کہ ان لوگون نے روم کے ساتھہ بڑا شر کیا اور اونکو بہت ضرر پہونچایا اور اونکے شہرون پر متسلط ہوگئے اور اونکے خزانون پر
قبضہ کر لیا و حال آنکہ روم کی جمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اونمیں سے کوئی باقی نہ تھا جو شام میں نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا
جو مقام یرموک شریک جنگ نہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہیں جو تمھارے بلاد میں در آئے ہیں اور عازم و آمادہ ہیں
اس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھونسے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھہ اور سود مند نہیں ہے سوا اسکے کہ عزم بالجزم
کرو اور شتاب روی پر کمال حزم کاربند رہو اور دشمنونکو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور
خوب سمجھہ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہے اور اونکے دلونمین یہ بات سمائی ہے کہ تمھارے شہرون اور قلعون پر تسلط
کرین اور ہرگاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے جھپٹ پڑینگے جیسے شیر
اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہیں غرضکہ مؤذن و نقیب اونکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب
دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ اَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہے وہ افتاد
ناگہانی مصائب سے امین رہتا ہے القصہ کسری نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسری ترتیب
فوج میں مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت دیکر بیس ہزار
جمعیت کا سردار کیا اور خارین بن ہیان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرونکو حکم کیا کہ سرزمین ریدان
میں جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسری نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و ممالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور اوسمیں بعد ذکر حالات کے مضمون و طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اوسکے اون ملوک کے پاس صادر ہوئے تو بالضرور وہ متوجہ
بروانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ملخہاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے
شہریار بن کباد و فرجان الاہوازی و ہذیل بن جسوم و جابر الہمدانی اور اوسکے ساتھہ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجیں مجتمع ہوئیں تو کسری نے کوچ کیا اور سبھونکو سرگرم کرکے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کیطرف لیگیا
اور اوسکے لشکر خاص کا سالار مہران تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھہ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سے اتباع و بہیر کے اور پیشاپیش جیوش کے قوم دیلم و اہل عجم تھی اور اون سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اون ہاتھیون
پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چینٹ و دہل بجاتے تھے اور
ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیونکو اوس سے قتل کرین اور اون ہاتھیون مین ایک فیل اعور تھا کہ برابر
خودہ مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیونسے مقدم تھا یعنے سبکے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اوسکے
پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اون ہاتھیونکے پیچھے گلہ جوان بیلونکا بندھا تھا اوپر
ہتیار سلاح و خزانہ لدا تھا غرضکہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اوسوقت اُردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے
کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقامونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمہاری دلونمین اقوام ترک و
دیلم و روم و جزایر مقدسہ کے مرتکز رہی اور اسیطرح تم حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے اونکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو
چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر یہان سے
نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو انسے جنگ کرو چنانچہ اُردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران
لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و قادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے
اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ۳۰ ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے
بنجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے ملے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل و
اولاد اوسکے ہمسفر ہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اوسکا کل مال نہو تاکہ بجدّ و عزم تمام معاقل
کرین اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اونکو وصیت و فہمائش کردی تھی چنانچہ **راوی** کہتا ہے کہ سعد نے منزل رجبہ سے
طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اوسی کے میدان مین ہجوبے ایستادہ تھے
اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسّی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اونکو وفور انعام و خلعت سے
مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کیطرف سے اونکو وعدہ بکل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اون سے
کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شئے کی اوسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب
بھی مثل ہمارے ہین کچھ انکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اوس
قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سر آمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تاآنکہ ہم اونکے لیے رکن ہین اور اونکے دشمنون پر
اونکے مددگار ہین اور اصحاب محمدؐ کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپر افتخار کرین بلکہ ہمارے لیے اونپر فخر ہے کیونکہ

ہر گاہ اونکے گمان مین حق تعالی نے اونمین سے نبی مبعوث کیا اور اونپر اپنی کتاب نازل کی ہے جسکو وہ قران کہتے ہین تو
ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسیٰ بن مریم اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہے اور ہم مین
قسیسین و رہبان و شماسہ ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہے و بہر حال دین ہمارا عتیق و قدیم ہے اور اونکا دین نو ایجاد
و جدید ہے پس لازم ہے کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسریٰ کو تمھارے ساتھہ حسن ظن ہے چاہیے
کہ تم ویسے مطابق ہو راوی کہتا ہے اوسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عمرو اوسکا ایاس
صاحب حرس یعنے سردار نگہبانون و پاسبانون کا اوسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے
ہماری طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اوسی ایلچی کو میرے پاس لاؤ اوسنے اوسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن
ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اوسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اوسوقت
حجاب و خدام نے اوسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے
غرض اون لوگونکی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اونکی باتون پر
کچھہ التفات نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کر کے یہ کلام کیا کہ حق تعالی نے ہمکو ماموراس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین کیونکہ
یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حقتعالی نے آنحضرت علیہ السلام کو
مبعوث کیا تو اونکے لیے ہدیہ و تحفہ سلام کا مقرر فرمایا اور اونکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہے نامہاے
خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہے یہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہے یہ سنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ
مین سے نہین ہین بلکہ جلالت و عظمت ہماری تمسے عظیم تر ہے اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو اور حقتعالی کو واحد جانتے ہو
مگر پسر خدا عیسیٰ بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ بن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت
عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اون دونونکے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہانتک کہ کلام سعد سے
نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہے تیری قوم پر کیا چیز تجھکو یہان لائی ہے
اور تو کسلیے آیا ہے سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجھکو تمھارے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ تو بھی عرب سے
ہے پس حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منقصت کا ہو اور تجھکو اوسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و گبر ہین کہ کوئی
دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہے کہ اوسکو بجا لاوین اور نہ اونکے واسطے کوئی فریضہ ہے کہ اوسکی پیروی
کرین اور اوسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الہ لائق بندگی کے نہین ہے اور محمد فرستادہ اوسی خداے
یکتا کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھہ ہمارے لیے حلال ہے وہی تمھارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا و رسول کے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اوسکی باتون پر تمسخر اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمہارے نفوس تمسے
بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمہارے دلونمین یہ خیال خام سمایا ہے کیا بھلا جو تمنے روم پر باندہا ہے اور اونسے جزیہ
مقرر کیا ہے مثل اونکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو تو تم نے سمجھ لیا ہے کہ ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین تو تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کسنے تمہارے
دلونمین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمہارے کانونمین پھونکا ہے اور کسنے تمہین اوسکی بو سونگھائی ہے کہ تمہاری خاطر مین
صورت محال اس امید کی پسند آئی ہے یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہے وہانسے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو وحال آنکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہے
اور حرارت جنگ سے گرم ہے اور آتش نبرد مشتعل ہے اور حال یہ ہے کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین بکثرت
تمام لشکر کشی کی ہے پس گویا کہ تم اونکے ہنچو نہین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو قتل و
اسیر کرینگے اور تمہارے دلونمین جو باتین بھری ہین اوسکو تمہارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے کہا اے
نعمان تو تعلی کرتا ہے ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہے کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہے کہ انجام تکبر واسطے پرہیزگارون کے
ہے اور حال یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہمسے اوٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ یعنے قریب ہے کہ خزانے کسری
وقیصر کے میری امت پر کھل جاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہائے قیصر تو
حقتعالی نے ہمپر مفتوح کر دیے اب گنج کسری تیرے صاحب کا باقی ہے سو حقتعالی بموجب وعدہ اپنے نبی صلعم کے وہ بھی وفا و
عطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہانسے
وہ اس علم کا وارث ہوا وحال آنکہ مینے سنا ہے کہ وہ پڑہا لکھا نتھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام کو
بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہے وہ سب
اونکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم ما کان و ما یکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہے تیری قوم پر
تو یہانسے اپنی قوم کیطرف چلا جا کہ ہمارے پاس سواے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہے یہ سنکے سعد بن ابی عبید سوار ہوئے
اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہے چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن ابی وقاص سے
سارا ماجرا نعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اوسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ۔ سَاَحْمِلُ فِیْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِیَّةً
وَلَا انْثَنِیْ وَاللهِ عَنْهُمْ بِعَسْکَرٍ ۔ فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا ۔ وَاِمَّا طَرِیْحٌ فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرًا
یعنے قریب ہے کہ مین اونکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اونسے میرے تئین نامرد و بودا نکریگا لشکر
اونکا پھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اوسکو خون مین غلطان و بسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان ابن ہمام نخعی

لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ تین سعد کے مقابل ہوئے
تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اوسکے لشکر والے اپنے گھوڑونپر وے دوڑ سے
اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑونکو ترک لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دہادہ رونکی جا بجا زیادہ ہوئی اور
نشانونکے پھریرے اوڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اوس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے
چست و درست تھے تو انھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفونکو آراستہ کیا اور باگیدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر
سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح یمین پر سعد بن نجیبہ کو قائم
کیا اور یسیر پر سعد بن لاقیس السلامی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اونکے
ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرۃ بن الحویۃ و شرجبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی احمد
بن عامر نے اونسے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اونسے حسن سے اونھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہوچین
اور تکمیل تمام مرتب ہوئین اوسوقت امیر سعد درمیان صفونکے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اونمین عرب سے تھے مثل
قبیلہ بجیلہ وطے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اونکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اسکے پھر نہ دیکھینگے کیا تمنے نہین سنا ہے
کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اونپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اونھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد
سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اوٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اونپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حقتعالی ہمکو اونپر
نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اوڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور سواد ہوئے
اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم **قتال** شدید رہے یہانتک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اوراوسوقت تک
اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور نیزونکے ٹھہرے تھے تاآنکہ قعقاع بن عمرو التمیمی یا کہ بشر بن ربیعۃ التیمی ان دونونمین سے
کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اوسکے سر پر جا پہونچا اور اوسوقت وہ اپنے سوارونکے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشر نے
اوس غول پر حملہ کرکے اوسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اوسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی دکھلائی ہے نعمان کے سینہ پر
ایسا بھالا مارا کہ اوسکی پشت سے پار ہو کر انی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا
تو آگے پیچھے پشت منھہ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اونکے اسباب
و مال کو غنیمت مین لیا اور اوس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگونکو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوئے
اونکا شمار کیا تو وہ سب پانسو بیس مرد کام آئے اور وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالی نے اونکا خاتمہ بشہادت کیا **راوی** نے
کہا کہ مسلمانون نے وہانکے غنیمت کا سارا مال و اسباب تبع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خوانق اور تخت شاہی پر قدرت
پائی پھر جو کچھ کہ مال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اوسپر سالم بن مسروق کو محافظ
رکھا اور اوسکے پاس سو مرد اولاد مہاجرین و انصار سے تعینات کر دیے **راوی** نے کہا و اما وہ لوگ جو لشکر نعمان بن المنذر سے

گریز کر کے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھہ مشیۂ امرا و ملوک
تھے مثل شہریار بن کنارو ہرمزیل بن جسوم و حشر سوم الہمدانی و جنابیتہ بن قتاک و شماہیر بن جسوسا پھر جب ان لشکریون نے
جیش نعمان کے فراریونکو دیکھا تو اونسے اونکا حال پوچھا تو اونھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا
اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھہ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہل چل پڑ گئی اور نہین
ہیبت سا گئی اور رنگ چہرونکا اوڑ گیا اور بدنون پر لرزہ چڑھ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سائر امرا و وزرا و امرا اور ملوک دیلم کو اپنے
خیمے مین طلب کر کے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہو کر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے
ہے اور ناموس و ننگ ریاست سے ہے اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آ پڑے ہین تو لازم ہے
کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اونکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر
جا کر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصے مین کہ وہ سب تیاری و کمربندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر
سعد ابی وقاص اونکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور سبک سیر تھے
اور اونپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیۃ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم کو اپنے سمت
راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اوسکے گرد دیگر امرا اور ملوک نے حلقہ
و ہالہ باندھا اوسوقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا
قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسی کو اوسطرف آتے دیکھا تو اوسکے آگے بڑھے اور اونکے ساتھہ ترجمان تھا تب
اونھون نے ابو موسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہے ابو موسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا
ہون چنانچہ اون حجاب نے جو کچھہ ابو موسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جا کر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اوس فرستادہ سے
جا کر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہے ولیکن جو کچھہ تیرا ارادہ ہے ہمسے بیان کر ہم اوسکا جواب
تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسی کے جا کر جو کچھہ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسی نے اوس ترجمان سے
کہا تو جا کے رستم زاد اور اوسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہے تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہے یعنے ہمارے
تمہارے درمیان مین تلوار ہے کہ وہ صدق شہادت دا کریگی و تحقیق کہ حقتعالی نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسی کا
رستم زاد اور اوسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابو موسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک
جماعت نے فرار کر کے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اوسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے
بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ و مرازبہ سے جو لوگ تمھاری طرف

بھاگ گئے ہین اونکو ہمارے مہمان بھیجو یہ پیغام سنکے امیر سعد ... نے کہا ... یا کہ تم وہ قوم ہو کہ اپنا فائدہ ... اور
نہ عہد شکنی کرتے ہین حالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس ... ہماری صحبت سے عجب ... ہین ... سے
کہ ہم اونسے دفاع ضرر کرین ... تم ہین سے کسیکو ... یہ جواب ... آیا ... جواب بیان
کیا وہ یہ کلام سنکے غضب مین آیا اور لشکر کو حملہ مقابلہ ... کہا ... سعد ... بھیا
تھے وہ شاور بن سلیم و نسلیک بن الکتم و ضرار بن ... اونکے ساتھ ... تھے ... افواج ... کو دیکھا
کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھتے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر ... دشمن ہمارے ... ہاتھیونکا اونکے
آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے اونکو دیکھینگے تو ہرگز اونکے ... ٹھہر سکینگے اور ہاتھیونکی چنگھاڑ سنکر تاب نہ لا سکینگے
تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ ... و مغفرت مانگو ... خالق زمین و سما کے واسطے کوشش کرو اور
تیر بھالا و پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے اونکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اون ہاتھیونکے
آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اوسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا
تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اوسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے حملہ
کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش و جالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور اونپر
بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بحر طوم تھے یعنے سونڈونمین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر
لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اونکے آگے نٹھہرے اوس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دونون
ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع و خضوع تمام درپیش پروردگار ارض و سما مشغول بمناجات و دعا ہوئے اور
کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ یعنے اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو ثبات و قرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت و برجا رکھہ اور ہمکو قوم کفار پر فتح و فیروزی بخش
اور اونپر ہمکو منصور و مظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر تھی ناگاہ ایک
فیل احول چشم پھر پڑا اور اوسنے مدائن کی راہ لی ہر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اوس
فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھہ قابو نچلا آخر وہ فیل یکہ اپنے سامنے چلا گیا اوسکے پیچھے سب ہوئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ
یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حقتعالی نے مومنونکے حق مین قتال کے لیے کفایت کی ہاتھیونسے یعنے حقتعالی دینداروںکے حق مین ایسا کافی
ہوا کہ قتال کفار کو خود اونھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب مین آکر آگے بڑہا اور اوسکے
ہاتھہ مین جو سونے کی سانگ تھی اوس سے اون ہاتھیونکے منھہ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات زجر و قہر زبان پر
لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا و بجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اوسکے خوف سے حملہ و مقابلہ کرتے تھے اور وہ خود
اون لوگونکو بلاتا تھا جو اوسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اوسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے بھگائے

جاتے تھے مگر اہل اسلام اون مفرورون بھگوڑونکا پیچھا نکرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل
اونکے معاملہ الہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینونمین نیزے مارتے تھے اور امر حق اونکے دلون پر ناظر تھا کہ اونکی خاطر مین سواے
حق کے کچھہ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اونسے ملاقات کی مگر وہ اوسوقت
بدحواس تھا اور عقل اوسکی زائل تھی سو اوس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے والونکی کیا خبر ہے اوسنے کہا اے امیر
اس صف سے دور رہو اسکے اندر گذر نکرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہے اور اوسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود
فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار بطل ہے اوسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہے اور مینے جو اوس سے مقابلہ کیا
تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اوسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرط نہ آجاتا تو اوسنے مجھے مار ہی
ڈالا ہوتا اسلیے کہ اوسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اوس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات
الہی ہے بشر کو مفر کہان ہے کیا تونے قول ملک الجبار کا نہین سنا أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي
بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تمکو پکڑ لیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا
ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اوسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اونکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا یہان ایک اژدہا ہے سیاہ و شیر غران ہے اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ
دشمن دین بہت سرکش ہے اوسکے ہاتھہ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اوس سے وہ اپنے خصم کو مورث
ہلاکت کرتا ہے اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعونکو قتل کرچکا ہے پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اوسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اوسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہہ وہ مرد خونخوار تھا وہانکا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے
تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اوس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہے اوسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے
کہ اوسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو جلد نہ پہونچتا تو وہ اپنے حربۂ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر
سعد نے اوسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اوس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اوسکا رنگ زرد دیکھا اوسنے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہے اوسنے کہا اے امیر اوسکے مقابلے مین قعقاع نے کچھہ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے بشر آیا تھا اوسی رستے پر امیر سعد وہانسے آگے بڑھے اور توکل
خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے ناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اوسوقت وہ پرونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ کر رہا تھا
یہ شجاعت اوسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حقتعالی تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن عمرو وہ
رومی سوار کدہر ہے اور تیرے ہاتھہ سے وہ کیونکر بچ گیا اوسنے کہا اے امیر گروہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اوسکو کاسۂ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوار ونکے پرے مین دھنس پڑے مگر اوسکا پتا نپایا **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا ہمیشہ
برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق وحائل ہوئی آخرِ ہر جماعت نے
اپنے اپنے لشکرگاہ کیطرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اوسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے بھیجکر
بلوایا جب وہ سب حاضر آئے تو اونسے کہنے لگا کہ ہر آئنہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہے آخر تمکو کس چیز
نے مخذول و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو یہ بلای ناگہانی
تمپر نازل ہوئی وحالانکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم انکو خیال مین نہ لاتے تھے اور
کسی بات سے یہ تمہاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر یا انیہمان لوگون نے تمہارے شہسوارون اور یگہ تازونکو کیا خوار و رسوا کیا
اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمہارے صنادید و روسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے مدائن کو پھرے جاتے ہو اور روبرو
ملک یزدشیر کے کیا منھہ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمہاری منقطع ہو گئی اور
ایام عشرت تمہارے منقضی ہو گئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جوابدیا اے آغا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کے ساتھہ
مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے اونکے سینون مین
سنان ماری تو اونھون نے اپنے سینے پیش کر دیے اور جب ہمنے اونکی جمعیت گھٹا دی تو انکو کچھہ صدمہ نہوا یعنے اوسکی
بھی کچھہ پروا نکی تب رستم نے کہا اب میری راے مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب انپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہے کہ ہم انپر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منھہ روشن ہو اور اوسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اون سبنے
اس راے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا اور رخصت ہو کر اپنے صلاح حال اور درستی امور مین مصروف ہوئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمۂ امیر سعد کے پھرے تو ہمنے
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جبدم اونھون نے ہم لوگونکو دیکھا تو بولے **مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ**
هَجَرُوا الدُّنْيَا وَطَلَبُوا الْعُقْبٰى یعنے خوشحال اوس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبی ہین اور کہا آج کا دن تمہارا
کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت
کی و بتحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھونسے سلسلہ ونشاب کے یعنے ناوک افگنون و تیر اندازونکی جفاکاری سے
ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم جو ایک
قسم کی گھاس ہوتی ہے فراہم کرو کہ اوس سے مجھے ایک کام ہے امید ہے کہ اوسکے سبب تمہارے لیے منجانب اللہ نجات
حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھہ تم قسم شیح و قیصوم سے
خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھون پر لاد دو اور اونکو بطرف پرۂ تیر اندازونکے ہانک دو پھر جب تم اونسے
قریب ہو تو اوس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھہ پر لدی ہے آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو پیچ دو تا کہ اونٹ

جب بیتاب ہوکر بھاگینگے تو اونکو کچل اور روندڈالینگے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمہارے پیچھے پیچھے رہینگے چنانچہ یہ
سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانونکو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوئے جب
وہ صفوف تیر اندازونکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون پشتارخارونمین آگ جلادی اور نوک
سنان سے اونکو ہونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئے دیکھی ور بھالونکی انی اونکے بدنونمین چبھین تو وہ گھبرا کے
بھاگے اور زنجیر سلسلہ کے پرونکو ایسا روندڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اونکو خستہ حال وشکستہ بال
خاک پر بچھادیا اوسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہوکر اوس مسلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے
اوسی ہنگامے مین یکبارگی فوجین فارس و روم کی آپھونچین اوسوقت بڑی دھوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی
اسی وجہ سے اوس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی کہتا ہے
کہ مینے اوس ہنگام مین یہ آواز سنی کہ کفیناکم یعنے ہم تمہارے لیے ان کافرونکو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو وہ
بولے ہم قبیلہ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور و برابر بپا رہا یہانتک کہ واللہ اون لشکریونمین کوئی باقی
نہ بچا بلکہ اونکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا
اور اوسکا سارا لشکر اوسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر اونکا مقابلہ کیا اور اونکو روکا اور
امیر سعد درمیان صفوف نکے پھرتے ہوئے لوگونکو وعظ و پند اور افسرونکو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو
تو لشکر مین گشت کرنے لگے اوسوقت ابو محجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اوس سے کہا اے دشمن خویشتن تحقیق کہ
تونے اپنے جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب خدا لونگا آخر اوسکو مقید کیا اور
اوسپر حد شرب خمر جاری کی کہ اوسکے اوپر کوڑونکی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر سے اوسنے طلحہ و
محمد سے کہ اون دونون نے یون کہا پھر شروع جنگ اوّلاً خود رستم نے کی اور اوسی کی جانب سے پہلے مبارز طلبی ہوئی تو ابن محبہ
اوسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اوسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن حُویہ نے نکلکر اوس سے مقاتلہ کیا آخر رستم نے
اوسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اوس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شخص سوار
یکہ تاز میدان پیکار مانند تند باد رستم پر آپڑا اور اوسکو اوس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اوسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا
مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ
مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اوسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اسکے اوسکے محافظ سے جسکی وہ قید مین
تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اوسکو قید سے نچھوڑ یعنے پھر بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلی نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبد اللہ بن المبارک سے اوسنے
بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ ہاتھیونکا

مدائن کیطرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنی بھیس بدل کر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ
ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر ہو گیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ و
غضب مین آئے اور اوس سے کہنے لگے یہ آئندہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب
رب العباد کا ہوا آیا تو اس بات پر راضی نہین ہے کہ تجھپر حد جاری کیجاوے بعد ازان وسپہ حد شرب خمر جاری کر کے اوسکو
مقید کر رکھا اور کسی کی حراست مین اوسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم
میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر باینہمہ سعد نے پھر اوسکو مقید رکھا اور بھی
کہتا ہے جب محجن نے رستم کو بمشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اوسکو مقید کر دیا تو ایک روز
سعد خود محجن کے پاس آئے تا اوسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اوسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن البتہ تو صاحب
فضیلت ہے اوسنے کہا مرا یہ فضل مخصوص خدا و رسول کے لیے ہے آخر سعد نے اوس سے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اوسنے
اپنی کیفیت بیان کی اوسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مینے تجھے عفو کیا اور جو کوئی تجھ
ایسا فعل کریگا حق تعالی اوس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے کبھی اعادہ مے خوری کا
نکیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی زاہدہ نے اپنے جد مروان بن اوس سے اوسنے کہا جب
مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اوسکی دشوار ہو گئی آخر جسوقت رستم اور عجر شیر بیٹا اوسکا دونون
قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز اونمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کیطرف
دیکھتا تھا نہ اپنے بیگانہ و اصحاب کیطرف التفات کرتا تھا اور اوسوقت سوا اسکے مقصود اونکا نتھا کہ اپنی جان بسلامت
لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اونکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور
مجروحونکے پھرنے لگین پس مسلمین مین سے جسکو اونھون نے دیکھا کہ اوسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہے تو اوسکو پانی پلاتی تھین اور
اوسکے منہ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اوٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیونکو پڑا رہنے دیتی تھین
اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اوسنے کہا مین
ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنون پر
چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اوٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولونکے پھرنا شروع
کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اوٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اونکو پانی پلاتے تھے اور کافرونمین سے جسکا لاشہ
دیکھتے تھے اوسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث **راوی** کہتا ہے کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل
بجیلہ و نخع سے زیادہ تھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور **راوی** نے کہا وہانکی غنیمت
مین مسلمانونکو وہ وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اوسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے بہوتون نے

وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزوان و قادح بن عنبسہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجرین
و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے
تو اونکی آوازین باہم ملکر رات کو مانند صداے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے
بولتی ہین و ر**راوی** نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور
راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور اونمین
وہ لوگ آے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھہ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب
سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑکر ستر سوار سے
آگے بڑہ آیا تھا اور باقی سب ویسکے بعد پہونچے اور اوسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی حازم و سعید
ابن منذر و مالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بنی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی و ر**واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
بواسطۂ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اون قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید ہوئے
نو اسی مرد تھے اور اونمین مشہور قیس و عطار و ہشام و مدعور و تقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور **واقدی**
رحمہ اللہ نے بواسطۂ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمیہ سے روایت کی اوسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو
حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسیکو اوسکے
دینے کی پروا نکرتے تھے مگر اوس شخص کو جو اوسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت
ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اوسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اوس کافور کا برابر و عوض یک پیمانہ ملح
دیتے تھے چنانچہ لشکر یونمین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اوسمین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکا کر
کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھہ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اوس ملح کے حال سے
واقف تھا اوس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اوسنے اور اوسکے یارون نے
اس شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اوسکو اوسی کافور سے بھر دیا اور ر**راوی** کہتا ہے جب حق تعالی نے امیر سعد کے
دشمنونکو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال کے
قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اوسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا انہم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَامِلِهٖ بِالْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ إِلَى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَمَّا بَعْدُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْكَ وَإِنِّي أَحْمَدُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنَّا وَصَلْنَا إِلَى الْعِرَاقِ وَالتَّوْفِيْقُ يَقْدُمُنَا وَالنَّصْرُ يُؤَيِّدُنَا وَقَدِ اطَّلَعَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِنَا وَامْتَحَنَ خَفِيَّ أَسْرَارِنَا
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا سِوَاهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَفٰى لَنَا بِوَعْدِهٖ إِذْ وَفَيْنَا بِصَادِقِ عَهْدِهٖ فَلَقِيْنَا الْعَدُوَّ وَهُوَ

شَاكٍ فِي السِّلَاحِ وَغَيْرِ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَاحِ وَقَدْ شَمَّرَ مُمَلِّيْنَا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فَدَارَتْ لَنَا عَلَيْهِمُ الدَّوَائِرُ فَهَزَمْنَا
كَتَائِبَهُمْ وَاسْتَأْصَلْنَا سَاقَتَهُمْ وَقَتَلْنَا مُقَدَّمِيهِمْ فَجَرَى بِذٰلِكَ سَابِقُ الْقَدَرِ وَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ
وَمَلَكْنَا الْحِيرَةَ وَالْقَادِسِيَّةَ وَأَرْسَلَ اللهُ بِأَمْدَادِنَا الرَّزِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ قَدِمَ الْمِرْقَالُ وَهَاشِمٌ
وَسَبْعُوْنَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعْدَهُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَدِمَ سَبْعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنْ جُنْدِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَلَمْ
أُسَلِّمْ لِأَحَدٍ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ أَمْرَكَ فِي ذٰلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ

یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب کے کہ بعد حمد خداے عز وجل وصلوۃ اوپر ختم رسل کے سلام ورحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سواے کوئی معبود حقیقی نہین ہے اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش بین اور نصرت اوسکی ہماری مؤید تھی و بتحقیق کہ حق تعالی ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی وراز درونی کو آزما لیا تھا کہ ہم اپنے دلو نمین سواے اوسکے یعنے بجز معرفت اوسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اوسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اوسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی ثابت کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستبعد اور باز آنے والے نتھے اور ہم پیرامن گردان اور بکمال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے منجانب اللہ اونپر ہزیمت ہلاکی دائر ونازل ہوئی آخر ہمنے اونکی جماعتونکو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور اونکے بڑے بڑے مقدم اور سردار اونکو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا وقدر الٰہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی و ہمنے اونپر گرفت سخت گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حقتعالی نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال اور ہاشم با دیگر ستر مرد صحابہ ہمارے پاس آئے اور اونکے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور ہمنے ابھی کسیکو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمر نے اور اوسنے نقل کی سابق بن مسلم سے کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیرالمومنین کی دیکھی تو اپنے ناقے کو اچھال کر سامنے آیا اور سلام کر کے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو جمیع خیر و برکات کی بشارت ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ وقادسیہ کے مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہانسے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور ماجراے جنگ قادسیہ وغیرہ

بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اوسوقت حضرت رضی اللہ
عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہے وتحقیق کہ اون لوگون نے
کتاب وسنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوئے اور دریاب اون لوگون کے جو بعد
جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اوس شخص کے لیے ہے جو حاضر جنگ
رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اونسے لاحق ہوا اوسکے واسطے مواساۃ ومدارات ہے یہ بیان کرکے منبر سے اوتر آئے
اور سعد بن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام علیک فانی احمد
اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد وصلنی کتابک فحمدت اللہ
کثیرا بما فتح اللہ علی ایدیکم وانی قد ابلیت بکم وابلیتم بی وانی واللہ لا احصی شیئا من امورکم کلہ فاما اذا
اجتمع صلح واذا اشفق الوالی ونصحت الرعیۃ فعلی الوالی العدل والاحسان وعلی الرعیۃ الصبر والشکر
واما الغنیمۃ فلمن شہد الوقعۃ والمواساۃ لمن لحق بعد ثلاثۃ ایام ومن شہد حربکم من مملوک
وعتیق بعد تلثۃ ایام فاشرکوہ فہو الاحسان فیما فتح اللہ علیکم یعنے بعد حمد وصلوۃ کے بعد سلام وتحقیق
کہ مین ستائش کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے نبی علیہ السلام پر
تمھارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اوسنے تمھارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہے کہ مین تمھارے
لیے مبتلائے رنج وقلق رہا اور تم میرے لیے مبتلائے رنج وقلق رہے اور مین تمھارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کرسکتا
غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اونکے ساتھ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت وعطوفت کیجاوے تو اوسکی
شکرگزاری مین وسپر عدل واحسان لازم ہے اور جب حق مین رعیت کے نصیحت ورفاہت کیجاوے تو بالعوض اوسکے اونپر
صبر وشکر واجب ہے وانا حصہ غنیمت مخصوص اوسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر وشامل
ہوئے تو اونکی خاطر مواساۃ ومدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان وآزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد تین دن کے
بھی حاضر ہوئے ہون تو اونکو اپنے شریک کرلو کیونکہ یہ احسان ہے اوس احسان کے شکر مین کہ حقتعالی نے تمکو فتحیاب کیا ہے
چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سربمہر ہوکر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بسبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر
نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اوسکو پڑہا اور اوسیوقت درجواب اوسکے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون
وجدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہر آئنہ مینے مثل قعقاع بن عمرو تمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا
کہ اوسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملے مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور رحارث اسدی سا بھی سوار جرار نہین
دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش وجانفشانی کرکے اونکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اوسکے ساتھ
خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم وگریزان ہوکر مدائن مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی

تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اوسکے لشکر کا حضور مین کسریٰ کے بیان کیا چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم
و محزون ہوا اور اوسے یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی بالآخر کسریٰ نے شبانہ روز گوشہ گیر
رہا گھر سے باہر برآمد نہوا اور چوتھے روز مرگیا اسلیے کہ اوسنے اپنے دلپر سخت صدمہ و قلق شدید اوٹھایا اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا یزدجرد
تخت نشین ہوا کیونکہ اوسکے سواے اور کوئی اولاد اردشیر کی نتھی اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **روایت** کی عبداللہ بن عون
نے اوس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اوسکا تمام آدمیون ورجملہ رواۃ مین واقعات جنگ حالات فتوح سے واقف
و ماہر تھا سو اوسنے بیان کیا قال لما وجه كسرى بن اردشير رستم الى قتال سعد انفذ معه نصف بيت
ماله وهي ستمائة الف الف مرتين الى المصاف فلما صفت الصفوف وضعها امام الجيش وقال لكل
من قتل فارسًا كان له كذا وكذا ومن قتل راجلًا كان له كذا وكذا یعنے جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو
واسطے قتال سعد بن وقاص کے طرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اوسکے ساتھ کردیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے
(مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے
شصت کرور ہوتا ہے اور متن مین جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اوسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر
نسمجھے فافہم) پھر جسوقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو
کوئی سوار کو قتل کریگا اوسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اوسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال خزانہ
مسلمانونکے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درہم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر رضی اللہ
عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے تف ہے اوس شخص پر جو دنیا سے قرب چاہتا ہے اور اوسکی طرف مائل ہوتا ہے
بعدازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے
اور نعماے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارونکے **راوی** نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اوس مال کثیر اور زر خطیر مین سے
تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نلیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے
امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسائش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے
روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اب تو حقتعالی نے آپکے لیے فتحین عظیم بخشین
اور آپکے پاس زر وافر آیا ہے یہ کلام حفصہ رض کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا مین تجھکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھسے
بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اونھون نے
کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمگی دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونون روزمرہ پہنتے تھے اور اونھین دونونکو
روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کہا تمہارے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے
حفصہ رض نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اوسکی تہ مین اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اوسمین ہم

کھانا دیتے تھے اور اوسکا مزہ کھانے مین کچھہ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کر دیا ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اونکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اوسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اون تین آدمیونکی ہے کہ وہ تینون ایک ہی راستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اوسکے ساتھہ زاد راہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اوسکے دوسرا چلا اور اوسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اوسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اون دونون کی راہ پر لگ لیا اور اونھین دونونکے توشے پر قناعت کی تو اونکے ساتھہ رہا اور اگر اون دونونکے راستے سے بیراہ ہوگیا تو ہرگز اونکی ساتھہ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہرشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد جرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اونکے پاس تعینات کر جاؤ اور اونکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اوسکے عقب عبد اللہ و شرحبیل بن السمط اور اونکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اون لوگونکے ساتھہ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھہ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھہ آیا تھا وہ بھی اونکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوثہ ہوئے تو عبد اللہ اور شرحبیل اور اونکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بالس کوچ کیا جب وہان وارد ہوئے تو کچھہ لوگ زمرۂ نگہبون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اونکو امان دیکر اونسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھہ معلوم ہے وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑہ لو اور دروازونسے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص قبیلۂ مرازبہ مین سے پیشگاہ کسری تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہے اور اوسکے ہمراہ لشکر جرار ہے زہیر نے کہا حقتعالی اوسکے شر کو دور کریگا اور اوسکے کید و مکر کو اوسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک انکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اونکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اونکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حقتعالی تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تمپر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اونکی طرف عزم کیا اور اونکو میدان دیا کہ اونکے مردان دلیر آگے بڑہے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

سینے اور حلقوم دشمنونکے بھالونسے چھیدے تھے [illegible] زبیر کی [illegible] ایسی شہسوار سرکش اور دلاور شدید پڑی
تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اوسی کا قصد کیا پھر [illegible] نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تا دیر
آویزش و کاوش رہی بعد ازان زبیر نے جھپٹ [illegible] اوسکی پشت سے انی نکل گئی اور وہ تیورا کر
زمین پر گرا پھر جب اوسکی جماعت نے اوسکو کشتہ دیکھا [illegible] بھاگکر اپنی قرار گاہ مین جاکر پناہ پکڑی اور اونکے
درمیان مین اونکے اکابرین سے ایک شخص عقلمند [illegible] اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زبیر کے
بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اوسنے درخواست صلح کی آخر زبیر نے اوسکو امان دی اور اوس سے خبر لشکر کسریٰ کی دریافت
کی اوسنے کہا اے سردار قوم تحقیق کہ اکابر اوس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بھرجان و
مہراق الداری و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اوسوقت [illegible] اون لوگونسے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر پھیرے
جاتے ہو وحالانکہ اوسنے تمکو بہت کچھہ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام
کرو کیا تو ہم تم سب [illegible] بادشاہ کے سرخرو ہونگے [illegible] جا و [illegible] چنانچہ یہ خبر لشکر زبیر و عبداللہ
و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوئے جب [illegible] تو اونسے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے
استعانت کرو اوسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک و قادسیہ پر ہو ہی چکے تھے تو اوسکے پار اوتر کر آگے بڑھے
یہانتک کہ جمعیت اوس قوم کی سامنے ہوئی اوسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا اور اونکے دلونمین خوف
سما گیا اور جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین
بالکل مگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہوگیا کہ اب اونکے درمیان خیر نہین ہے اور اس بات کو
تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اونکی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہوگئی اور اپنے سامنے رخ کیے بھاگے چلے گئے
چنانچہ ہرمزان تو اہواز کیطرف گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اوسپر محافظ تھا جب اوسنے خبر
ہزیمت لشکر پاکر بھاگنا اونکا سنا تو اوسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بھرجان و مہراق یہ دونون عازم مداین ہوئے تھے اور نہر
شیر کے پار جسکو مدینۃ الذہب کہتے ہین اوتر گئے تھے جب جسر کے اوسطرف تنہا پہونچے یعنی پل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا
اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھہ عرب کے ساتھہ گذرا تھا
بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اوسکو زوال مملکت کا یقین ہوگیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس
نہاوند کے بھیجدیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زبیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اوس
قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوا سے گذر کر مقام کیا اور بعد اونکے ہشام و مرقال بھی مع ہمراہیان اپنے وہین
زبیر کے پاس آ اوترے یہانتک کہ پورا لشکر ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آپہونچے پھر وہانسے سب نے ایک ساتھہ طرف
کوثاریا کے کوچ کیا جب اوسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا کہ اونکے مقابل آگیا تب اونھون نے بھی اپنا

ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم و سالار اونکا شہریاز تھا پھر جسوقت زہیر اوس سے دوچار ہوئے اور نگاہ شہریاز کی اوسپر پڑی اور آنکھہ زہیر کی اوس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اوسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر ایسے مضطرب و ہراسان ہوئے کہ اگر اونکو خوف شہریاز کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہریاز لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اوسوقت شان اوسکی ملوکانہ تھی اور اوسکے بر مین کسرائیونکا خلعت خسروانہ تھا اور ازروے رجز کہنے لگا مین شہریاز ہون کون مجھسے لڑنے کو نکلتا ہے آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنے مین ایک تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اوسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہے کہ تجھسے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اوسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہے بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعجمی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اوس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اوسپر حقتعالی سے نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اوس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اوسکے مقابل ہوا اور شہریاز نے ابو نباتہ کو دیکھا تو اوسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریاز اپنی تنومندی اور قد و بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریاز تلوار کھینچے ہوئے اوسپر آپڑا پھر جسوقت ابو نباتہ نے اوسکو دیکھا کہ وہ آپھونچا تو اوسنے بر جاے خود پاے صبر و استقلال کو نظر بخدا محکم و استوار کیا اور مانند شیر کے ہو گیا اوسوقت اون دونو مین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونونکی ٹوٹ گئین تو دونون نے پھینک دین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہانتک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریاز اوسکے اوپر ہو گیا اور ابو نباتہ اوس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریاز کا ابو نباتہ کے منھہ مین پڑ گیا تو اوسنے اوس انگشت کو دانتون سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریاز کے اعضا سست پڑ گئے تب ابو نباتہ نے اوسکو الٹ دیا اور اوسپر چڑھ بیٹھا و سچاپکی تمام خنجر اپنا کھینچکر اوسکے حلقوم مین مارا اور کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اوسکے دونون ہاتھہ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے جڑاؤ کی لے لی اور اوسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریاز کا ایسا کچھہ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اوسی مقام پر قیام کیا یہانتک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی جمعین آپہونچا تب زہیر نے سارا ماجرا اونکا اور احوال شہریاز اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اوسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اوس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریاز کے اور اوسکی زرہ تو پہن اور اوسکا تاج اپنے سر پر رکھہ اور اوسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجا لایا تو سعد نے وہ سب اسباب اوسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی و رستگاری تیرے ہی لیے ہے اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پہنایا گیا وہ ابو نباتہ تھا واقدی رح نے بوسیلہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہے کہ جب سعد نے کوثریا کو کوچ کیا تو

اوس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے قیام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد و ثناے پروردگار
بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الآیہ
یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیون کے ادلتے بدلتے رہتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص
نے با آنہمہ مشہد و مجمع کے مقام کوثا ربا کے بیچ مین قیام کیا پھر لوگونکو اپنے پاس طلب کیا اونسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ
ہو کہ بیشک حق سبحانہ و تعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو وہ کھادیا اور وفا کیا جو کچھہ
تمسے تمھارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتُفْتَحُ عَلَى أُمَّتِي كُنُوزُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ یعنے قریب ہے
کہ دروازے گنج کسری فارس و قیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہو جاوینگے سو خزانِ کسری سے کچھہ تمھارے قبضے مین آگیا
اب تمام و اکمال اوسکا حقتعالی پر ہے تحقیق کہ مینے عزم مصمم کیا ہے خدا نخواستہ اون کے بجانب غربی جو ممالک مغربی ہے
ہے یہ کلام سنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا کہ ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے حکم سے
خلاف و انحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا و رسول سے اپنی جان کو بخل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنے ہمکو قوت و توانائی نہین ہے مگر بتوفیق الٰہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگونکا سنا
تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زبیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت بخش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طی مراحل مین سریع السیر ہون
چنانچہ زبیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھہ دور کئی منزل جا پہنچے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑ چڑھا
نمودار ہوا اور اونپر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو
جمعیت دو سوارونکی نمایان ہوئی اور اون لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ
ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح و عہد چاہتا ہے یہ خبر سنکے زبیر نے
اوس سے کہا تو اون لوگونکو ہمارے پاس بلا لا پھر جب وہ جاکر اون لوگونکو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب
گھوڑونسے اوترکر پیدل ہولیے و از راہ انقیاد و فرمان برداری حاضر ہوئے اور کشادہ پیشانی و شادمانی سے ملاقات
کی اور فتح و فیروزی سے مژدہ و مبارکبادی دی تب زبیر نے اونسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط
ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زبیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان
آتا ہے ہم اوسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اوس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادۂ
فساد رکھتے ہون بعد ازان اونسے مصالحہ ہوا جیسا کچھہ درمیان اونکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کی شادان
و فرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا و بعد ازان زبیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے تو وہان لشکر
فرس کا دیکھا کہ اونکا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اوسکے ہمراہ فوج کسری کی تھی اور وہ
فوج وہ تھی جسپر کسری کو وقت مشکل و مہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زبیر کے پاس بھی عساکر مسلمین مجتمع ہوگیا

اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہنچ گئے پھر وہ سب جا سار و ساتھی سے آراستہ ہوکر آمادۂ و مستعد قتال ہوگئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **کہا** پھر جسوقت صفین طرفین سے مرتب و آراستہ ہوئیین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام و نشان و حسب نسب
ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و بحث گوئی کرنے لگا اے گروہ عرب شما نوشتیید برا
بطمع رسیدہ و بچیزیکہ دسترس شما نباشد عزم آوردہ بدرستیکہ گمان شما و باطل ست زعم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید و آنرا از دست
کسرائیان عجم در گیرید و زینہار ہیچ نتواند شد چہ ما ہمہ جیش کسرائیم کہ صاحبان الشان و شدت و قوت و ہیبت ایم و مارا پیشگاہ شان
پایگاہ و تقربے بلست و بحضور آنہا خوش عزتے داریم و فزا تر از پیا ہم یعنی اے عرب والو تمہارا خیال خام ہے کہ تم مالک عراق
ہوگے اور اوس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہوگا کیونکہ ہم لشکر کسریٰ مین سے ہین ہم بڑے سخت گیر و زور آور ہین
اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہونکے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور انسے ہمکو بہت قربت اور خصوصیت
ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان پکڑے اور جیسا مینے کیا ہے کہ اپنی قوم مین سے آگے
نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے کہا ہنوز یہ کلام اوسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن مرقال نے
اوسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اوسپر حملہ کیا پھر درمیان اون دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اوسکے دیکھنے
سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعد ازان ہاشم نے اوسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی و نیزہ کی پشت سے پار ہوگئی آخر ہاشم نے
اوسکو قتل کرکے مسلمین کی جانب مراجعت کی اوسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام و تکریم
گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہے اَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم
مِّن زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نکھائی تھی کہ تمہارے لیئے زوال نہین ہے و حال آنکہ کیسا زوال
آیا **راوی** نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے
بھی اونکے متعاقب کوچ کیا یہانتک کہ وہ فوج قلعہ نہرشیر مین داخل ہوگئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین کی بھی
وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہانتک کہ اوس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی
اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہوگئے اور دیوار ہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہرشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بطریق تاخت
و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جا کر اونپر ایک جماعت مزارعین کے جو جمعیت
ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ اونکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اونکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پہ
پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا اسلام اور رحمت
و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے

اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ اور حال یہ ہے کہ ہم بلد نہرشیر پر وارد ہوے اور قبل اسکے
درمیان قادسیہ اور ناحیہ نہرشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھے چنانچہ ہم پر اور اوسکے
لشکر پر حقتعالی نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اوسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اسکے ہم نہرشیر پر
نازل ہوئے اور یہان ہمنے لشکر ہر طرف الطریق تاخت کے ہر سمت مامور کردیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورز پر
متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہین لیس اونکے بارہ مین آپکی کیا راے ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے در جواب
اسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمہارے پاس آوین اگر وہ تمہارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور
تمہارے اوپر تمہارے دشمنونکے مددگار نہون تو اونکو امان دو اور جو لوگ تمہارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد
حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمہارے ہاتھ آئے ہون تو اونکے بارہ مین اختیار ہے جو چاہو اونکے حق مین کرو
پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اونھون نے اوس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے
آئے تھے واگذار کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کرکے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ اداے
جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر نہرشیر آمادہ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر او پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی
کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلاکر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہ ترکی اب مین
چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بہاے
آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اونسے تین روز مین درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
نہرشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بابل کا طول ہوا تو اہل شہر گھبراکر لڑنے کو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقاتلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود معاہدہ کیا اوسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت
و استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال
ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک فگنی مین زبردست تھے
اور اوسوقت زہیر بن الحویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنونمین گھس گئے اوسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اوسکا نام شہریار تھا اوسپر حملہ کرکے
ایک ایسا بھالا مارا کہ انی کے ساتھ اوسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اوسکو قتل کیا تب اونپر عجمیون نے ہجوم و نرغہ
کرکے شہید کیا اور بعد قتل اونکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہوگئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے
بند کرلیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اونمین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ [illegible]

جارا تمسے فرماتا ہے کہ آیا تم ہمسے اس بات پر صلح کروگے کہ درمیان دجلہ سے ادہر ہمارا اور ادہر تمہارا یہ سنکے ابو مقرۃ الاسود
ابن قطبنہ آگے بڑھا اور اوسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون
پس در جواب اوس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھہ نسمجھا اور نہ اوسکو پسند کیا تب یہ جواب
سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تو نے
اوس شخص سے کیا کہا اوسنے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمد کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون کہ مینے
اوس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھہ گویائی دی تھی اور امید ہے کہ جو کچھہ میری زبان سے
سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اوس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین
جانتا کہ مینے کیا کہا یہانتک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اوسنے عرض کی اے امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ
بھی نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون سے
کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اوسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے
تئین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اوسکو امان دی اور اوسکو
پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اوس سے کہا کیا خبر ہے اوسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری
قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اوسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ
تمپر عرض صلح کرے سو تمنے اوسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح نہوگی حَتّٰی نَأْکُلَ عَسَلَ اَفْرِیْذِیَا
بِکُوْثٰی یعنے یہانتک کہ ہم شہد افریذیا کا کھاوین جسکو نوح کوثا کہتے ہین (افریذیا نام مقام نوح کوثا قسم شہد) جس
وقت یہ کلمات تمہارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا وَاوَیْلَاہُ لو بڑا غضب ہوا کہ اونکی زبان پر
اور اونکے منھہ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہے تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اوس کہنے والے کے فہم و دہن مین
ڈالے گئے ہین اور اوسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہانسے طرف شہر قصوی یعنے اوس پار دجلہ کے
بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اونکے پاس گھوڑے نتھے وہ جا
رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچالے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اوس
مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجالائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند
رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول عزائم اپنے سامان حرب
سے چست و درست روانہ ہوکر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر نہ شہر مین سوار نہ اون مین سے کسی کا
نشان نہ پایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہا بجائے خود موجود تھا تا آنکہ اوسپر ضبط و قبضہ کیا دو صد از ان

سعد وہان تین روز مقام کرکے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے آگے جاتے تھے کہ اونکو دریا اوترنا [illegible] لیا اوس وقت
شہر اسبانیر مین پہونچے مگر کوئی کشتی ہم پہونچی نا پایا کچھ لوگ وہان رہنا چاہا [illegible] تھا [illegible] ایک
سعد کو پہر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اپنے [illegible] گروہ مسلمانون پر [illegible] اہل [illegible] سے
اسی عرصے مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور اپنے کہانے کی طرف رہبری کرتا تھا [illegible] پانی کی [illegible] گیا

ذکر فتح ایوان کسری اور در آنا مسلمانون کا دریای دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اوس پار دجلہ کے واقع تھا

پہر جسوقت اوس گبر نے ایک گذارے کا رستہ بتایا کہ اودہر سے اوترنے کی [illegible] ہے اور [illegible] دریا [illegible]
دریا عمیق ہے مین مسلمانونکو اس فریب و دہوکے مین ڈالونگا حق تعالی اونکے لیے کچھ اور [illegible] کردیگا اسی
اسی فکر و اندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے ہوا [illegible] تہا [illegible] تھا
اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام گویا دریا
اوترکر اوسکے پاس جا پہونچے ہین اور اوسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہے تو وہ یہانسے بھی قصد
گریز رکھتا ہے اور اس بندوبست مین ہے کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانونکو
جمع کرکے بعد حمد و ثنائے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بے مدد کشتی تمھاری پناہ کی
کشتی مین تمھارے پاس اوترآیا اور حال یہ ہے کہ کسری قصد فرار رکھتا ہے اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے
خراسان کو جایا چاہتا ہے درینصورت مین تو ارادہ عبور دریا رکھتا ہون لیکے پیر کر انشاء اللہ تعالی پار جاتا ہون
اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمھارے تئین
تمام قلعون اور شہرونکا مالک کردیا حالا میری رائے مین یہ آتا ہے کہ شناوری دریا اوس پار اونپر جا پہونچون اس
بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا یا حقتعالی آپکے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ
کیجیے جو کچھ موافق ارادۂ الہی کے ہے اوسوقت سعد نے کہا حق تعالی تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتدا
بعبور کرتا ہے اور کون متقدم شناوری ہوتا ہے کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدہر سے پایاب ہے اور وہ
اوسی نشان پر اوس پار جاکر لب دریا کھڑا ہوتا لوگ اوسی خط پر گذر کر اوس سے جاملین چنانچہ [illegible] استماع اس کلام
عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اونکے پیچھے پیچھے ایسے چہ سو آدمی اہل نخوات مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے
تھے اور فخر اونکا معروف تھا اور اونکی بہادری کا شہرہ تھا اور اوس قبیلہ کے عوام بھی آکر کنار دریا کھڑے ہوئے اور کہا

گروہ خرسا جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمر کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی یوسف بن عبد الاعلی نے یوسف بن عمر سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرحبیل
و ابو مقرن و مجاع و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سبنے دریا مین گھوڑے
ڈال دیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اوترے وہ عاصم بن
و ابو مقرن و شرحبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمون نے ان لوگونکو دیکھا کہ قریب تر
آپہونچے تو اونھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اونمین مقدم و سربرآوردہ تھے پس اون سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اونسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم
عاصم نے دریا مین اون سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینونکو بھالے مارو اور تاک کے انکی
آنکھو نمین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور اونکو جام مرگ پلاؤ
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے چست و بیزحمت
ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ اوجھتے نہین ہین تو یہ حال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور
اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اونمین سے بہت تھوڑے بھاگ کر بچے
بالآخر جہات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اوس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا میں چلو اور حقتعالی سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اوسوقت دجلہ نہایت
موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا
نکرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوئے کہ اونکو کچھ شمار مین و خاطر مین نلاتے تھے
یہانتک کہ بقتال شدید اونسے مقاتلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق
و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو
آدمیونکا تھا اور اونمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس نفر تھے
اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون و پیادون اور چارپاؤن سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اوترتے تھے تو کثرت
مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے اور لب دریا
صہیل کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور یہ بنا اون گھوڑونکا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام **راوی** نے کہا پھر جب
ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اسی جانب آگیا ہے تب شہریار بن سا ور جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارزطلبی اور اونکا مقابلہ کرے اور اونکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کر دیا اموال و نقد اور زر و جواہر و یاقوت وغیرہ سے جسقدر اوسکا دل چاہا **راوی** کہتا ہے کہ سعد جب دریا میں چلتے تھے تو یہ
آیہ پڑھتے تھے ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدائے غالب بڑے علم والے کا ہے چنانچہ اون دریا میں اوترنے
والوں میں سے کوئی ایک شخص بھی غرق نہیں ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** مجھسے نعمان بن عامر یا نضبی نے اپنے باپ
عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اوترنے والے اول سے آخر تک سب بالخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق سے
جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا میں پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہوگیا اور وہ گھوڑا اشرقہ تھا اور فش و دم اوسکی
سرخ تھی اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ گھوڑا اور سوار اوسکا دونوں ڈوب رہے ہیں اوسوقت اوسکے پاس قعقاع بن عمرو
اپنا گھوڑا پیرتے ہوئے جا پہونچے اور اوسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہوگیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ اے قعقاع
عَجَزَتِ الْأَخَوَاتُ أَنْ تَلِدَ مِثْلَكَ یہ کلام حق و آفرین ہے یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہیں کہ اونسے کوئی مولود
مثل تیرے وجود میں آوے اور ایک یہ بھی عجیب ہے کہ اوس پانی میں کسی کی کوئی چیز نہیں گری اور نہ تلف ہوئی ہاں مگر ایک
شخص کا کاسہ چوبی کہ اوسکا تسمہ یا ڈورا کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی میں جا رہا اور موج اوسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ
نے کہا واللہ میں اسکے ضائع ہونے سے رنج و تکلیف اوٹھاونگا و حال آنکہ ایسا نہوگا کہ حقتعالی تمام لشکر میں سے میرا ہی جام مجھسے چھین
لیوے آخر جب سب پار اوتر گئے تو مسلمانوں میں سے ایک شخص بنا بر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی قدح اس شخص
کیطرف اوچھال دیا اوسنے اوٹھا لیا اور اوسکو لشکر میں لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لے لیا اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے
کہا مجھسے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اوسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ جب مسلمانوں نے عبور دریا کیا تو ان فارسیوں نے
دریا ہی پہ برلب آب ہنگامہ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانوں کو تعب و صعب میں ڈالا اور آمادہ اس
امر پر ہوئے کہ یہانتک مقاتلہ کریں تا آنکہ مر جاویں اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری تھے اور صاحبان
حصن و قلعہ تھے اور سالار و سرگروہ انکا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن عمیر نے شہریار کی آنکھہ تاک کے نیزہ مارا کہ اونکی
اوسکی آنکھ ٹوٹکر باہر ہوگئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اوسپر ایک ضرب تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہوگیا و ناگاہ اوسوقت
ایک جماعت سوار ونکی جانب ایوان کسری سے وہاں آپڑی اونھوں نے اوس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا یہ بیان کیا
کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کر گیا اور اپنا مال و اہل و عیال و اپنا خدم و حشم ساتھ لیگیا آخر اون لوگوں نے
جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن میں کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے
نتھی اور مسلمانوں نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کیا تھے کہ خرموں کی
[illegible] جڑوں کے پشتے بندھے ہوئے بطور جزیرہ یعنی جسطرح کہ ٹیلے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے اور جبکہ پانی پایاب
تھا اوسی طرف وہ ابھرتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اوسی کی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
یعنی یہ ان جماعت مورچاں کے [illegible] جنگ [illegible] پیدا ہوگئے تھے اور **قیس** بن ابی حازم نے اسطرح روایت کی

کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہے تو اوسوقت دجلہ بڑے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا ہم جسوقت ہم بیچ دہارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی (یہ جو ہم کہتا ہے کہ ... قیس اور روایات سابقہ کے تئین طغیانی دجلہ مذکور ہے کچھ منافات نہین ہے اسلیے کہ جہان سے قیس نے گذر ... پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہے کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل سلام بے مشقت و بے تکلیف دریا اوترتے اور بلنے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان کہ میچو بے پرواے آیند مگر جن و آسیب بودہ باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بے باک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے ہے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑنے بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسری مین در آوین مگر سعد نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی موجب ندامت و پریشانی ہے اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ یون فرار کرنا مجوسونکا شاید اونکی بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل ایوان نہوا اور راوی کہتا ہے کہ سلام الحجازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا اے امیر واللہ مینے آج خدا و رسول کو رضامند کیا کہ مینے ہی مجوسونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اون ساٹھہ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اوسنے اپنی بات پر یعنے قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اونمین سے کسی نے اوسکی گواہی ندی تب سعد نے اوس جوان حجازی سے کہا کہ شہریار کو تونے قتل نہین کیا یہ سنکے اوس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اوس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اوسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے کہ اوسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اوٹھا کہ اے امیر مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اسینے قتل کیا ہے پس سعد نے قول صحابی کی تصدیق کی اور اوس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اوسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ عبد اللہ بن بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہے کہ جب وہ اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اوترتے تھے تو اوسوقت ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل سلام دریا میں چلے آتے ہین اور نہ اونکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اوسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے نیچے اوترکر بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین سب بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اوسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جسقدر کہ گلہ دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا و بعد ازان اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب العذلی تھے اور ہمراہ اونکے جماعت خرسوار تھے جو جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو متصل بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اوسکو بنا پیر کہتے تھے اور وہی تختگاہ و مسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی و بعد ازان

سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہرہ بن حویہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جاوین پس لشکر
مسلمین شہر مین داخل ہوا اور شہر مین کسری کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک سوار ہمراہ ونقاہ گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا تب مرقال دلیل فارسی زبان مین ہاشم سے باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب عبور دریا ہماری طرف کرتے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے غلامونکو اسیر کر کے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین
مذکور ہے کہ مرزبان کسری سے ایک بڑا مسند نشین تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عرب بولنے اوسکو کچھ بیم و
ہراس تھا اور وہ اوس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر جاتا تھا ناگاہ اوسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اوسکے گھر والے
بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اوس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ زنابیر یعنی
بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنے عربونکے خوف شدید سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر
اوسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور اونکا نالہ و واویلا سنا اور وہ سب اپنا منہ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اوس دہقان نے اپنا
ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کر کے اوسپر زین کسا تین بار مضبوط کر کے باندھا تینون دفعہ
رکاب و دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اوسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اوسکو نیزہ مار کر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اوسکو مار کر چلا گیا اور اوسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نکی الغرض جس وقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اونکے و دربارۂ تنعمات و ضیاعات کے حقتعالی نے فرمایا کہ اور ہمنے اونکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اوتر کر پیدل ہوئے اور اوسمین نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کی فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اوس ایوان مین بشکل تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اوسکو اوسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کر کے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و
عشا کو ایک ساتھ جمع کر کے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی مقام پر
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز جمعہ دونونکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کر کے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم پر
داروغہ مقرر کر کے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصر ہاے کسری مین اور جو کچھ اوسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار ونمین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اوسکا شمار کرکے فہرست و تعلیقہ کر لو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اوس
سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب اپنا اوٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اونمین سے
جو کچھہ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اونسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اوس سب کو سپرد عمرو بن مقرن
کیا کہ اونسے شمار اوس مال کے کر دیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شے جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے
جو قصر ابیض و منازل کسری و سائر اکنۂ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھہ مال غنیمت کہین ہاتھہ آتا تھا وہ مسلمانون
مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور محمد بن سبار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک
انبار کیطرف ہمارا گذر ہوا اوسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھہ کھانا ہے پھر جب اوس سرپوش کو اوٹھایا
تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اوسمین بہت سا کافور تھا سو ہمنے جانا کہ وہ نمک ہے اور راوی
نے کہا کہ اوسی عرصے مین زہیر بتلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اوس پل پر
بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک انبوہ عام ہے اسلیے کہ ایک
بغل اونکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اوسکو نکال رہے تھے و بایکدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اوسی ہنگامے
مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اوسوقت
زہیر نے کہا اس استر کے لیے کوئی امر عظیم ہے اسلیے یہ سب اوسکے درپے ہین پس اسوقت انپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم
لوگون نے اونپر حملۂ شدید کیا اور اونمین بہتونکو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اوس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اوسپر
حلۂ کسری اور خلعت پر زر تھا اور اوسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اوسکو پہنکر
مباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اوسکو حوالۂ صاحب اقباض
یعنے سپردار و غہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اوسپر کیا ہے اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ
بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اونکے ساتھہ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اونکے ساتھہ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی
اونکے قریب جاتا تھا تو اوسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسیکو اونکے نزدیک جانیکی جرات نہوتی تھی مگر ہمنے عزم بالجزم کرکے
اون دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون استر اونکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ سائر عراق سے
جو کچھہ عرب لاتے تھے وہ لکھا جاتا تھا پھر جسوقت اوسکے پاس دونون بغلونکو مین لایا تو اوسنے مجھسے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین
دیکھہ لون تیرے ساتھہ کیا چیز ہے پھر مینے اوسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسری و اقسام
جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسری تھی اور وہ سب پر زر اور اوسمین لعل و گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و
مہلب سے روایت ہے کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش منہزمان کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے
ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اوس سے پریشان ہوئے اور بہت گھبرا گئے اور کوئی ایسا تھا جو

اوسکے نزدیک جاسکتا اوسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اوسپر قصد کیا اور اوس سے کہا ہوشیار
ہوجا اے سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اوسکو بہالا اپھر قتل کیا اور اوسکے اسباب ہمراہی مین دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اوسمین پانچ تلوارین تھین مطلا بذہب و زر کوفت اور زرہین کسری کی اور مغفر و منطقہ
اوسکا یعنے خود و کمر بند اور دوسرے کو جو کھولا تو اوسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور زرہ بہرام
طائفہ ملوک کی تھین جو ہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسری موجود تھے اور اون تلوارون مین ایک تلوار تو کسری کی کمر کی تھی
ایک ہرقل کی اور ایک ایک مجموعہ خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیا کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلوارون مین جونسی تجھے پسند ہو تو اوٹھالے اور اوس سے اعدائے دین کے ساتھ
جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اوٹھالی پھر سعد نے اوسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتیبۃ الخرسار
یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسری و تیغ نعمان دونونکو برائے نذر امیر المومنین رکھہ لیا اسلیے کہ شامل
خمس کے مع تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان
لشکر کسری کے مین بھی غازیونکے ہمراہ تھا اوسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے پہ چلا جاتا تھا ناگاہ اثنائے
راہ مین ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اوترکر پیدل ہوگیا اور اوسکو جلد جلد
ہنکا لیچلا یہانتک کہ نہر پر پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اوسکو پایاب اوترنا ممکن نہوا تب مین اوسکے نزدیک گیا
اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اوسوقت مین اوسکے تیر سے اندیشناک ہوا بالآخر مین بھی اوسکا تیر کاٹ کر اور زد بچاکر اوسپر
حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اوسکو قتل کیا اور اوسکا خچر لے لیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اوسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے
اور اوسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین ان دونون خچرونکو لایا
اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کردیا اوسوقت اون دونون خر کی پشت زین سے پاکر و پوشش جو
اوٹھاکر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اوسپر در و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے
تھے اور اسیطرح کی اوسکی لگام تھی اور ایسا ہی اوسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اوسپر پالان سونے کا جڑا او اور اوسکی مہار بھی سونے کی اور اوسمین تمام نگینہ ہائے یاقوت بٹھائے ہوئے اور اوسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی ہیمنتن زرین پیراہن محلّی بجوہر فرد و مرصع بلاجور تھا چنانچہ کسری کبھی تو وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ نمعہ اپنے تاج میں
لگاتا تھا اور اوس سے سائر ملوک روئے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ البصری نے بیان کیا کہ
جب بہوط و نزول مسلمانونکا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اوسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جسوقت یہ دونون حمار اوسکے حوالہ ہوئے
تو اوسنے کہا واللہ مینے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھیں بجز ان کے اوسنے اوس شخص سے جو دونون حمار کو لایا تھا

قسم خدا کی دیکہ پوچھا کہ اسکے سوا تو نے کچھہ اور بھی از راہ خیانت لیا ہے یا ان چیزون مین سے کچھہ تو نے بھی نکال
لیا ہے وہ بولا واللہ اگر خدا نہوتا یعنے اگر مین خدا کو حاضر و ناظر نجانتا تو یہ چیزون تمہارے پاس نلاتا تب اوس
مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاونگا اسلیے کہ تو میری مدح
و ستائش کرے ولیکن مین حمد خداوند عز و جل کرتا ہون اور اوسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی ہون اور اوسکے جزاے خیر کا
امیدوار ہون یہ کلام کرکے وہانسے روان ہوا مگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اوس شخص کے پیچھے ہو لیا
اور کچھہ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہے **راوی**
کہتا ہے کہ پھر خبر اس گفت و شنود کی جو درمیان عامر و مہتمم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو
اونھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اوس خدا کی جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنے ہمارے
اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و مال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم ملوث
ہوئے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اونکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اونکے اوصاف امانت و زہد و دیانت سے
عاجز رہے اور وہ تینون ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا عمرو بن معدیکرب
اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور **راوی** نے کہا مجھسے **روایت** کی ہے اون اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے
بعد فتح قصر ابیض کے وہانسے کوچ کیا تو کچھہ مرزبان وہان آکر داخل ہوئے اور اوسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس
مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور اونھون نے آپسمین عہد و حلف کیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نکرینگے پھر جو لوگ مسلمانون مین سے
وہان پھر آئے اور متوالی و متعدد اونکے محاصرے کے ہوئے وہ جماعت قعقاع کی تھی اور ہم بھی اونکے ہمراہ تھے پھر جب
ہمنے اون زمیندارونکو دیکھا کہ وہ آمادۂ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ اونکے تیر پرتاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوئے
محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہمکو اونپر موقع ملا اور نہ وہ وہانسے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت
کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینونکا محاصرہ کرتے ہین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے
کہا کہ تم ان لوگونکیطرف جاؤ اور برلے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر و کچھہ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی اونکی جانب آگے
بڑھے اور فارسی زبان مین اونسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے
تو کون ہے اونھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو کہ جو شخص اپنی جان یا مال خواہ
اولاد کے لیے مقاتلہ کرتا ہے تو اوسوقت ایسا کرتا ہے جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہے وحالانکہ مین تمھارے واسطے
کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اوسکا ملک و خزانہ لے لیا اب مدائن مین
تمھارے سوا اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانونکو ہلاک نکرو اور اس قلعے کو خالی کردو
اور ہمارے سپرد کردو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہے اور تمکو امان ہے جدہر چاہو چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تمسے تعرض نکریگا

غرض جب اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب مر کر نہ جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی کر دیوینگے بعد ازان
اون لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اوسوقت سلمان نے اونکے لیے اپنے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حق تعالیٰ نے
بسبب اونکے غیظ و بغض کے اونکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ
مومنون کے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالیٰ شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک کہ اون تیرون
مین سے ایک بھی اونکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجھکو قسم ہے اپنے اوس شخص کی جو تیر اشارہ سے
اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ مین روزبہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ آئینہ
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین بخدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اوسکی جناب مین حاضر ہوا تو اوسنے میرا اکرام کیا اور جب مینے اوسکی
خدمتگزاری کی تو اوسنے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنْ
اَهْلِ الْبَيْتِ وبنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہے
پھر جسوقت اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی اونکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص
اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اونھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے
اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تجھسے کچھ مخفی نکرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہمراہ اپنے ساتھ لیجانے
سے متعذر رہا تو اوسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اوس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اوسکی
باب مین امان دو تو ہم بنت کسری کے تئین تمہارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اونکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جا کر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہانسے اپنے لشکر مین پھر آئے اور جو کچھ
اون لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبد اللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین متفرق
ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی اونمین سے انپر آ پڑے اور انکو اونکے حال پر باقی نچھوڑے اسلیے انسے کہدو کہ اگر تم ہماری
حمایت مین آ جاؤ تو ہمپر تمہاری اعانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اوسوقت جدھر تمہارا ارادہ ہو بے امان چلے جاؤ
کہ بعد اوسکے کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اوسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اون زمینداروںکے پاس گئے اور جو
سعد نے کہا تھا اونسے ظاہر کیا چنانچہ اونمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہمپر یعنے
فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا اقتضائے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدین آن عرب ہونگے رجوع کرین اونکے

سایہ دولت مین امن و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و مملکت سے نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنے سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اوسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد اس مکالمہ کے اون لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گریز ہوتی ہے کھولکر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اون سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اونکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ یعنے اے پروردگار اسیطرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھا وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہے کہ ہم اسکو درمیان آدمیونکے ہاتھون ہاتھ پھیرتے ہین یعنے ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہے اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اوسنے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروںکو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانونکے برابر حصہ دیا گیا و بعد ازان ہر ایک و نمین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ اونھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان با قتدائے قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوئے یعنے ہزارہا آدمی اونکی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے موسی بن عبداللہ سے اوسنے عمرو سے اوسنے اپنے جد یحیی سے اونھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورہ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ جب مردمان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اونکا پیچھا کیا تو نوبت اوسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور اونکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اونپر عماریان تھین و سیمین زرنگاری سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب سے بنا تھا اور اوسپر پوشش رنگ برنگ کی زرنگین تھی اور تار تار اوسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اوسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلألؤ اوسکی بینائی زائل وخیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اوس گروہ پر حملہ کیا اور اونھون نے بھی انپر حملہ کیا و بجان خود صابر و ثابت رہے اور اوس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزنان دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا (مترجم کہتا ہے یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام) اور اوس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہشام نے اوس محافے کو اور اون خادمون اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے اور اونکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھ اس محافے مین بنت کسری ہے یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

قصۂ شاہزنان

مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء یعنے اے خدا
مالک ملک لازوال توہی ملک و بادشاہت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور توہی انتزاع ملک و سلب سلطنت کرلیتا ہے جس سے چاہتا ہے
اور توہی جسکو چاہتا ہے عزت و غلبہ عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل و مغلوب کر دیتا ہے بعد ازان عدہ ملاحظہ اونکا
کیا بناگاہ اوسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور اوسمین بساط
کسریٰ یعنے اوسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور وہ
سارا پر متن تھا کہ زر تار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اوسپر زر و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس مروارید گرانقیمت جواہر
گران بہا لگے تھے اور طول اوسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا
اور اوسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تو [illegible] بنی تھین ایسے بہت
بوٹے پر کھلے تھے اور کلیان لگی تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر زرنگار رنگا رنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط کے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اوس بساط کے تئین بساط
نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اوسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اوسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو
چادر بلا زینت و بے قباب ہے راوی نے کہا ہے جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وے سبھی سوار تھے اونمین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ مین عورتون اور بچون کے ہمراہ تعینات
تھے اونکا سہم بھی نکالا گیا پھر وہان کے مکانات بھی لوگون کے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزینہ دار تو عمرو بن عمرو المدائنی
تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اوسکی قسمت کس طرح کیجاوے تب سعد نے کہا اے
گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہے کہ اس بساط کو ہم بخدمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجدین [illegible] وہ جو
چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہوکر بولے یہ آپکی راے بہت خوب و مناسب ہے آخر اوس بساط کو
پھر اوسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اوسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من عاملہ علی العراق سعد بن ابی وقاص اما بعد [illegible]
علیک و انی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ما منحنا
بالظفر علی العدو الذی اطاع شیطانہ وارخی فی میدان الغی عنانہ وقد اجرانا اللہ سبحانہ
علی جمیل العادۃ واخذنا الملک من یزدجرد بن کسریٰ فی کثرۃ اطوارہ واختراز روس اجنادہ
الذی جاشت الہیبۃ دیارہم وضربت الملئکۃ وجوہہم وادبارہم ذلک بان اللہ

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ وَتَمَّدَ نَهْزِمُ عَلٰى وَاللّٰهِ بَعْدَ مَا قَتَلْنَا جُنْدَهٗ وَاَخَذْنَا
اِبْنَتَهٗ وَاِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اَمْرَكَ فِيْمَا يَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا وَنَحْنُ مُقِيْمُوْنَ عَلَى الْمَدَائِنِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنے ابتدا کیجاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور ارسال
کیا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے منجانب اونکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک
عراق پر مامور ومقرر ہے کہ بعد حمد خدا ودرود سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور ہین سپاس
اوس خدا کی کرتا ہون جسکے سوائے کوئی دوسرا مستوجب وشایان پرستاری نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے
نبی مختار پر صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اوسنے ہمارے ساتھ لطف واحسان کیا ہے بسبب ظفر یاب کرنے کے
ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی نے
ہمکو خوبی عبودیت پر جرأت واستطاعت بخشی ہے تو اس روسے ہمنے تمام ملک ملک کسری کا تسخیر کر لیا وحالانکہ اوسنے بکثرت
حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی وباوجودیکہ کمال تندی وسرکشی اوسکے سران لشکر کے جنکے ہیبت ورعب کی
اونکے دیار مین بڑی دہاک تھی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے کہ ملائکہ اونکے رو وپشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا
مولی وناصر ہے اور کافرونکا کوئی حامی ومددگار نہین غرض بعد ازانکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنی یزدجرد
بھاگ گیا اور ہمنے اوسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور بالفعل
ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عریضہ مع
مال بشر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسری کو بھی اوسکے محلافے مین سوار اور اوسکے خدم وپرستارونکو
ساتھ کرکے سپرد بشر کیا بعد ازان رے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھ جاوے
اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حقتعالی نے مسلمین پر فضل وانعام کیا ہے وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت ورعب
فتوح دلونمین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے جیش بن ناجد الاسدی یا واللہ اعلم ابن ہلال کو بھیجا تو وہ اپنے ناقے پر سوار
ہوکر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل وقطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقراۃ سورہ
کوچک ومختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہوکر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے ومترقب ومتفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے
کیا کیا بات سنائی دیتی ہے چنانچہ ایک روز جو حسب معمول اوسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ جیش اپنے
ناقے پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اوسکو دیکھا تو اوسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اوس سے
استفسار حال کیا کہ اے بندۂ خدا تو کہان اور کدہر سے آتا ہے اوسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب
پوچھا تیرے پاس کیا کیا خبر ہے خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اوسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ
باد بفتح عام وسعادت تمام کہ ہر آئینہ حقتعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ یعنے حقتعالی نے

پیچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اونکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا اونکی حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ کنایہ استیصال اور
قطع نسل سے بھی ہے اور اونسے اونکے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اونکے آثار و نشان مٹ گئے اور مراکب اونکے
یعنے سارے اسپ شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اونکی لٹ گئی اور تمام جمعیت اونکی پراگندہ ہوگئی اور اونکے
محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدت تمہارے زندگانی اور عمرین اونکی کوتاہ ہوگئین اور احوال اونکے پریشان ہوگئے
اور مسکن اونکے بے چراغ اور وطن اونکے ویران ہوگئے چنانچہ جسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو حمد و
ثناے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے امن و ماویٰ سے آوارہ و خوار ہوگئے بعد ازان وہانسے اپنے
دولت سرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہانکی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد مین پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام ازدحام انام سے پر ہوگئی اور کشمکش ہونے لگی اور
جیش سامنے کھڑا ہوا اون سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثناے کثیر سے ستائش خدا کرتے تھے اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اوس مال کے
اوسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسریٰ بھی تھی اور اوسکے ساتھ کسریٰ کی پوشاک و تاج و سلاح اوسکا اور اوسکی بساط بھی تھی پھر جب
عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا بھیجا ہے بڑا امین ہے یعنے
سعد بن ابی وقاص اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و توانگر ہوئے چاہیے کہ بذل و عطا کرو یہ سنکر عمر رضی اللہ عنہ نے
بعد ادائے حمد و ثناے خداے عز و جل کے مال خمس سے حصہ اون مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور باقی خمس
بموافق خود بجا ہائے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے یعنے بساط
کیا عمل کرون لوگون نے کہا جیسے آپکی راے بلند و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْكَ جَهْلٌ وَلَا
تَقْبَلْ شَكًّا وَاِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ فَاَمْضَيْتَ وَلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ وَاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ
یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ ندے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہیں ہے جو ساتھ جائیگا مگر
جو کچھ کسیکو تونے عطا کیا پس وہ تو البتہ تونے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تونے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تونے
کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوالحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اوس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر
درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ اونمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اوسکو بیچا تو معاوضہ اوسکا بیس ہزار
دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محکم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ مین سب سے
بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بڑا کج خلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اوسکو خلعت کسریٰ کا پہنایا اور اوسکی حمیل مخملی بجواہر اوسکے
گلے مین ڈالی اور اوسکا تاج اوسکے سر پر رکھا اور اوسکے دونون سوار یعنے دستانے اوسکے دونون ہاتھون مین پہنائے
اور منطقہ مطلا اوسکا اوسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا حلہ و حلیہ کسریٰ ابن رواحہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک اوسکی

اوسکو پہنائی اور اوسکا ہتیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اوسکو آراستہ کیا اوسوقت لوگون نے جو اوسکی طرف
نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اوسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ ابن رواحہ کو موافق زی کسریٰ کے آراستہ کرنا
اور اوسکے تئین شبیہ اوسکا بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا وبس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ
دیکھکر لوگونسے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اوسکی انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب و مہلکات
اوسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب عُلوّ عزت و
وفور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اوسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھہ اپنی ذات
خاص کے لیے نکیا کہ بیشِ خدا اوس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اوسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اوسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حقتعالی نے اوسکو پکڑا اور اوسکی جاے پناہ سے اوسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا یہانتک کہ جو کچھہ اوسنے
اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہے اوسی مین مرتہن و مبتلا رہے گا بعد ازان پھر لوگونسے مکرر بیان کیا کہ اے گروہ مردمان دیکھو
یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب قربا سے تنہا رہ گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان ہی اور وہ تمام
لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج و کلاہ اور کہان
وہ جیش ہوا خواہ کدہر وہ فرس و خیل اور کدہر وہ دوست و خلیل و بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنے اے
نبی تو لوگونسے کہدے کہ مال و متاع دنیا نہایت قلیل و ہیچ ہے یعنے کچھہ مال نہین بعد ازان لوگونسے مخاطب ہوئے کہ اے جماعت
اصحاب مَنْ لَہٗ مِنْکُمْ یَدٌ سَابِقٌ یعنے تم مین سے جسکا ہاتھہ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جسکا کچھہ حق و استحقاق
سابق ہو چاہیے کہ وہ اوٹھہ کر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور بیان
کرنے لگے کہ یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پسر ہون اوس شخص کا جو پہلے سب
ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اوٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی
اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اونکے ساتھہ داخل غار ہو کر یار غار ہوا اور اونکے سامنے کافرونسے جہاد کیا او
جھگڑنے والونسے جھگڑا اور اون لوگونسے باافتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اوسی کے بارہ مین حق تعالی نے یہ آیہ نازل کیا
لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کر سکتا اوس شخص کی
جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے بیان دعوی مین
سچا ہے اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت اور دس ہزار درہم
عطا کیا اور پھر حضرت رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیت کے میرے
سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون جسنے
ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین ہر روز مہر پر حاضر ہوا اور مینے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور مینے

دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہے اور مینے دو دختر دنسے عقد تزویج کیا یعنے زینب وکلثوم دختران نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اور مینے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہے اور مینے محبت خدا ورسول مین اپنا مال بذل کیا ہے اور مین وہ ہون جسکے حق مین حق تعالے
نے نازل کیا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ یعنے کیا وہ جو فرمان بردار
اور نماز گزار ہے اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہے اور وہ خوف خدا رکھتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہے یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہے تب عمر رضے اللہ عنہ نے کہا احسنت
یا ابا الفتیان یعنے اے ابو فتیان تونے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہے کہ کذب سے دور اور باز رہا ہو پھر اونکے لیے بھی بیس
ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ الزَّاهِدَيْنِ وَالْغُصْنَيْنِ النَّضِرَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَرَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَبِيبَيَّ مَا الَّذِي اَخْرَجَكُمَا مَنْ مِثْلُكُمَا مَنْ يَفْتَخِرُ وَ
قَالَ اَلَيْسَ اَنْتُمَا سِبْطَيِ الرَّسُولِ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةَ الْبَتُولُ اَلَيْسَ اَبُوكُمَا سَيْفَ اللهِ الْمَسْلُولَ اَلَيْسَ
فِي بَيْتِكُمَا نَزَلَ التَّاْوِيلُ اَلَيْسَ كَانَ سَادِسَكُمَا تَحْتَ الْعَبَاءِ جِبْرَئِيلُ اَلَيْسَ فِيكُمَا اَنْزَلَ
اللهُ الْجَلِيلُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ فَاِنْ افْتَخَرْتُمَا فَلَكُمَا الْفَخْرُ الْبَلِيغُ یعنے بعد از عطا وبخشش عبدالرحمن
وعثمان رضے اللہ عنہما کے حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد وورع کے نظر کی اور وہ دونون دو
شاخین سرسبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنے حسن وحسین علیہما السلام
تب اون دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونو کو کونسی حاجت یہان لائی ہے مثل وہمسر تم دونونکا کون ہے جو
فخر ومباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہے کیا پدر
تمہارا اللہ کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہے کیا درمیان تمہارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہے کیا تم مین زیر
عبا چھٹا شخص جبرئیل تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا اوسکو بھی سادس آل عبا ہونیکا فخر وناز تھا اور کیا
حق سبحانہ تعالیٰ نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہے کہ نیکوکارون پر کوئی سبیل مداخلت ودست اندازی نہین ہے غرضکہ
اگر تم دونون فخر کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا فخر ہے وبعد از ان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر لِلّٰهِ دَرُّكَ یعنے حق تعالی تمکو اجر نیک وجزائے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہے اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہے اور کون ہے جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر اور
اس قسم کی شکر گزاری وپاسداری کرے وبعد از ان عمر رضے اللہ عنہ نے پھر لوگونکیطرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا
باپ اسو خیر مین سابق وفائق ہو اوٹھکر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبداللہ بن عمر روبرو آکھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا مین آپکا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل وحمد وافتخار نہین ہین اور کیا آپکے
لیے فصاحت وبلاغت اور رفعت ووقار حاصل نہین ہے کہ آپ نے اسلام ومسلمین کی نصرت کی اور آپ نے

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حقتعالی نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ
اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالی کافی ہے اور مومنین مین سے جسنے تیری
اتباع وپیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہے اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کیجاتی تھی وہ باعلان
بجا لاتے ہین تب عمر رضے اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہے جو دنیاے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ باز کے
فریب مین آوے اور سعید وہ ہے جو عاقبت وآخرت کے لیے امور خیر عمل مین لاوے اوپھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اوسکی ذات خاص کے لیے ہے اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہے
ضرر اوسکا اوسی کی ذات پر واقع ہوتا ہے پس کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اوسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مینے ہجرت کی ہے یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مینے بذل مال کیا اور دین
کی نصرت کی اور مینے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور اونکے جیش کو جنبش مین لایا اور مینے کسی نہج کی تقصیر وکوتاہی نہین کی مگر
باینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین وحال آنکہ آپنے
ان لوگونکو یعنے حسنین کو اسقدر دیا ہے تب حضرت رضے اللہ عنہ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسرف
کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد اون دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اوسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی اون دونونکی والدہ
ماجدہ ہے تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجکو بھی اونکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی اونکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اوسیقدر
رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب ورحقیقی قرابتین ہین وہ سب منقطع ومخفی ہو جائینگی مگر نسب بتول زہرا
کہ ثابت وروشن رہیگا راوی کہتا ہے کہ جب عمر رضے اللہ عنہ ان باتونسے فارغ ہوئے تو دربارۂ بنت کسری حکم کیا
کہ اوسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی تو اوسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور وجواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اوسکے بدن سے اوتارے تا اوسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کیطرف آگے بڑھا تاکہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اوسکو منع کیا اور اوسکے سینے پر
دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضے اللہ عنہ غیظ وغضب مین آئے اور لوگ اوس ملکہ کے سر پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اوسوقت علی علیہ السلام بولے اے امیر المومنین مَهْلًا یعنے غصہ نکرو اور افروختہ خاطر نہو تحقیق
کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنے جو عزیز ورئیس
قوم کا ذلیل وخوار ہو جاوے اور جو غنی وتونگر کسی قوم کا محتاج ونادار ہو جاوے تو اوسپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضے اللہ
عنہ کا فرو ہو گیا اور پھر جو اوس شاہزادی کیطرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وَهِیَ تُحَدِّقُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا یعنے وہ خوزادی گوشۂ چشم سے بانظر تیز سے حسین بن علیہ السلام کو دیکھ رہی ہے اوسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے
کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنے فراست

وفطانت مومن سے ڈرتے رہو اور بلحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۂ نور خدا مشاہدہ کرتا ہے چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسین
ابن علی کو بچشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہے سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین کے
ارادت وعقیدت رکھتی ہے اسلیے کہ ہم لوگو نمین از روے صباحت و وجاہت کے حسینؑ سے کوئی بہتر نہین ہے بعد ازان
کہا اے ابا عبداللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ و تحفہ ہے چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین
مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گزار و منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے
انس بن عبدالاعلی سے نقل کی ہے اونھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ھ دوصد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصی کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہے کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے
شکست پاکر مفرور ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوئے اور دیگر حالات اونکے وہ تھے
جو کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوئے اور اوسمین اوس شان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کیے تھے اور پیراہن خضوع کا
در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سراے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور اونکی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین اونکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق سے ہے

ابو عبداللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ازان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہوکر حلوان کیطرف گیا اور تمام وہ لوگ کہ تمام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہونچے اوسوقت
ملک کسری اونکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت اور اسیری اپنی دختر کی اور غارت و تاراج اپنے
خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اوسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس
دنیا بد خصال و سریع الزوال اور روان دوان و جلد گذران ہے و ہر آئنہ یہ ملک تمھارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہوگیا
اور تمھارے دیار مین اغیار آبسے اور تمھارے قلعے چھن گئے اور تمھاری گڑھیان کھودی گئین اور مال تمھارے لٹ گئے
اور لڑکیان تمھاری بندی ہوگئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہوگئے اور لابد ہے کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم
اونسے ایمن نہین ہو اور قریب ہے کہ گھوڑے اونکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب نے ملک خراسان اور ری
اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اوسطرف تم رخ کروگے مگر ہان بلاد تمھارے
آبا و اجداد کی البتہ باقی رہی ہین سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے ما بقی ایام کو تو لو
جیسے جو گذر گئے وہ تو سب گئے گذرے اب جو بقیۂ ایام ہین اوسی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھرو اور ہر آئینہ مینے سنا ہے

کہ دوانوس العاری بن ہر بن کیقاد بن یزدجرد نے اور سکندر بن الفلیس الرومی نے دونون نے باہمدیگر مقابلہ کیا اور
ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک اون دونونمین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان
جد و جہد اپنی کمرون پر مضبوط باندہو اور اس مرتبہ تمام اوس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اوپر ہے یا اونکی فتح تم پر
ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمھاری مدد کرین بعدازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیون پر
صرف کیا اور اونھون نے اوس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کی مستعد ہوگئے اور خیام
اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اونکے دین کے صنادید یعنے مُغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ روشن
کرکے اوسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیونسے تقرب آتش کرکے لوگونسے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پسپا
نہون اگرچہ سبکے سب جاوین بعدازان اونکی عورتین اور اونکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین ہوائین اون نامورد
جنگ آورونکی جو قتل ہوئے تھے بالباسہاے خون آلودہ آکر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوئے
تھے اونکو بہکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و خاصان و مرزبانان و دیگر مبارزان عجم باہم عہد
و سوگند ہوئے اس امر پر کہ فرار و گریز نکرین ورنہ ہنگام پیکار و ستیز یکسر مرجاوین **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جسوقت
مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفے مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب
اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اون لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور اوسمین سے
دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن مجنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اون عرب کے پاس گیا تو اوس زمانے
مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک صنم یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اوسمین سے عربون نے
ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے سوار مع گھوڑا تھا اور سیراون لوگون نے
جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اوسمین جذب ہوگیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر
ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اونکی کثرت کے اون سبکے تئین کافی و وافی ہوتا
الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بندوبست اور سامان قوم
فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اونھون نے
اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اونکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اونکو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچا دیا اور
وہ سب جریدہ ہوکر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سُنکے سائر مسلمین ایوان کسری مین جمع ہوئے اور سعد سے
کہنے لگے کہ اے امیر آئندہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے
مونھہ نہ پھیرین اور پسپا نہوین بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خون مین نہاوین اور اس سے وہ ارادہ
مدائن کا رکھتے ہین یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ عریضہ مشتمل

اس خبر پر ترقیم کیا یقول لہ فیہ اَنَّ اَھلَ الموصِلِ قد مات ملکھم الانطاق وقد تولّی علیھم السُّکان
بن قالوص وَاَنْ تدّوا عن صلحنا وعول ملکھم باَنْ یکون عونًا لاھلِ فارسِ علینا والسّلام
علیک وعلی جمیعِ المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یعنے اوس نامے مین حضرت رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ
انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مرگیا اور اب والی ومالک ونپر شکان بن قالوص ہے چنانچہ وہان موصل تو ہمارے ساتھ
مصالحہ کرنے سے منحرف ہوئے اور بادشاہ اونکا آمادہ اس بات پر ہے کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور
سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ
رضی اللہ عنہ کی پہونچا تو اوسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یا سعدُ اِعلم اَنَّ اللہ مُنجِزٌ وَعدِہٖ یعنے اے سعد تو خوب
یقین رکھ اس بات کا کہ ہر آئنہ حق تعالیٰ اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہے (یعنے وعدۂ فتح جو کیا ہے تو لامحالہ اوسکا
ایفا کریگا) وبعد ازان حضرت رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ
کیا اور منجملہ اون سوارونکے مہاجرین وانصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک بن کسریٰ جب
اپنے اہل وعیال اور خزینہ ومال کا اہتمام واستحکام بلاد جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا او
اوسکو وصیت وفہمائش امور مہمہ کی کر دی اور اوسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسریٰ خود بھی سوار ہوکر ہمراہ مہران کے
ایک میل تک گیا اور اوسکو وداع کر کے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اوسکے پاس مدد وکمک سائر بلاد عجم سے
پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنے دار الامارت و مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور وہین
قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر
اسوار یعنے دیوار ہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر
خوب استحکام وبند وبست رکھین اور اوسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات ومجانیق سے مہیا کرایا (عرادات فلاخنہاے
کوچک ومجانیق فلاخنہاے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھدوادین اور خارہاے آہنی یعنے
لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر وکبیر باقی نہ بچا کہ اوسکو
مصروف وماموِر فصیلون اور خندقون پر نکیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے
اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد وثیق اور رہائن لیا
یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کوئی کبھی بھاگ نسکے پھر جسوقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا
انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ وسوار سے
مقابل شہر نشاور کے آ پہونچے تو دیکھا کہ حصن وحصار اونکا بجمیع ساز وسباب حرب مرتب ہے کہ اسلحہ کثیرہ سے برجونکو
بخوبی آراستہ کیا ہے وآلات جنگ سے زرہین وخود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن چھوٹی چھوٹی

بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی بیرقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی مکانو نمین اور برجون پر مجامر یعنی
بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اوسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اوسکے آگے سجدے کرتے
ہین اور اوس سے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت اونکے مقابل پہونچا تو وہ سب
بکلمات کفر جو بطریق مدح و تعبد شانمین ستونکی کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب و آتش کے
کرتے تھے یعنے اونکی استمداد و استعانت سے فتح ونصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ وسورج کے سامنے سجدے
کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکی شامت اعمال سے زمین اونکے تلے تھراتی تھی اور آسمان اونکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم
کائنات اونکے افعال بد پر استرجاع اور اونکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا پس اوسی حالت مین بزبان حال پیشگاہ
ذوالجلال سے اونکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئنہ مین ایسا حلیم وبردبار ہون
کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اونکی سزا دینے مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین اونکو مین محروم ومایوس
نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اوسمین اور جو کچھ اوسکے درمیان ہے اور سارے
اطباق زمین اور جو کوئی وجو کچھ اوسکے جہات وناحیات مین ہے وہ سب میری ہی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور میرے علم
مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اوسکی صورت حال بدل دونگا اون لوگونکے لیے
جنکے حق مین مینے یہ کہا ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگونکے لیے
برآوردہ ومنتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل وبے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے مجکو
اپنی عزت وجلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بیدینونسے پاک کرونگا اور آتشخانونکو مسجدونسے
بدل دونگا اور ان مساجد مین باوقات شبہا وصباح وسا میرا ہی ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے
جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مینے اونکا ذکر اپنی کتاب مکنون ومحفوظ مین کیا ہے وَلَقَد کَتَبنَا فِی الزَّبُورِ مِن
بَعدِ الذِّکرِ اَنَّ الاَرضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ وذکر عباد صالحین کے
مینے یہ لکھا ہے کہ وارث ومالک وے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
بوسیلہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے روایت کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر نشاور پر
نازل ہوئے تو اوسوقت اوس قوم نے کچھ التفات اور پروائی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی وجنگبازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ وراے حصار سے دست اندازی ودست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نکرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد وکمک پیہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اون دشمنان خدا کے دل سخت وقوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین جہران الداری اپنے
سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے

آپکے تئین کیا منظور ہے وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہے یعنے ہماری کثرت سے اوسمین تنگی ہے اور امید ہے
کہ یہ مہر درخشان و ماہ نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر جب ابن
ان لوگونکو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اونکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر جوازن بن جہران کو افسر مقرر کرکے حکم کیا کہ
لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج نصاریٰ اونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش
ہوئے اور اونکی طرف دوڑ پڑے اور بغایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر خاطر نہوئے
بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ اونکے اس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اونکے جنگاہ
کیطرف شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکو سکونت دار الفرار سے یاس تھی اور استقرار دار القصور
ومعانقۂ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دنیا ناپائدار سے سیر و مایوس ہین اور
مشتاق دار القرار اور تمنائے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہے وہ وفا
کیجیے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہو اون ابرار
کرام کے ساتھ جنکے حق مین آپنے فرمایا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے اون ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہو کیا خوب
تمنے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہے تمپر بسبب تمہارے صبر و استقامت کے اوسکے صلے مین تمہارے
لیے مقام و معاد آخرت کا کیا خوب مرغوب ہے **راوی** کہتا ہے جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سر خیل و مقدم الجیش
طلحہ بن خویلد تھے اوسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت
نہوگے لازم ہے کہ اپنے دلونکو خواہش دنیا سے بازیچہ سرائے و جائے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالی نے ارشاد کیا ہے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنے وسعت و فسحت اوسکی برابر آسمانون اور تمام دائرۂ زمین کے ہے اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہے
اور لپک اوسکی آرہی ہے اور دھوان اوسکا اوٹھ رہا ہے چاہیے کہ سوار ہو اور اوسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہے اور کیسے زورون پر چڑھا ہے تو لازم ہے
کہ اوسمین سوار سفینۂ نجات ہوکر پار اوتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانونکو وہان نصب کردو اور **راوی** کہتا ہے
کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے اوڑنے
لگے اور وہ انہین کامون مین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک تُتے بارہ ہزار سوار سے اونکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار اونکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نکرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفی صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحالانکہ کثرت جمعیت اونکی کس مرتبہ تھی اور سلاح و ساز حرب
اونکے پاس کس سامان سے فراہم و مہیا تھے مگر حق تعالی نے اپنے نبی کو کیسی فتح و نصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین خداوند
عزوجل نے ارشاد کیا ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اسلیے کہ حق تعالی صابرون
ثابت قدمونکے ساتھ ہے یعنے اونکا مددگار ہے چنانچہ دفعۃً ملک رُئے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل و
سیلاب کے آپڑا اوسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت و خالصًا لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمہارے اوپر پھیر لایا ہے یعنے انکو تمہارے سامنے کر دیا ہے
راوی کہتا ہے کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپسمین بھڑ گئے اور ایک دوسرے لشکر پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی و تنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام و ہجوم ہوگیا اور بایکدیگر برغہ و یورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون طرف سے تلوار
چلنے لگی اوسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے ناوک افگنی
و خدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ و تاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم
بیشتر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب مین دلاور تیراندازی بڑی
تیزدستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اوسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اونکو سنان رماح سے کاسۂ الفراق
و جام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسیطرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور **راوی** کہتا ہے
کہ اوسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعۃً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اوسوقت اوس لشکر
موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت و توانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائین اونکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور پتھرون اور درختون اور نالونمین سماگئین آخر
جب اون دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور اونکے کلمات کانمین پڑے تو رگین گردنونکی پھول اٹھین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی و ہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے اونکے تئین تلوارون پر بھالونکے
آگے دھر لیا اور بالاعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوٰۃ و درود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اونکو خوب سیراب و ٹھنڈھا کیا و ہر گاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور اونسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق و صفا سے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن دیکر اوس سے تباین و کنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مرجاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد تنظیم و امتزاج اربعہ عناصر کے پھر تشتر و فراق ہے الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت اونکی منتشر ہوگئی
اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالی نے اونکو منہزم و پسپا کر دیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

اور جو ہاتھ لگے [illegible] ہوئے [illegible] شہر [illegible] اور جسقدر زر وزیور
مال و متاع [illegible] اور [illegible] ہر با اقامت پذیر ہوکر مسجد جامع
بنا کی حسین [illegible] اور [illegible] کامل وغیرہ کی
تمام عطا کی [illegible] کے احوال فتوحات سے اطلاع دی اور
فتحنامے کے ساتھ خمس بھی ارسال کیا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیمانہ نہایت مسرور
ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور سجدہ شکر ادا کیا [illegible] حمد الہی بجا لائے [illegible] مسلمانونکو فتح
عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسری اور کے نعمان [illegible] ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے سبب فتح ہوئے
تھے وبالآخر ان غنائم [illegible] کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اوسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اوسکے جبانات یعنے صحرا و عرصات کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم وفقک اللہ تعالی یعنے بعد حمد وصلوة کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہے جسکا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ ہر آئینہ حقتعالی نے اپنی کتاب عزیز مین [illegible] عیسی علیہ السلام اوس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہے وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآویناهما الی ربوة ذات قرار ومعین یعنے ہمنے ابن مریم عیسی اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اون دونونکو اوس ٹیلے پر متمکن کیا جو جائے قرار مردم و جائے قرار آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہے جیسا امر عیسی علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوئے عنقریب ہم اوسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور حال یہ ہے کہ اوس سرزمین مین تقریبا پانچ ہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوئے ہین اونمین اعیان دامراقریب چار سو کے تھے اور اونکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اوس شہر مین بنا کی تھی اور اونکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہے کہ در ضمن ذکر فتوح اوس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اونکی اولاد اور اونکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اون سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالی اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے

جبانہ بہنسا یعنی اوسکے مرمہ و صحرا مین وہ جب تک وہانسے سعادت کی زیارت کرے رحمت کردگار مین داخل رہتا ہے اور
کہا جو کوئی اوس دشت مین زیارت کو جاتا ہے وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہے جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مغموم و محزون وہان زیارت و ہانکی کرتا ہے اوسکا ہم و حزن رفع ہوجاتا ہے اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اوسکا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اوسکی روا نہو اور
جو مقامات وہانکے جسمین دعائین مستجاب ہوتی ہین وہ نہین ... مجری الحصا ہے یعنے جائے سنگ لاخ و مقطع السیل
یعنے جہان سیلاب گرتا ہے کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہے شہدا سے ... حسن بن الصالح بن الحسین بن علی بن
ابی طالب کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہے نزدیک قبر زید بن ابی سفیان ... اور نزدیک قبر عبد الرزاق کے
وہ مقام جو اندرون باب داخل ہے اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہے اور قریب قبور
دیگر شہدا کے جو قبرین سفحہ یعنے مسفحہ جبل پہ واقع ہین چنانچہ درپیش و بجانب اوسی جبانہ کے ایک مقام معروف بہ راغم
ہے وسفحہ جبل یعنے دامن کوہ ہے وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہے کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور کی
مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہاے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب منتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر انکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اونکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ اونھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور اون لوگونکے لیے کرامات و انوار اوس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اونھون نے یہ سب کچھہ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہے وہ شہیدونکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہے وہ جہات غربیہ سے ہے وہین
مدفن خلائق کثیر کا ہے کہ خاص اوس مقام پر چارسو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر
اوسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی و اما فضائل بحر یوسفی یہ ہے کہ اوسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا آبادانی
ہے اور اوس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمۂ فیض ہے کہ اوس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتیون مین اوس سے پانی سیچتے ہین و باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہے مگر اوس سے اسقدر
نفع نہین ہے جسقدر اوس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اوسکے عجائب سے ایک یہ ہے کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھہ زیادتی ہوتی ہے تو اوس نہر مین وفور آب ہوتا ہے اور منجملہ عجائب یہ ہے کہ جب آمد آب مد نیل سے منقطع
ہوجاتی ہے تو یہ بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہے اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی
ہے اور بعض عجائب سے یہ ہے کہ اوسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہے اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ زمین
مصر کا ہے کہ وہ بلند ہے تو وہان والے اوس چشمے سے آب پاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اوسکے
برکات سے ایک یہ ہے کہ اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اوسکی برکت زیادہ تھی اور روم

زمانہ موسیٰ علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اوسکی بعض کرامات سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عزوجل کے اپنے
بال وبازو کی حرکت سے اوس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ
و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویوں نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے
پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد ورشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا جب درمیان ملک مصر اور یوسف
علیہ السلام کے کلام ہوا اوسنے کہا اے یوسف ہمارا ملک .... کہ یہ ہو اوسوقت لے طرفین کی اوپر فرقت وقسمت کے
مجتمع ہوئی یعنی رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین بھی
تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین
ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اوسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت
یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اوس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی
جمع کیے اور بیل وکلند وغیرہ آلات حفر اونکو حوالہ کرکے حکم کیا کہ جانب بلندی پیش روئے نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تا آنکہ
تین سال تک اونھون نے نہر کھودی اور اونکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو اوسکی بہتات اور
طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک کہ سات برس گذر گئے
اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ وقلق
عظیم ہوا اوسوقت حقتعالی نے وحی کی کہ اے یوسف تو نے اس کام مین اپنے مال ومردم سے استعانت کی اور مجسے استمداد
نکی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت وجلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھودوا دیتے
یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانُكَ وَاَعَزَّ سُلْطَانُكَ یعنی اے
پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہے اور تیری سلطنت غالب تر ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے
سر اوٹھایا پھر اپنا ملبوس اوتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے یوہ یعنی کریوہ کیطرف نکلے اور وہان جاکر سجدے
مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الہی تضرع وزاری کرنے لگے اوسوقت اونکو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اوٹھا ہمنے
تیری حاجت روا کی پھر حقسبحانہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اونھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو
شق کیا اور بعض روایت مین یون ہے کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک
ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اوس نہر پر پل
بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اوسکو بسایا اور اوس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹونکے تقسیم
کر دیا چنانچہ زمین بہنسا حصہ مین افرئیم بن یوسف کے آئی کہ اوسنے اوس سرزمین پر تعمیر شہر بہنسا شروع کی اور پتھر
ترشوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائی اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کیطرف سے جاری تھی

بعدازان بحیرہ کیطرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اوسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کریںگے انشاء اللہ تعالی اور راوی نے کہا کہ افرثیم بن یوسف نے بہنسا مین ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اوسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اون لوگون نے اوس مین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھہ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر عبید تک تھی اور ممالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اوسمین شرکت نتھی اور یوسف علیہ السلام نے اون تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کی ہر قوم کی حوالی کا کشاورزو کاشتکار مقرر کر دیے اور اونسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین وہ دہرے جو نکلتی تھین اور اونکی سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوونسے بھر جاتے تھے وحالآنکہ وہ اپنے ہاتھہ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالی نے ان نعمتونکو اونکے ہاتھونسے چھین لیا اور غیرونکو عطا کین کہ اونھون نے آکر اونکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو اونپر مسلط کر دیا اسلیے کہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اونکو ذلیل و خوار کیا کہ اونسے خدمات عبید و جواری کا لینے لگے اور اونکو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اونسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گاذری کا کراتے تھے اور اونکے مردون اور عورتون اور لڑکونکو اپنی عدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت میں رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نرکھتے تھے یہانتک کہ موسی علیہ السلام اونکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیہ احوال اونکا فروگذاشت کیا گیا تاآنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسی علیہ السلام کے تمام مدائن مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسی علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہُ تعالی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ یعنے حقسبحانہ تعالی نے فرمایا کہ ہمنے عیسی بن مریم اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اون دونونکو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اوس کے ربوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہوچکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اوسمین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل

مسعودی وابو جعفر طبرانی وواقدی وابن اسحاق [illegible] تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب
وابن عباس اور وہ لوگ جنھون [illegible] کتاب مجیب [illegible] ایک باب زیادہ [illegible] بھی اقوام [illegible] تھا
کیونکہ ہمین کتابین کثیر اور تواریخ [illegible] سیر و فتوحات وغیرہ [illegible] بیان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہے
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب [illegible] بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست ملک
شام اور اوسکی نواحی پر اوسوقت [illegible] روم ہرقل [illegible] ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور مصر [illegible] بہنسا مین ریاست قطیانوس کی تھی چنانچہ
جب ملک ہیرودوس [illegible] مسیح علیہ السلام [illegible] نے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
اونھون نے جب ایک کوکب کو طالع [illegible] اونکو [illegible] سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اوسوقت
حقتعالی نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اوسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اوسنے
مریم علیہ السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین [illegible] کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا
پھر جب ہیرودوس مرجاویگا تو پھر [illegible] مرکو پھر آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہ السلام کو اپنے حمار پر سوار کرکے
وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہوکر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور وہی وہ ربوہ ہے جسکا ذکر حقتعالی نے
اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہے) اور وہان
ایک عبادتگاہ تھی اوسمین ایک کنوان تھا اوسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہ السلام وضو براے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنی تہ خانہ تھا
اوسمین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا
وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسی تھی نہ ڈول تھا اور اوسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اونکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اوبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح
نے اوس سے پانی پیا پھر اوسی روز سے اوسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اوسی سے مشہور ہے اور
نصاری اب تک اوسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہے اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے و بعد ازان جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اوس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور
کھیت کاٹنے والونکے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اسیطرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین
تو اوسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
اونکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسیٰ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰ نے اوسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہے
اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اوٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھے
پوچھو مین تمکو بتاونگا مودب نے کہا اچھا بیان کرو پس مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اوتر آؤ تو مین بیان کردون پس نکلے
مودب اوس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اوسکی جگہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلْاَلِفُ اٰلَاءُ اللّٰهِ وَالْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ
وَالْجِيْمُ جَلَالُ اللّٰهِ وَالدَّالُ دِيْنُ اللّٰهِ وَالْهَاءُ هِيَ جَهَنَّمُ هَاوِيَةٌ وَالْوَاوُ وَيْلٌ لِاَهْلِهَا وَالزَّاءُ زَفِيْرُ جَهَنَّمَ
وَالْحَاءُ حُطَّتِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَالْكَافُ كَلَامُ اللّٰهِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَالصَّادُ صَاعٌ
بِصَاعٍ وَالْقَافُ تَقْرُبُ مِنْهَا حَيَّاتُ جَهَنَّمَ یعنے الف آلاء اللہ کا الف ہے بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور
با بہاء اللہ کی با ہے بمعنی نور عظمت الٰہی و رحیم مراد جلالت الٰہی ہے اور دال جو دین اللہ ہے بمعنی طاعت و انقیاد ہے
اور ہا جو کہ ہوت جہنم ہے وہ قعر و غار دوزخ ہے جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل و ہلاکی ہے برائے اہل دوزخ
کے اور زاسے زفیر دوزخ ہے یعنے صدائے مہیب مع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہے اور شہیق جو بانگ
سخت ہوتی ہے اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہے توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک
العلام ہے جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہے اور صاد سے اشارہ ہے طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کی اس سے
مراد یہ ہے کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اوسیقدر اوس سے لو نہ زیادہ
نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہے کہ صاع کے قریب مار ہاے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے
اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہانتک بیان کر چکے تو اوس استاد ادیب نے حضرت مریم سے
کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اوسکو حاجت استاد کی نہین ہے بلکہ حقتعالی نے خود اوسکو تعلیم کیا ہے مصنف
کتاب کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حلیم سے اونھون نے محمد بن احمد حمدون سے اونے
حکیم بن نافع سے اونے اسمعیل سے اونے ملیکہ سے اونے عطیہ سے اونے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اونھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اونکی والدہ نے واسطے تعلیم کی مکتب
مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے معلم نے کہا مین نہین جانتا
ہون تب مسیح نے بیان کیا اَلْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ یعنے عظمت پروردگار وَالسِّيْنُ سَنَاءُ اللّٰهِ یعنے نور خداے کردگار وَالْمِيْمُ
مُلْكُ اللّٰهِ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہے یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے بیچ زمین بہنسا مین ظاہر ہوئے
اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر بہنسا کے لوگونکو
تئین دکھلایا وہ یہ ہے کہ اونکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہے گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے
مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اوسنے اون دونونکو اوسی زمیندار کے

مکانمین لااوتارتھا اسلیے کہ خانہ زمیندار مذکور مامن ساکین ومسافرین تھا چنانچہ کسی اوردہقانی نے مال قیمتی اوس
زمیندار کے خزانے سے چرا یا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ ہوئے سا سے تھا مگر اوسنے اون ساکین مین سے جو اوسکی
مہمانسرا ے مین تھے کسی مسکین کو متہم نکیا ولیکن حضرت مریم کو اوس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیحؑ نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہے
اسکو بتادون مریمؑ نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سارے
مساکین کو جو اوسکے مکانونمین رہتے ہین جمع کرے تب مریمؑ نے اوس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اوسنے
اون سبکو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیحؑ نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیحؑ اون لوگونمین سے دو آدمی کے
پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرتؑ کے معجزے سے اوس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اوٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اوس رات کو تیرے تئین اس
بات کی یعنے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اوسکو اوٹھائے تھا یہانتک کہ اوسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اوسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اوس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہے اسلیے کہ اندھے نے اوس
لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اوسکی اعانت کی یہ سنکے اوس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام
مسیحؑ کی تصدیق کی پھر اون دونون نے مال دہقان کا مسترد کردیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور مریم
علیہ السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریمؑ نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین ہوئی ہون
تب اوس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریمؑ نے فرمایا مجھسے اوسکی شان عظیم تر ہے وبعد ازان
اوس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی وبعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اوس نواحی کے مسیحؑ کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام وشراب
قسم خمر سے اور نان وخورش مسیح کے پاس موجود تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہائے شراب
جو خالی ہین اونمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا وفتہ وہ سب خم پر از شراب ہو گئے
اور اوسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا اور مردم حوالی مدائن واہل قریات و باشندگان
سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزۂ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام مکتب
مین لڑکونسے باتین کرتے تھے تو جو کچھ اونکے باپ مان اور اونکے گھر والے اپنے گھرونمین کلام کرتے تھے وہ اون لڑکون سے
بیان کرتے تھے اور بعض لڑکونسے کہتے تھے تم اپنے گھر جاکر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ لڑکے اپنے گھر جاکر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اون لڑکونکو بھی کچھ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور انکو یہ
سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھہ نہ کھیلو اور اون لوگون نے لڑکونکو ایک مکان کے اندر بطریق قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام
وہان خود آئے اور اون لڑکونکو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرتؑ سے کہا یہان تو کوئی نہین ہے حضرتؑ نے
کہا اس مکان کے اندر کون ہے لوگون نے کہا اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرتؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ
تعالے پھر جب لوگون نے دروازہ اوس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو
سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوئے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے
سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اوسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب اوترے اوسنے
سبکو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت حزین و غمگین تھا
اور اوسوقت مریم علیہا السلام اوس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اوسکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے
لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہے کہ مین اوسکو مغموم دیکھتی ہون اوس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھہ نہ پوچھو حضرتؑ نے
کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہے کہ حقتعالی تمکو اس غمسے رستگاری بخشے تب اوس عورت نے بیان کیا
کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہے تو ہر ایک قریے مین مقام
کرتا ہے اور یہ دستور مقرر کیا ہے کہ اوس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہے
اور اگر کوئی ایسا نکرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہے اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان وارد
ہونے والا ہے اور ہمکو کچھہ مقدرت اوسکی ضیافت کی نہین ہے یہ سنکے حضرت مریمؑ نے اوس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھہ غم نکرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اوسکے لیے حق تعالی سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرتؑ نے فرمایا اگر مین ایسا
کرونگا تو کچھہ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھہ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھہ احسان و اکرام کیا ہے
تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اوس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور خمونکو
پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اوس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صداے دہل
و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اوسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اوسوقت اوس شخص نے مسیح علیہ السلام
کو خبر دی حضرتؑ نے جناب قدس الہی مین دعا کی اوسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ و مملو باقسام
طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسی قسم کے کھانے تھے اور اوس قسم کی شراب
تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور اوس
مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھہ آئی اوسنے کہا شہر فیوم سے

منگوائی ہے بادشاہ نے اس بات کو صحیح نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہے بلکہ انگور وہانکا آتا ہے اور
ہمارے یہان اوسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اوسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہے
پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اوسکی کوئی بات نمانی آخر اوس شخص نے کہا خیر اب مین ایسے
یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہے کہ جو کچھ وہ حق تعالی سے سوال کرتا ہے وہ اوسکو عطا کرتا ہے
سوا اوسی نے حق سبحانہ تعالی سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اوس ملک کا ایک پسر تھا
وہ اوسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ انتقال کر گیا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق
تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام صحیح ہے تو وہ لڑکا جس کی تو تعریف کرتا ہے وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے
لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب وہ شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیما بین سے
آگاہ کر کے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی
ملک نے کہا بعد اوسکے کہ مین اوسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آوے مجھکو اوسکی کچھ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون
اور تمہارا پسر زندہ ہو سو تب تم مجھکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور
تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجھکو نہ کہو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین
دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جب اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتیار لیکر دوڑے اور
کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو
چاہتا ہے کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرے ہمپر مسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہمکو تباہ
کرے یہ کہکے اون لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملکزادہ دونو کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام
وہانسے روانہ ہوئے اسیطرح معجزات حضرت مسیح سے بہت سے ہین ذکر اون سب کا طول مقال ہے چنانچہ ابو اسحق
ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اون کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے۔

ذکر فتح مہنسا اور اوسکے فضائل کا اور بیان ہے اون واقعات کا جو وہان صحابہ رضے اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اون لوگون سے روایت بیان کی ہے جو اوس فتح مین شریک تھے
اور وہ در رواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ ہین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ
بدایہ و نہایہ مین لکھا ہے اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور اونمین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت مین داخل ہے اسلیے کہ اوسمین اختلاف اون روایات کا ہے جو حاضر فتوحات و موجود واقعات تھے اور وہ سب صحابہ ہین رضے اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اونمین اعاظم و اکابر صحابہ ہین مثل عبداللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش تھے مصر پر اور اونکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اونکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن الاسود الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور اونکا بیٹا عبداللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و پسران خلفا رضے اللہ عنہم مثل عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ابان بن عثمان اور باقی اسماء سے ہمنے اختصار کیا باعث اندیشۂ طول کلام کے پس اون صحابہ نے جو کچھہ اون فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھہ اون واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب بیان کیا اور ویسا ہی اونکے ابنا و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کرکے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضے اللہ عنہم ہے کیونکہ اگر یہ لوگ ایسا نکرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہوتا یعنے نشان نہالے دین اسلام نصب و قائم نہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقًا و غربًا آوارہ ہو گئے اور وہ سب دشمن پسپا ہو کر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین مین اونکے خون بہائے اور نہب و تاراج اونکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالی نے اونکا رعب و خوف اونکے دشمنونکے دلمین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ مجاہدین نجوم ہدایت و راہ ولایت تھے کہ اجرائے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے اونکے حق مین ازروے اونکی فضیلت و بزرگی کے فرمایا ہے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے بعضے مومن وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اونھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھہ نہین بدلا راوی کہتا ہے مجھسے ابو عبداللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مینے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو اوسمین ازروے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا مین بنابر زیارت اوسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیے کہ مینے اوسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہانکی گناہونکو مٹاتی ہے اور غمونکو غلط اور سختیونکو دور کرتی ہے اور وہانکی زیارت سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہے اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہے اعدا پر اور کفایت کرتی ہے شدائد و دواہی کو کیونکہ اوسمین اون اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا مین قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالی نے مومنون سے مول لیلیا ہے اونکی جانون اور اونکے مالونکو اس بدلے مین کہ اونکے لیے جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اوسکا

جبانہ کی اوقات سحر مین کی یعنے قبل از فجر کے اور ہمنے اوس سے انوار باطنہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت مزارات ابرار
اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوے
تو درپے تفحص اخبار اون بزرگوارون کے ہوکر اونکے حالات بہر و قرار سے .. قدر کہ اونھون نے معرکہ غزوات و کارزار مین
تحمل کیا ہمکو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے باجہ انتہیٰ .. سوال کیا اور اونکو منظور رفع شہادت
حاجت میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر و فکر بیدار رہی تا آنکہ مینے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا
کیا پھر مینے مزاحمات و واردات سے اجتناب کر کے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اوس در یکتا کے ہے جسکی قیمت
کوئی نہین کر سکتا ہے اور اوسکی سماعت سے دلونکو تازگی ہوتی ہے اور رنج و الم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و
جرارت بڑھتی ہے اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اس کتاب سے
طلب رضاے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدا
بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا ہے روایت بیان کی اوس شخص نے جسپر میرے تئین
زیادہ تر اعتماد ہے منجملہ رواۃ مذکورین کے اوسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر و اسکندریہ
اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اوسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہاے نوبہ و بربرہ
دیلم و صقالیہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد
تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق
لیچلین یا جانب غرب دور کیا جاے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اونکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم
مِن عَبدِ اللّٰہِ عَمرِو بنِ العَاصِ عَامِلِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلیٰ مِصرَ وَنَوَاحِیھَا اِلیٰ عَبدِ اللّٰہِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ
عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ سَلَامٌ عَلَیکَ وَرَحمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعدُ فَاِنِّی اَحمَدُ اللّٰہَ وَ
اُثنِی عَلَیہِ وَاُصَلِّی عَلیٰ نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَن بِالمَدِینَةِ مِنَ المُھَاجِرِینَ
وَالاَنصَارِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ قَد فُتِحَت لَنَا مِصرُ وَالوَجہُ البَحرِیُّ وَاِسکَندَرِیَةُ وَدِمیَاطُ وَلَم یَبقَ فِی الوَجہِ البَحرِیِّ مَدِینَةٌ
اِلَّا وَقَد فُتِحَت وَلَا قَریَةٌ وَاَذَلَّ اللّٰہُ المُشرِکِینَ وَاَعلیٰ کَلِمَةَ الدِّینِ وَقَدِ اجتَمَعَت اَصحَابُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالاُمَرَاءِ وَالاَخیَارِ وَالمُھَاجِرِینَ وَالاَنصَارِ یَطلُبُونَ الاِذنَ مِن اَمِیرِ المُؤمِنِینَ
ھَل یَسِیرُونَ اِلَی الصَّعِیدِ وَاِلَی الغَربِ وَالاَمرُ اَمرُکَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ فَاِنَّھُم عَلَی الجِھَادِ قَلِقِینَ
وَبَاعُوا نُفُوسَھُم لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِینَ
ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہے جانب سے بندۂ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اوپر مصر

اور اوسکے نواحی پر اور لکھا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپکے
امابعد حمد و صلوٰۃ کے مین حمد و ثناے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا
سلام اون لوگون پر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور
تمام سواحل بحر یعنے ترائی دریا پر اور سکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین
ہوگیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو اکابر
و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور رائے اونکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین سے طلب اذن کرتے
ہین کہ آیا بطرف ملک سعید اور [illegible] نب عرب کے روانہ ہون یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتونکو عزم کرین سو یا امیر المومنین
اس بات مین حکم آپکا ہے اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بیچین و بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ ہین اور
اونھون نے اپنی جانونکو خدا [illegible] بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین جان اپنی فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا کا اوپر
سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اونکے آل و اصحاب سب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر
نامہ سے فارغ ہوئے تو [illegible] ب کو سنایا اور مہر کرکے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جسکا نام سالم بن بجیعۃ
الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اوسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اوسپر سوار ہو کر چلا اور مدینے کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

اَسِیْرُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ اَمَانٍ	وَاَرْجُو الْفَوْزَ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ	وَاَرْجُوْ اَنْ یَقْرُبَ لِیْ اِجْتِمَاعِیْ
وَاُعْطِیْ مَا اُرِیْدُ مِنَ الْاَمَانِیْ	اَلَا یَا نَاقَتِیْ جِدِّیْ وَسِیْرِیْ	اِلٰی نَحْوِ النَّبِیِّ بِلَا امْتِهَانٍ
وَاَقْرَ بِهِ السَّلَامُ وَاَنْشُدُ بِهٖ	کَلَامًا صَادِقًا حُسْنُ الْبَیَانِ	اَلَا یَا اَشْرَفَ الثَّقَلَیْنِ یَا مَنْ
بِهٖ شَرَفُ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمَکَانِ	فَکُنْ لِیْ فِی الْمَعَادِ غَدًا شَفِیْعًا	اِذَا مَا قِیْلَ هٰذَا عَبْدُ عَانٍ

یعنے مین مدینے کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہو اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتا ہون مجھے
حاصل ہووے میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تہاون تا قریب کرون اوسکے تئین
سلام کو یعنے اوس سے تقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنے درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح
ثنا آگاہ ہو اے اشرف گروہ جن و انس اور اے وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد مین میرا شفیع ہو جسوقت کہ مجکو لوگ کہینگے یہ بندہ خوار اور بندی گناہ ہونکا یعنے گناہگار ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقے کو بٹھا کر
اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندہ چھاند کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور
قبر اقدس پر سلام زیارت کرکے بابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجالایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا اسکے بعد سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین نے
مجھے دیکھا کہ مین اونکے روبرو شاداں و فرحان بڑھتا آتا ہون تو فرمایا مرحبا ساعۃ کو لا باللہ و نعمۃ ... فرمایا ہے اور مینے
دیکھا کہ اونکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفان رضی اللہ ... مہاجرین و انصار اونکے
گرد بیٹھے مثل عباس بن عبدالمطلب و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبیداللہ و باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے
تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مینے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اونھون نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم مینے کہا سالم ہے دنیا و
آخرت مین انشاء اللہ تعالی مینے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہے اور مژدہ فتح ہے جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور
و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہوچکا تھا تا آنکہ عمر
رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارہ لشکرکشی سمت ممالک
مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ
لشکر نہ جاوے تاکہ اوسکی ہیبت دشمنونکے دلونمین غالب رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے
روانہ کرے اور اوسپر خالد بن الولید کو مقرر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے
راست و درست کہا تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ
یعنے خالد اللہ خدا کی شمشیرونمین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہے اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ
لَا یَغْمِدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اوسکے دشمنونکے سامنے میان مین نہین رہتی غرضکہ اوس
شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ
عنہ کے حاضر ہوکر جواب خط کا طالب ہوا اوسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے جواب لکھا
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَ نَوَاحِیْھَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب سے
بندہ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اوسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہوا اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس خدا کی
جسکے سواے کوئی دوسرا خدا نہین اور درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا
تمپر اور اون لوگون پر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمھارا خط ہمنے
پڑھا اوسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین درآوے تو بہ اعانت خدا
لشکر کے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کرکے اوسکے ہمراہ جمعیت
مناسب تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کردو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کریں

اور احکام اسلام لوگونکو تعلیم کرین و بعد ازان زمرہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت
ترتیب دو اور اونپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اوسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس و مقداد بن الاسود
و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع اعیان سے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری
ہین اونکو مامور کرو اور کہدو کہ حدود مدائن پر نازل ہو وارد ہوکر لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر
جو لوگ قبول کرین فلہ مالنا وعلیہ ما علینا یعنے اوس ہر ایک کیلیے وہی ثواب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ
حرمت اوسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہے اور جو کچھ ہمپر حرام ہے محرمات شرعیہ سے وہی اونپر بھی حرام ہے اور جو کوئی
دعوت اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اوس سے جزیہ وصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین
اونسے حرب و قتال ہے اور جملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کرو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اوسکے سواد پر شبخون
اور دوڑ مارکر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ حدود مصر مین
دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب بمصر واقع ہے اور دوسرا بہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہے اور یہ بھی
سنا ہے کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہے وہ بڑا سرکش و خونریز ہے اوسکا نام بطلوس ہے اور
وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاری مین بزرگتر ہے مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ مالک ہے واحات کا لہذا تمکو
لازم ہے کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اون دونون قلعونکو فتح کرلو اور تمپر اور اونپر جو تمہارے ساتھ
ہین تقوی و پرہیزگاری سرًا و علانیۃً لازم ہے اور مظلومونکا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد و فریاد رسی
کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کہو ور ناتوان کا زور آور و توانا سے دلا دو اور نچاہیے
کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکر کو
جہان بھیجنا ہے بھیجدو اور جس وقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوراً تمہارے پاس کمک روانہ کرون و در حقیقت
اعانت منجانب اللہ عزوجل ہے تو لازم ہے کہ حق سبحانہ تعالی سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمہارے لیے نصرت و معونت
عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان اس نامے کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
سربمہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب اصحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وداع ہوا
و بعد از وضو دو رکعت نماز تہنیۃ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روانہ چلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص
اور سائر صحابہ زمین جیزہ مین اوترے ہین اور فصل ربیع کی ہے اور عمرو اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اونکے اصحاب بھی پاس موجود ہین
اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا (قائم مقام) اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اوسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ
گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اوسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہے اور عمرو اوسپر
بیٹھے ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کررہے تھے اور وہ خود بھی مثل اون سب کے

ایک اونمین میں سے تھے یعنے کچھ ایک شخص متکلف مانند رئیس ورؤس کے تھا سالم کہتا ہے کہ آخر میںنے وہان پہونچکر اپنا ناقہ
بٹھایا اور اوترا اوسوقت میںنے عمرو کی آواز سُنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے میںنے سے جواب
لانے مین اوسکو دیرنگ ہوئی خالد نے کہا وہ عنقریب پہونچتا ہے یہ کہکے خالد منتظر ومتوجہ ہوئے اور مین نزد خیمہ مائل تھا
گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے درحال آنکہ اونھون نے مجکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا
نہ کسیکو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہے میںنے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنے ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا
خالد نے کہا مرحبا شاد باش اے سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و دوست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد
کے اور سارے امرا و اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا اونھون نے وہ نامہ تا آخر
پڑھکر اور اوسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سبکو سنایا تو جمیع امرا بوفور سرور خرم ومسرور ہوئے بعد ازان عمرو نے اس باب
مین اون سب امرا و اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اون اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور
مین بدون مشورہ باہمدیگر کوئی کام نکرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالی نے اپنی کتاب مجید مین اونکی مدح فرمائی ہے
بقولہ تعالی وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ یعنے امر اونکا اور دستور العمل اونکا مشورہ باہمدگر تھا چنانچہ اون سب نے عمرو کو مشورہ
دیا کہ اول اون امرا کو جو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوئے ہین اونکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقا و غربا متفرق
بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کیجاوے کہ [illegible] اپکی توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ
رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہے) اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر او روجہ بحری یعنے جہات بحری وغیرہ
ہو چکی تو صحابہ متفرق ہو گئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و اسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے
اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اوس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہے اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی
و ہاشم بن المرقال و سبیرۃ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری کے تھے اوسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابہ و
سعاۃ سے عمر بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امرا بلاد کو نامے لکھے تو اون سبھون نے حاضر ہونے کو
قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ
اونھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسونکو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت
مملکت کی بخوبی کرسکین کیونکہ خوف اندیشۂ اعدا سے ایمن نتھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کیطرف
راہی ہوئے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اونکے آنے کی خبر پہونچی
تو خود وہ داخل دار الامارہ یعنے مکان بارگاہ عام مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوئے پھر وہ
سب امرا بھی وہان حاضر ہوئے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست ویکم ہجری سے
تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ ۲۲ بست و دوم تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بوسطہ محمد بن عبد اللہ عبیدہ بن رابع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب امرا بلاد
جزیرہ و صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم بھی ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اونہون نے وہان
قیام کیا یہانتک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اون سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہون سب جمع رہین یہانتک کہ اونکے
سامنے نامہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اوسکے مطالعہ سے فارغ
ہوئے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اوچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف چھلانگ مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اوٹھے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنے سمعًا وطاعۃً ہمنے اپنی جانونکو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد جہاد کو
طلب کیا اور جنس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اوسوقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے لگے
کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہے
دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صندید ہے اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا
بڑا دوستدار اور اوسکیطرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے
طرف خالد کے التفات کرکے کہا اے ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اے گروہ صحابہ نبی ال
صلے اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہے اور مین تمسے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمہین لوگون مین بعض بعض
وہ شخص ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب اکابر و امرا ہو اور مین بھی
ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے میرے ہاتھون پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے ہی
ہاتھون نے لشکرونکو برباد کردیا ہے راوی کہتا ہے یہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اوٹھ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانونکو رضاے خدا مین فدا کیا ہے اور اس سے ہمکو سواے رضامندی
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو ہمارا ہے اخیار مین سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضاے خداے عزوجل مین بالضرور ہم اوسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات
و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے منھ خالد و عمرو کا روشن ہوگیا بعد ازان عمرو نے سبھونکو حکم کیا کہ
زمین جیزہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اوسطرف متوجہ ہوئے اور وہان اپنے خیام کھڑے کیے
یہانتک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال پورے
ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہے کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

پڑھا کر اوسیوقت او ٹھہ کھڑے ہوئے اور اوس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اونکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اونکے ساتھ سابق
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس اور اولاد عبدالمطلب اور
بقیہ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک ٹیلے پر چڑہ گئے پھر اوس ٹیلے کے اوپر سے لشکر کی طرف
نگاہ کی جب اونکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب امراے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے اور
اونمین سے ہر ایک امیر باتوقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندونکا جائزہ روبروے
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اون سب کا شمار قلم بند جو ہوا تو سولہ ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر اونمین سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور اونکے تنون پر زرہین داودی بجی ہوئی تھین اور گلو نمین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئی تھین اور ہاتھونمین نیزے خطیہ
تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اوسوقت عمرو نے اونکو سمجھانے
خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمہارا سردار اور تمہارا امیر ہے
اوسکی سنو اور اوسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمہ واحد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مدائن کرو اور اوسکے
قلعون پر نازل ہو اور اوسکے سواد پر تاخت و تاراج دوڑ مار دو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نکرو جب تک کہ
اونکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کر دلو اور اگر وہ انکار
کرین تو جزیہ دین اور اگر وہ اداے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اوسوقت درمیان اونکے اور تمہارے قتال
ہے تا وقتیکہ حق تعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ براے نگہبانی و دیدبانی کے طلائع بھیجا
تاوہ دور دور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلائع مین صرف سوار آزمودہ بیکار ہوں یعنے ہر ایک طلیعہ سوار دن
جنگ دیدہ اونکا ہو اور تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعداے فریب نکھاؤ اور لغزش
مین نہ آؤ اسلیے کہ بہرحال غالب تمہین رہوگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے کَمْ مِنْ
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا
بھاری جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابرون ثابت قدمونکے ساتھ مددگار ہے در نصورت
تمکو چاہیے کہ اپنی نیتونکو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمہین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار
تمہارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل و سبقت کنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنے معرکۂ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

میری وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمھارے تئین کچھہ حاجت فہمائش کی نہین ہے حقتعالی تم مین برکت نازل کرے راوی کہتا ہے کہ بعدازان عمرو بن عاص نے اون سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جسنے پیش قدمی لی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے بچکلیان گھوڑے پر سوار اپنے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اونکو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوئے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أَنَا الزُّبَيْرُ وَابْنُ الْعَوَّامِ
أَقْتُلُ كُلَّ مَارِدٍ صِنْغَامِ
لَيْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْإِسْلَامِ
وَإِنَّنِي يَوْمَ الْوَغَا صَدَّامُ
قَرْمٌ هُمَامٌ فَارِسٌ هَجَّامُ
وَأَنَا صِرٌ فِي جَانِبِهَا الْإِسْلَامِ

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور وحملہ در ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت کرتا ہون اسلام کی بوقت اوسکے دغا کے وبعدازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سرداری اونکے بھی ہاتھہ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے

إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاسِ
وَفَارِسٌ مُنَازِلٌ حَوَّاسٌ
أُنْثِي بِهِ الْأَعْدَا بِغَيْرِ سَاسٍ
وَمَعِي حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ
وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِهِمْ مِنْ بَاسٍ
وَفَالِقُ الْهَامَاتِ وَالْأَضْرَاسِ

یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون اور شہسوار ہون ون مقامونکا جہان ازدحام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہے جو سرکی کاٹنے والی اور کھوپڑی توڑنے والی اور دانتونکی گرادینے والی ہے وبعدازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور اونکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر ومرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے

أَنَا الْفَارِسُ الْمَشْهُورُ يَوْمَ الْوَقَائِعِ
بِحَدِّ حُسَامٍ فِي الْأَعَادِي قَاطِعِ
وَرُمْحِي عَلَى الْأَعْدَاءِ مَازَالَ مَائِلٌ
بِرَأْيِي سَدِيدٍ لِلْمَحَاسِنِ جَامِعِ
أَمَامَ الْوَغَى مِنْ آلِ ذِرْوَةِ هَاشِمٍ
إِذَا احْتَكَمَ الْأَعْدَاءُ لِنَصْلِي قَاطِعٌ
أَصُولُ عَلَى الْأَعْدَاءِ صَوْلَةَ قَادِرٍ
حُمَاةُ الْبَرَايَا كَالْبُدُورِ الطَّوَالِعِ
وَعَزْمِي فِي الْهَيْجَاءِ مَازَالَ مَاضِيًا
وَأَشْبَعُهُمْ ضَرْبًا بِبِيضٍ لَوَامِعِ
أَنَا ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ نَسْلِ حَارِثٍ
تَمُوتُ الْعِدَا مِنِّي إِذَا جِئْتُ نَازِعَ

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنونکو پرزے کرنے والی ہے اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہے کہ جس وقت وہ حکم کرنے مین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اونکو خوار وہلاک کرتا ہے اور اولوالعزمی میری درباره جنگ ہمیشہ جاری ہے موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیونکی ہے مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر وغالب حملہ کرتا ہے اور مین اونکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور مانند ماہپارے کامل کے تابان و درخشان تھے میں پسر ہون ابو سفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون
تو دشمن مجھسے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین۔ بعد ازان عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ
بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری اونکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے أسِيرُ إلى الأعادي باهتمام

بقلبٍ صادقٍ حسنِ الزمام
بأبطالٍ مجاججةٍ أسود
سراةٍ في الوغا قوم كرام
أبيد بهم عداة الدين جمعا
ولا أخشى من القوم اللئام
إذا ما جات في الهيجا بحسن
أصول به وفي أيدي حسام

یعنے مین طرف دشمنو کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل و خوش عنانی
اور جاتا ہون باتفاق اون دلیرونکے جنکی صولت و حملہ آوری شیرونکی سی ہے اور وہ جوانمردان وفا اور قوم کرام
ہین اور مین ہلاک کرونگا سارے دشمنونکو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جسوقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون
میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تانکر تو اوس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعد ازان عمرو
ابن عاص نے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اونکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا
اونکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے وحقِّ من أنزل الآيات في السور ۔ وأرسل المصطفى المبعوث من مضر

لا أنثني عن لقاء الأعداء ولو جمعت
حماة أبطالهم يوم الوغا زمر
حتى أبيدهم ضربا وأتركهم
فوق الثرى خمشا مخدشة لصدر
بكل قرم همام ماجد نجد
إلى الوقائع يوم الحرب مبتدر
نحن الكرام الذين الله أرسلنا
إمام الورى غيث الله

یعنے قسم ہے اوس پروردگار کی جسنے آیتین سورتون مین
نازل کین اور بھیجا مصطفے کو جو مبعوث ہوئے ابتدا قبیلہ مضر سے مین روگردانی نکرونگا ملاقات و مقابلہ اعدا سے اگرچہ جمع ہوان اونکے
حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنے گو اونکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہانتک کہ مین اونکو مار کر
ہلاک کرونگا اور اونکو اوپر خاک نمناک یعنے زمین جو خون سے تر ہوگی اوسپر اونکو ڈالونگا اوس حالت مین کہ وہ جگر خراشی
و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق اون سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذو المجد و کرامت ہین و وقائع کارزار سے
مطلع و آزمودہ کار ہین اور روز پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت دین کے
ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے و بعد ازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل کو
بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

أنا ابن عقيل من لؤي وغالب
همام شجاع للأعادي غالب
حماة الوغا أهل الوفا معدن الصفا
إلى جود يمنانا حين لو كاتب
ولا يعرف المعروف إلا بعرفنا
ولا الجود إلا جودنا والمواهب
علا مجدنا فوق الثنا وثنائها
علا شرفنا من فوق كل كتائب
فيا ويل أهل البغي منا إذا التقت
فوارسنا فيهم بحد القواضب

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی و غالب سے کہ وہ بلند ہمت و اہل شجاعت تھے

اور دشمنونکے لیے غالب و قاہر تھے حامی و غنا تھے کہ داد نبرد دیتے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کان بعدق و صفا تھے وقت جود یا برکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف یعنے احکام شریعة پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچاننے اور ہمارے پہنچوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہماری مجد و کرامت فوق مدح و ثنا سے بالاتر ہے اور ثنا ہماری مواہب و سخاوت کی چند تر ہے از رو شرف و شرافت کے مراتب کل کتاب و جنود سے پس ہلاکی ہے اون باغیونکے لیے جو ہمسے بغاوت رکھتے ہین اور یہ اوسوقت کہ جب شہسوار ہمارے بہ تیغہاے تیز اونمین حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعدازان برادر جعفر فضل بن عقیل کو بلایا اونکو بھی پانسو سوار پر افسر کرکے علم افسری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہوکر اشعار پڑھتے ہوئے چلے

إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ عَقِيلٍ
أَسِيرُ إِلَى الْحَرْبِ بِلَا تَمْهِيلٍ
بِحَدِّ سَيْفٍ قَاطِعٍ فَصِيلٍ
وَبِهِ أَبِيدُ الْمُكَافِرَ الْمَجْهُولَ
وَإِنَّ عَمِّي أَحْمَدُ الرَّسُولُ
الْمُبَجَّلُ بِصَلَوٰةِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل دبے تامل رجوع جاتا ہون تو با تیغ تیز بران صیقل شدہ کہ اوسی سے ہلاک کرونگا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہے کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد ہے جو رسول ہے خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہے بصلوٰۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعدازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلوا کر اونکو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اونکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

أَنَا الْمِقْدَادُ فِي يَوْمِ النِّزَالِ
وَسَيْفِي فِي الْوَغَا أَبَدًا صَقِيلٌ
يَجِيدُ الطَّعْنَ فِي يَوْمِ النِّزَالِ
مَتْرُكُهُمْ صَرْعًا كَأَعْجَازِ نَخْلٍ
طَلِيقُ الْحَدِّ فِي أَهْلِ الضَّلَالِ
فَيَا وَيْلٌ لِلْعِدَا وَالرُّومِ مِمَّا
نُقَطِّعُهَا الْفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ
أُبِيدُ الضِّدَّ لِلْإِسْلَامِ الْعَوَالِي
مَعِي مِنْ آلِ كِنْدَةَ كُلُّ قَرْمٍ
إِذَا الْتَحَمَ الْفَوَارِسُ فِي الْقِتَالِ

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ کے ہلاک کرنیوالا ہون مخالف صنادید کفار کو سخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکۂ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہے اور وہ ہمیشہ برہنہ کھنچی ہوئی او تیز بارہ و دھری ہوئی گمراہونکے حق مین رہتی ہے اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہے پس ہاری طرف سے واسطے اعدا اور اہل روم کو ویل و ہلاکی ہے او سوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دیران مبارز میدان قتال مین سو اونکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ دلاوران ہمارے اونکے تئین تلوار و نیسے چوب خشک و ٹکڑے کرتے ہین و بعدازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اونکو بھی سرکردہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اونکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ بھی ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوئے چلے

أَنَا الْهُمَامُ فَارِسُ الْكَرَّارِ
وَقَامَ سُوقُ الْحَرْبِ أَنَا عَمَّارُ
أَفْنِي بِسَيْفِي عُصْبَةَ الْكُفَّارِ
أَحْمِي الدِّينَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارَ
إِنْ جَالَتِ الْخَيْلُ بِلَا إِنْكَارِ
صَلَّى عَلَيْهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ ‖ مَا بَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارُ

یعنی مین بزرگ ہمت تہور یار آخر مہ ہون اور مین نیست ونابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر واندیشہ اور بازار کارزار گرم ہے اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو برگزیدہ وپسندیدہ خداوندکردگار ہے صلواۃ ورحمت خدا اوسپر اور اوسکی آل اطہار اور اوسکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہے و بعدازان عباس بن مرداس کو طلب کرکے اونکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی اونکو دیکر روانہ کیا تو وہ بھی ان ابیات سے رجز خوانی کرتے چلے

أَنَا الْعَبَّاسُ رَأْيِيْ مُسْتَقِيْمٌ ‖ مِنَ سَادَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ

أَذِلُّ بِهِمْ حُمَاةَ الْبَغْيِ لَمَّا ‖ تَرَى الْهَيْجَاءَ كَاللَّيْلِ الْبَهِيْمِ ‖ وَسَيْفِيْ مَاضِيُ الْحَدَّيْنِ أَضْحَى

لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمِيْمِ ‖ بِهِ أُفْنِي الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ ‖ وَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ

وَنَحْنُ بَنِيْ سُلَيْمٍ خِيَارُ قَوْمٍ ‖ هُدِيْنَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

یعنی مین عباس ہون میری رائے بہت درست واستوار اور میرا عزم مصمم ہے میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہین کہ باتفاق اونکے مین ذلیل وخوار کرونگا حامیان بغی وجور وجفا کو جسوقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ وہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دودھاری ہے یعنے میری تیغ تیزی مین دودم ہے اور مثل اول روز کے روشن ہے تو وہ واسطے اہل شرک کے موت عام ہے کہ اوسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا وہلاک کرونگا اور اوسی سے ہر ایک کاذب وعاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیے گئے ہین براے صراط مستقیم یعنے ہم راہ راست واستوار پر ہین و بعدازان ابودجانہ انصاری کو بلواکر اونکو بھی رایت سالاری دیکر رخصت کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے

أَسِيْرُ بِاسْمِ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ ‖ جَهْرًا لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ

أُذِيْقُهُمْ ضَرْبًا عَلَى الْأَبْدَانِ ‖ بِكُلِّ هِنْدِيٍّ مُبِيْدِ الْجَانِيْ ‖ أَنْصُرُ دِيْنَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِيْ

صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ ‖ وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ ‖ مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ

یعنے بنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا براے اہل کفر وطغیان کے کہ مین اونکے بدنون پر ضربات مارکر اونکو اسکا ذائقہ چکھاونگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانونکی مین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوۃ ورحمت ملک دیان کی اونپر نازل ہو اور اونکی آل اور اونکے اصحاب وبرادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اونکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اونکو بھی لواے افسری ملا تو وہ بھی رخصت ہوکر ابیات فخریہ پڑھتے ہوئے چلے

إِنِّيْ إِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ أَشْعَرِيْ ‖ قَرْمٌ هُمَامٌ فِي الْمَعَامِعِ عَنْتَرِيْ ‖ بِحُمَاةِ أَبْطَالِ الْأَعَادِيْ مُزْوِرِيْ

وَبِرَاحَتِيْ مِنَ الْهُوْ عَضْبٌ أَبْتَرُ ‖ يَوْمَ التَّلَاطُمِ لِلْفَوَارِسِ مُسْكِرٌ ‖ أَحْزُمُ حَوْمَاتِ الْفِرَارِ الْجُوْذَرِيْ

فلاقتلن فوارسا وعوابا | واذيقهم مني العذاب الاكبر

یعنے جسوقت جماعت شہسوارونکی نسبت ویجاتی ہے اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی کرباہین تو اوسوقت مین مثل عنتر کے ہون اور انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون وسحالت ہین کہ میرے ہاتھہ مین تیغ قاطع نسل ہے اور روز جوشش جنگ کے جنگ آورونکے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گوزن آہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اونکے دلیردن اور شیرونکو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھہ سے اونکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاونگا و بعدازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوئے اور اونکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے

سامضي للعداة بلا اكتئاب

وقلبي للقاء والحرب صابي | ولي عزم اذل به الاعادي | وارجو الفوز منهم والثواب

وان مالو الجميع بيوم حرب | اكان الكل عندي كالذباب | اذلهم بابيض جوهري

كليث الحد فيهم غير آب

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنونکے بلاتکلف اور حال یہ ہے کہ دل میرا برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہے کہ اوس سے مین دشمنونکو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید ہے کہ اونکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب اون کافرونکے مین فائز بثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھہ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتونکے خوار ہین کہ مین اونکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اونکے حق مین نہایت تیز ہے جسکی کچھہ پناہ نہین اور راوی نے کہا کہ بعدازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرۃ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک الاشتر نخعی ہو ذو الکلاع الحمیری و ولید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبداللہ الانصاری وربیعۃ بن زہیر المحاربی وعدی بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگونکے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھونکو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور اون سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب عساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اونکے پیچھے بھیڑ اونکے اطفال وصبیان کی تھی یہانتک کہ سرزمین جزیرہ مین پہونچکر ایک مقام پر جا اترے جو معروف ببرج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب مدائن واقع تھا اور اوسکے قریات وبازار دنسے نزدیک تھا پھر اوس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس اخبار کے مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہانسے نزدیک ویشولد ایک شہر تھا اوسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ ارنوس والی اسناس ہے وہانکا مالک حاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سگ نابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحال آنکہ بطلوس والی

بہنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت و درشت تھا اور ریاست مین بہت ہیبت و درست تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور
مدد مین قوی تر اور وسعت بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اوس بطریق مالاک دہشنور نے دربارہ آمد لشکر اسلام کے والی
بہنسا کو نامہ لکھا اور بدستور حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قرانقیس حاکم نفقط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا
اور کیکلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اوسکی عدن سے لیکر تا بدریائے شور اور تا بلاد حبشہ و نوبہ اور حد سواد مینے حدود
حبش تک تھی اور تمام عموم الناس کو وردود عرب سے طرف صعید کے اطلاع آگاہی دی اور جب ملوک ممالک
اس خبر سے مستشعر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر کے مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے
اہل کے ساتھ حد و اماحات تک (یعنے بسبب نزول عرب کے) اور وہان والونکے دلون مین رعب غالب ہوا اور سوقت
ملک مسوح ملک بجارت اور تعلیف ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اونہون نے گرد نواح
سرزمین نوبہ و بربرہ و بجارت سے لوگونکو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجارت کے ساتھ ایک ہزار
تین سو فیل تھے اونپر حریری عماریان کسی تھین اور اونمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ہر ایک عماری مین تین
حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اونکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اونکے پاس چھالین اور بھالے
اور قرابینین اور فلاخنین اور گرزہائے آہنین اور تلوارین اور تیر و کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب انکی شمار مین بیس ہزار
تھے اور جب وہ سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے انکی ملاقات کو انکے لشکر مین آئے اور اپنے
احوال سے اونکو آگاہی دی اور اونکی تالیف خاطر کے لیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خوک وسما
وغیرہ ساتھ لائے اور اونکو اپنے یہان اوتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اون لوگونکے
ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک نفقط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اوسنے
بھی ان لوگونسے وہی معاملہ ضیافت و مہربانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اوسنے ان لوگونکے ساتھ
ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کردیا یہانتک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق پادری تھا دلادی نام
مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اسکے اوس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اوسکا شہر بہت بڑا لب دریا
واقع تھا اور اوسمین فوج کثیر تھی اور اوس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اوس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان
سنگی بنا ہوا تھا اور اوسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اوسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین،
اور یہ سب ستونہائے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہانکا جسکا نام جنیس بن قابوس
اون سبکی ملاقات کو نکلا اور اوسنے اپنے برادر عمزاد مسمی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا ببسرکردگی چار ہزار سوار کے
بطریق کرکت شریک و ہمراہ اوس لشکر کے کردیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بہنسا مین پہونچے اور اوس
وادی کے بطریق کے یہان جاکر اوترے اوسکا نام قلوصا تھا اور وہ ملک البلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اونکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اوسکے لشکر عام کے اوسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نصرانیونسے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلاکار تھین اور قبائین اونکی دیباج زرنگار کی تھین
اور اونکے سرون پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اونپر زین زرین کسے تھے اور اونکے ساتھ
جو گھوڑے کوتل تھے اونپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے
اور اونکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہائے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر جواہر نفیس (؟) طلائی و ظفرابی یعنے سونے کے نقش کھودے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنے ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار رہتے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اونکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل
نقارے و طبول و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اونکے ساتھ اونٹ و خچر
اور بھیسے و بیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اون لشکر والونسے جو وارد تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے
ملوک و روسائے نصاری گھوڑونسے اوترکر پیادہ پا ہوگئے اور قیام اونکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام ہوا
تب اون لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار رہو کہ اہل عرب تم پر اور تمہارے بلاد مین طمع و حوصلہ کرین
کیونکہ مثل عرب کی مثل بھیڑیونکی ہے کہ اگر اونکو نہ اوڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے کہ
ثابت قدم اور صادق ہمم رہو و تحقیق کہ یعنے تمہارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات
لکھے ہین وہ گویا کہ تمہارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمہارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا
نہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اونکو خبر بھی نہوتی کہ یکایک مین اونپر جا پڑتا لیکن جو مین
اسطرح یکبیک اونپر جا پڑون تو اونکی ایک جماعت تو ہمسے تمسے مقاتلہ کرین اور ایک جماعت اونکی ہمارے بلاد مین
دھس پڑین اور اپنا تسلط کرلیوین تو وہان کوئی ایسا نہین ہے کہ اونکو اون بلاد سے دور کرے وہر گاہ مین تمہارے
ساتھ خروج کردن تو البتہ تمہاری خدمت مین رہونگا و حال آنکہ یعنے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل عرب
بلد بہنسا اور اوسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اونسے مقاومت نکر سکیگا
یہ سنکے کرباس رومی بول اوٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہوکر وہانکی سرگذشت بیان
کی چنانچہ اوسنے اوسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا ہمنے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو فی الواقع اونمین یہی لکھا ہے
کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اوسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لیے کوئی اونسے مقابلہ نکریگا پھر جسوقت
ملوک و امرا نے یہ بات سُنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سر اونکو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے نصرانیون مین سے ایسے
دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور اس جماعت پر صاحب و مالک
کفور کو افسر مامور کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اوسکا نام بریص تھا اور اوسکو ایک سونے کا صلیب دیا اور ایک اور

نشان زرد حریر کا دیا اوسکے پھریرے پر زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اونکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرا دیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے وسراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر وغیرہ برائے بربل اور اون گھوڑون پر پاکھرین حریر زرنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی و نقرہ اور خیمے وغیرہ لدے ہوئے اور صندوق تہائے کلان و کوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنے اونمین پوشاک و خلعت فاخرہ و جواہر بھرے ہوئے ساتھہ کر دیے) پھر جبکہ یہ لشکر برلص کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملک مع اپنی اپنی فوج کے پیہم یکے بعد دیگرے راہی ہوئے یہانتک کہ ایک شہر بیا الکبری سے قریب ہوئے تو بطریق اوسکا یعنے پادری و رئیس وہانکا جسکا نام صندد تھا ان لشکرونکی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلیوس نے لشکرونکی مہربانی و مدارات کی تھی اوسیطرح صندد اس نے بھی ہونکی مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا جنکو دینِ نصرانیہ نے تیار کیا تھا اونکے ساتھہ کر دیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جسکا نام دادریس تھا افسر کر دیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین اپنے ملک کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر برنشت کے نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی ان لشکروالونکی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس ہمہ بطارقہ تمام آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسیطرح جابجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اوس سرزمین مین شہر تا قریہ یا بیہ لشکر ملو ہو گئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگونسے پر ہو گئی) پس یہ ماجرا اون لوگون کا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلد دہشور کے نازل ہوئے اور وہان پر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طی و قبیلہ مذحج سے فروکش تھے اور وہ اپنی وضع و ہیئت اون عربونکی سی بنائے تھے جنہون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین پوشیدہ تجسس اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اونکے لشکرونمین مختلط ہو گئے تھے اور بڑے زیرک و دانشمند تھے کہ ان میں کبھی متفرق رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے بقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے اونہون نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ اون لوگونمین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوئے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امورمین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اوتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آ پہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنونکے لشکر جوق جوق داخل ہو گئے ہین خالد نے اونسے پوچھا کچھہ تمنے اونکے لشکرونکا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہے کہ وہ دو لاکھہ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربرہ و بجاۃ سے ہین اور اکثر اونمین مردمان کاشتکار و دیگر قبائل مختلف یاری دیتے ہین

اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اونکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اور ہنر مردان کارزار سوار ہین
جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرانے یہ خبر سنی تو مضطرب ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور
ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچیگا
مگر جسقدر کہ حق تعالی نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنے ہمکو کچھ توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اوس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہے وبعدازان
یہ آیہ تلاوت کیا اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اونسے جو کہا یعنے اونکو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن
تمھارے لیے جمع ہین تو اونسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے اونکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حق تعالے
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے وبعدازان یہ آیت پڑھی كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
بتائید خداے عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالی صابرونکے ساتھ معین و معاون ہے وبعدازان خالد نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ یعنے تمھین غالب ہوگے کہ حق تعالی تمھارے ساتھ مددگار موجود ہے اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت
یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہے (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین ملک عراق مین
ہوئین تمھین سو اونسے یہانکا ہجوم و ازدحام زیادہ نہین ہے) وباوصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی ہو چکے
وہ مصر جو ان کافرونکے عز و غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور انکے ملوک
و بطارقہ یعنے امراے سومرونکو قتل بھی کرچکے ہو و باایںہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے
قبضے مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَقَدْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمُ
اللّٰهُ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالی نے تمکو
بہت کردیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالی
نے تمکو اوس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکر تمنے قتال و جہاد کیا
اور فرشتونسے تمکو نصرت ملی اور حق تعالی نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس امر کا
کہ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ یعنے حق تعالی تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم انکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا اون لوگونکو کیا تھا جو انسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتونکے بڑی بات یہ ہے کہ تم مین سے

جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اوسکے لیے بہشت ہے کہ روح اوسکی نقل کریگی اوسکے بدن سے طرف روح وریحان یعنے بجانب آسایش و نسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا جب لوگون نے سنا تو وہ فوراً فرح وسرور سے سبکے منہ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے اے خالد ہم لوگ سب تمہارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانونکو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا کھلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح تھا اور سواے اوسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کر دیے اور خود وہانسے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین اونکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہمتو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپکے کافی تھے (مراد اس کلام سے یہ ہے کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمہاری بلاد دشمن مین ہے مجھے سزاوار نتھا کہ مین ایسی خبرین یہانکی سنکر تمسے تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادمان ہوئے اور براے مقابلہ و مقاتلہ کے دشمنونکے مستعد و آمادہ ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوارونکا غول غول ہوکر براے تجسس اخبار نکلتے تھے آخر اوسی عرصے مین ایک روز ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اونکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادران جعفر مثل علی و مسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن فرجہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن المقداد و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن مسلمہ و عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و زیاد بن مغیرۃ بن شعبہ ان سب نے جنگ کی تیاری کر دی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریباً چار سو ابرار اولاد صحابہ امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار جمہ سو مختلط و مختلف عرب مہاجرین و انصار سے آمادہ و پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اور کچی بنے ہوئے تلوارین بدن مین لٹکائے ہوئے نیزونکو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پر لگائے ہوئے اس شان و شوکت سے روانہ ہوکے تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اوس مقام سے تکشاف احوال و تفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل لکولہ سمت افق آسمان کے نظر آیا اوسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہے اور بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے دوڑتے ہین تو اونکی ٹاپون سے اسطرحکی غبار تتق بستہ اوڑتی ہے اور راوی نے بواسطہ ابو الزناد و عبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب الجرہمی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اوس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اوس سے
دس ہزار سوار نمودار ہوئے اونکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اون لوگون نے ہمکو دیکھا تو اپنی
زبان مین غوغا کرنے لگے وبعد ازان بلا تامل وبیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن
الازور ہم لوگونسے جدا چلے تھے اور اونکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ و شجیع تھے اور وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑکر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اوٹھا کہ ہمارے
اونکے درمیان حائل ہو گیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اوس غبار مین ایک
لشکر جرار دیکھا تو اونکو اپنے اضرار اور اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اوسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور کہنے لگے لَا فِرَارَ
مِنَ الْمَوْتِ یعنے موت سے گریز نہین ہے پس اون اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا پھر جب
اون جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو لوگ باہمیکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال واستقامت تمام صبر جمیل
وثبات کرام اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اونکو ہمگی اطراف وجوانب سے محاصرہ کر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ ضِرَارٍ یعنے حق تعالے
ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اونھون نے مقاتلہ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت
شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اونکو اسیر کر لیا اور اونکے بقیۂ اصحاب سے بھی ایک جماعت کو قید
کر لیا اور اون بطارقہ نصرانیونکا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بیا الکبر کا تھا آخر اون دشمنون نے ضرار اور اونکے
اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑونکی فتراک سے باندھ لیا اور اونکو اپنے لشکر اعظم کیطرف روانہ کیا اتفاقاً اون بندیون
مین سے ایک شخص موالی موالی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اونکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوڑا بھاگا
اور دوڑتا ہوا اشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کی پہونچا تب اوسوقت مسیب بن نجیبۃ الفزاری ورافع بن
عمیرۃ الطائی برجستہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے چنکر ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اونکے ساتھ ہو لیا تا کہ غیر شاہراہ کے اونکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اوسکو ان کمین نشینونکی کچھ خبر نتھی
اور نہ کچھ انکا اثر ونشان پایا جاتا تھا اوسوقت اوس رہبر نے مسلمانونسے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت
پاؤگے ابھی تم یہین گھاٹ مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمہاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ
ہمراہ ضرار وغیرہ قید ہونکے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیب ورافع آمادۂ تاخت ہوئے تھے اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور بہیری اپنے بھائی کی اوسپر نہایت شاق تھی پھر جسوقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اوسکا منہہ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگاکر خالد کے پاس آئی اور اوسوقت قوم روانہ ہوتے تھے تو کہنے لگی اے امیر تمکو بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والونکے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین انکے مشاہدہ و مشاہدین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و براعت یعنے اسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اسکو بھی اپنے ہمراہ لیلو اونھون نے کہا سمعۃً وطاعۃً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجا لائے آخر وہ بھی ہمراہ ہوگئی غرضکہ یہ لوگ اوس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کہ کمین نشین تھے ناگاہ اونکو ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہوجاؤ یہ سنکے قوم فوراً بیدار ہمت ہوگئے اور قوم نجا کو جا لیا اور رو بروگئی بیچ نظر و غبیرہ اسیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اوسوقت اپنے بازو بستہ سے بہت متالم و اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

أَلَا أَبْلِغَا قَوْمِي وَخَوْلَةَ أَنَّنِي	أَسِيرٌ رَهِينٌ مُوثَقُ اليَدِ بِالقَيْدِ	وَحَوْلِي عُلُوجُ الرُّومِ مِنْ كُلِّ كَافِرٍ
وَأَصْبَحْتُ مِنْهُمْ لَا أُعِدُّ وَلَا أَيْدِي	فَلَوْ أَنَّنِي فَوْقَ المُجَلِّ رَاكِبًا	وَقَائِمُ حَدِّ العَضْبِ قَدْ مَلَكَتْ يَدِي
أُذَلُّ بِأَيْدِي الرُّومِ إِذْ لَا لِي نِعْمَةٌ	وَأَسْقَيْتُهُمْ وَسْطَ الوَغَى عَظْمَ الكَدِّ	فَيَا قَلْبُ مُتْ هَمًّا وَحُزْنًا وَحَسْرَةً
وَيَا دَمْعُ عَيْنِي كُنْ مُعِينًا عَلَى خَدِّي	فَلَوْ أَنَّ أَقْوَامِي وَخَوْلَةَ عِنْدَنَا	وَأَلْزِمُ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ العَهْدِ

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعرائے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنا بر وزن شعر علی سبیل تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو خبر پہونچادے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بیدینان روم ہین کہ وہ سب کافر ہین اور مین اونکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے اونکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کرسکتا ہون نہ مدد پاسکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بران پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے یعنے اوس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار گرفتار روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اونکو بیچ و غا مین جام درد اندوہ شدید کا پس اے دل تو مردہ ہوجا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اوس امر کو جسپر میرا عہد ہے یعنے حمایت دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اوٹھی کہ اے پدر بزرگوار بہر آئینہ حقتعالی نے آپکی دعا قبول کی اور آپکی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین خولہ حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اوسیدم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور جبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے تو ہمارے گھوڑے بھی الہام الہی سے

صداے تکبیر پر صہیل وشور کرتے تھے پھر اوسوقت جب ہم لوگون نے خولہ ورافع و مسیب کے ہمراہ ملکر نرغہ ویورش کردیا تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام اون دشمنونکو قتل کرڈالا اور حقتعالی نے ضرار اور اونکے اصحاب کو اوس قید و بند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اوس قوم کے اور رخت وسلاح اونکے لے لیے اور یہ پہلی اونکی غنیمت حاصل ہوئی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اونسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اونکی زبان پر جاری تھے

لَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ — مُفَرِّجُ أَحْزَانِي وَهَمِّي وَكُرْبَتِي — فَقَدْ نِلْتُ مَا أَرْجُوهُ مِنْ كُلِّ لَحْظَةٍ

وَجَمَعْتُ شَمْلِي ثُمَّ أَشْفَيْتُ عِلَّتِي — فَيَا وَيْلَ كَلْبِ الرُّومِ إِنْ ظَفِرَتْ يَدِي — سَوْفَ أَعْلُوهُ بِالْحُسَامِ بِنِقْمَتِي

وَأَتْرُكُهُمْ جَمْعًا صَرِيعًا عَلَى الثَّرَى — كَرُمَةٍ فَوْقَ الْأَرْضِ مِنْ عَظِيمِ ضَرْبَتِي

یعنے تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے میرے مالک ہر حال وہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنیوالا میرے رنج وغم وسختی کا ہے وتحقیق کہ مین اوس مراد کو پھونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت وآرام سے کیونکہ تو نے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کردیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس ویل وہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے اونپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب ولینہ اشی کی اونپر بلند کرونگا اور مین اون سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوارونکی شکست یافتہ آئی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباسؓ پر حملہ کیا تو اوسوقت اونھون نے اور اونکے بنی اعمام نے ملکر اونپر ایک نعرہ مارا اور اونکو للکار لیا اور اونکی کثرت عدد سے کچھ باک نکرتے تھے اور اونھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اوسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ وتاریک تھا (یعنے گرد وغبار جنگگاہ سے) اور اوسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زورون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اوس آن کوئی کسی کا انیس وغمخوار نتھا جنگی لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی طعن سنان وضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم جدال تھے اور جوانان قتال تخت لگد کرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہوگیا تھا چاند سورج تیرہ وتار ہوگئے تھے اوسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اونکے درمیان مین معلوم نہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصداے تہلیل وتکبیر یا بآواز صلواۃ و درود اوپر بشیر ونذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اوس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فَلِلّٰهِ دَرُّ الْفَضْلِ یعنے حق تعالے فضل کو جزاے خیر دیوے اور اونکی نیکوئی زیادہ کرے کہ اونھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی وچابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر اولٹ دیتے تھے یعنے اودھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر بنا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اونکے ہاتھ مین نشان تھا باعزو شان دَرُّ اللہِ دَرُّ مُسْلِمِ
بْنِ عَقِیْلٍ وَاَخَوَیْہِ یعنے حق تعالی جزاے خیر اور نیکوئی مسلم اور اونکے بھائیونکی زیادہ کرے کہ اونہون نے اوس
شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابل کے یعنے اس سبب سے کہ اونہون نے بڑے بڑے دلاورون کے
کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اونکے چھید ڈالے تھے تو زمین انکا تمام خون چکان تھین دَرُّ اللہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ
یعنے حقتعالی جزاے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ یہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طبری
درمیان ایک قریہ موسوم بدیروط کے شہید ہوئے اور اونکے ساتھ عبد اللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوئے
اور قریب ہے کہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالی محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا
کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہے اور جسوقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے
اور ہمنے رومیون سے مقتلہ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق پادری عظیم کیطرف بڑھے اور
وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت و مستغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اوسکے
سینے مین بھالا مارا کہ انکی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اونکے دلونمین طیش آیا پھر درمیان
ہمارے اور اونکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اوسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو
آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول نہوتا تھا جب تک کہ اونمین سے ایک جماعت کو قتل نکر لیتا تھا پھر
جسوقت ہم اس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہے اور ہم اس جنگ پر خوب
جان لڑائے ہوئے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اوٹھا و بعد ازانکہ غبار رایات اسلامیہ و جماعت محمدیہ سے
برطرف ہوا تو زائد از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک تو مقداد
با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیادہ بھی ہزار سوار سے تھے پھر انسے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور اون دونونکے
ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

اَلَا اِنَّنِی الْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ وَسَیْفِی عَلَی الْاَعْدَاءِ مَا زَالَ طَائِلٌ اِذَا اشْتَدَّ الْاَهْوَالُ کُنْتُ اَمَامَهَا
وَاَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَابِلِ وَلِیْ هِمَّةٌ بَیْنَ الْوَرٰی الْعِدَا لَهَا تَشْهَدُ الْاَبْطَالُ بَیْنَ الْقَبَائِلِ
فَلَیْسَ بِسَیْفِی فِی الْاَنَامِ مُبَارِزٌ وَلَیْسَ لِشَخْصِی فِی الْاَنَامِ مَنَازِلُ یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہے یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ
ہولناک ہوتا ہے تو مین اوسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پرتلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان
خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہے یہانتک کہ اونکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین
اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہے

سے یعنے عالم مین میرے مرتبے کی گنجائش نہین ہے یہ اشعار رجز پڑہ کر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اونکے

زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

جَدِّی یُرَی مِنْ اَشْرَفِ الْعَرَبَانِ ۔ وَابْنُ عَمِّی اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ

اَلطَّعْنُ فِی کُلِّ کَافِرٍ جَبَانٍ ۔ وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانَ ۔ مَعِی حُسَامٌ لَمْ یَکُنْ لَہٗ ثَانٍ

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہے نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اوسی شمشیر کا ثانی و ہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اون سبکو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والونکی صفین میسرے پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اولٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور روم اونکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اونکے درمیان تلوارین بلند ہوتے طولا و عرضا یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اونکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

اَنَا الْہُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ ۔ لَیْثٌ ہُمَامٌ ضَیْغَمٌ مُطَاعٌ

مَعِی حُسَامٌ یَبْرِیُ الْاَنْجَاعَ ۔ وَیَقْطَعُ الْہَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ

مَتٰی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعٌ ۔ یَا وَیْلَ اَہْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیردست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو جردونکو دور کرتی ہے اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوونکو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیونکو توڑ ڈالتی ہے ویل اور واے ہے اے اہل شرک اور اے نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑہ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہے راوی کہتا ہے کہ پھر اونکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اونکی زبان پر جاری تھے

اَلَا یَا عُصْبَۃَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا ۔ بِلَدْغِ السَّمْہَرِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ

وَمُوْتُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا ۔ وَعَنْہُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا

یعنے اے پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ اونکو حوض موت سے یعنے اونکو جام مرگ پلاؤ آشکارا اس سے مراد یہ ہے کہ اونکو قتل کرو للکارکر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مر جاؤ تم جنگ مین اوس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیوں مین اونسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو راوی کہتا ہے کہ بعد ازان تجیۂ سواران لشکر (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کے ساتھ تھے) بہم آگے پیچھے آپڑے اور اوسوقت زیاد اوس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ اونھون نے قصد اوس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بالکبری تھا اور اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اوسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اوسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صداے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑونکی ٹاپونسے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر
نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضونکو مار لیتے تھے اور بعضونکو بندی
کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان حوزہ و میدوم مین پھونچی اور راوی کہتا ہے کہ جسوقت
ضرار اور اونکے اصحاب آگے بڑھے ہوئے لڑ رہے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور مسلمانون نے
اونکا پیچھا کیا تو کتنونکو قتل کیا اور کتنونکو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانونکو حال ضرار اور اونکے رفقا کا کچھہ معلوم نتھا
پھر جسوقت ان لوگون نے ضرار اور اونکے رفیقونکو دیکھا تو بعد سلام کے اونکو مبارکباد ہی سلامتی کی دی اور اون سے
ماجراے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس سیب اور اونکے اصحاب کے سب
مجتمع ہوئے اور اونکو جاے معرکہ اور جاے مقتولونکی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتل گاہ سے اونکو نشان بتایا تب وہ سب
بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلایہ یعنے
گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا ابا عبد اللہ
ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اوسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اوسکے ہمراہ ہین اور مجھکو اندیشہ ہے
اس باتکا کہ شاید طلیعہ دشمنونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پھونچا وینگے یہ سنکے عمرو نے کہا اے ابو سلیمان میری
خاطر مین بھی یہی خطرہ ہوا تھا آخر اس باب مین تمہاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک راے یہ ہے کہ
اونکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام و ابوذر غفاری
رضے اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ
اونکے ہمراہ سوار ہو جاوین مگر زبیر نے اونکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاونگا تمکو جانے نہ دونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی
کے لیے سوارونکو انتخاب کر کے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پھونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے
تھے ملاقات ہوئی تو وہ اوسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا ہے بعد ازان مسلمانون نے
تمام اسباب و سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر دلمین خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر یابی سے با مسرت و خرمی طرف
اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالمًا و غانمًا اپنے لشکر مین پھر آئے اور اونکے
ساتھ چھہ سو اسیران روم تھے تو بروقت پھونچنے کے مجاہدون نے باواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے
درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے اور جب ان لوگون نے
اونکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اونکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپسمین سلام علیکم
ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیونکو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تو اوس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع والحاح کرتے رہے اور کوئی اونمین خالی اس سے نتھا کہ وہ رکوع و سجود مین تھا اور راوی کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان فیروزمند کا ہے وا اما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور اونکو خبر اپنی سرگذشت کی سنائی تو اونکو اپنے مقتولونکا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی اسیری بہت شاق ہوئی تب اونھون نے تیاری جنگ کی کردی کہ اپنے ساز و اسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑون پر اور اونٹون ہاتھیون پر سوار ہوئے اور کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی و تیزروی کرتے تھے اور بڑی دہوم سے طبل و نرسنگے اور چنگ وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اوس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ امرایان تہورشان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہوکر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے دُور دُور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اوسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ اون بہادرونکا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کیطرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیونکا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور ازدحام اسپان سخت لجام سے اور اونکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اوسوقت لشکر مین منادیون نے ندا دی کہ اَلنَّفِيرُ النَّفِيرُ يَا خَيْلَ اللهِ اِرْكَبُوا وَفِي الْجَنَّةِ اِرْغَبُوا وَفِي الثَّوَابِ اُطْلُبُوا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت مین شتابی کرو اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتیارونکیطرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور پٹکے پھریرے کھول دیے اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ ہوگئے اور اپنے دلونکو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانونکو خدا کے لیے بیچڈالا اور تھوڑی دیر نگذری کہ سب تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد و عمر یہ دونون کھڑے ہوئے تعبیہ و ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بہادرونکو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اونکے برادران عمزاد سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و علی اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل انکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمر والتیمی و ہاشم بن مرقال و غانم بن عیاض الاشعری و ابوذر الغفاری و جابر بن عبد اللہ الانصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد و عمر قلب لشکر مین قائم رہے اور اون دونونکے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے و نیز عقبہ بن عامر الجہنی و بقیہ امراے صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات مین حاضر تھے

اور عبداللہ بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جس وقت ہم لوگ
مصروف بترتیب لشکر تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اونکے ظاہر ہوئے اور اونکی زینت
زرق و برق کی نظر آئی اور اونکے صلیب بلند ہوئے اور اونکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے
وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اونکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اونکے قتال کے
لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتونکو خالصاً لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ
اونھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اوس سے اونکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا
کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے
درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہونے اور اونکو اپنے
پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے
اپنے گھوڑونکی باگین روک لین اور ہاتھیونکی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حقتعالی نے اونکے دلونمین ہیبت ڈالدی
کہ وہ رعب مین آگئے و بعد ازان ایک بطریق عظمائے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اونکے بڑے رئیسون مین پرے سے
باہر نکلا اور وہ تناوری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزرتار تھا اسطرح کہ اوسکے
بدن سے سوائے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اوسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب
جنھون نے تنصّر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے برائے
گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ
وہ آپ جاوین مگر امرا نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اوسوقت مقداد بن اسود اوٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی
کہ سوائے میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ اے ابا عبداللہ جاؤ دیکھو ان بیدینونکو کیا کہتے ہین
اور تم انکو دعوت و طلب کرو طرف اوس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنے
اونکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کیطرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول
اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارونکی طرح اپنے ہاتھونسے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش کرین اور
اگر وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اونسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حقتعالی درمیان ہمارے اونکے حکم کری
کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اوس بطریق کے پاس
پہونچے اور اوسکا نام بولص اور وہ مالک شہر کغور تھا اور وہ طاغی بطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا
اور اون بادشاہی ور اجازت رئیس سے آیا تھا پھر جسوقت اوسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا اور کہنے لگا
اے بدوی یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اوس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اوس سے پوچھنا ہے دریافت کرون مگر امید ہے کہ تو ہی
درمیان ہمارے اور اونکے مصلح ہو یہ سنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہے اور اوسمین خیرخواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی
ہے تو کوئی مسلمان تو ہمین سے اوسکا انکار نہین کرتا ہے اور اوس امر کو جسکا وہ قبول کرتا ہے امیر بھی اوسی کو پذیرا و اختیار
کرتا ہے سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مطلع کر اوسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نکرے سواے میرے
اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتیار رکھدون تب مقداد اوسکی ایسی باتونسے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا
اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتیار بند ہون تو ہمکو اونسے فکر و اندیشہ نہین ہے کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمھارے
ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اوسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہوگی اسلیے کہ معونت
منجانب اللہ ہے اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے
ہین کہ یہ دنیا فانی ہے اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی و رضامندی اوسکی ہمیشہ باقی ہے پس تجکو جو کچھ کہنا منظور
ہے بیان کر اوسنے جواب دیا کہ سواے میر قوم کے اور کسی سے مین کلام نکرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو
امیر ہین ایک تو متولی الامر یعنے مالک امور ہے اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہے تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہے اوسنے کہا تم اون دونونکے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہے اوسکا نام
عمرو بن العاص ہے اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہے اوسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مینے اوسکے اکثر امور
خیر سنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اوسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہے کہ اس لعین نے ذکر
خالد کا سنا تھا کہ وہ سردار ہے تو وہ اپنے دلمین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اوس سے عہدشکنی کرون
تو کیا عجب ہے کہ مین اوسکو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے
عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اونکی پریشان ہو جاویگی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہوئی تو اوسکا خطاب
سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا چاہتا ہے آخرکار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کیطرف پھرے
اوسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اوس دشمن خدا کا قصد کسیکی نسبت نہین ہے
مگر مجھسے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اوسکے پاس جاتا ہون اگر مین اوس سے غدر و فریب دیکھونگا تو مین
اوسکی روح اوسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اوسکی جان لونگا اور اس امر مین استعانت بخداے عزوجل کرتا ہون
چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اسیوقت
خالد بسرعت تمام اوٹھہ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اوسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے تھے اور اونکی اصحاب مین سے

جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جاتا میر اوسکے پاس لا بدونا گزیر ہے یہ کہکے اُسّتابی
تمامتر روانہ ہوگئے تاآنکہ اوسکے روبرو اور مقابل جا کھڑے ہوئے پھر جب اوسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اوسکے سرپر جا پہونچے
تو اوتلا اوسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اوسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر
حملہ کرے چنانچہ خالد نے اوس سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو غرض تو لایا ہے
بیان کر اور خبردار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھہ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سنکے بطریق نے
کہا اے خالد جو کچھہ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون کی
خونریزی سے پرہیز رکھہ اور خوب جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اس خونریزی کی باز پرس ہوگی
اور فردائے قیامت پیش خدائے عزوجل تو کھڑا کیا جائیگا پس اگر تو کچھہ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہے تو ہمکو اوس سے
تمہیہ بخل نہین ہے کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہے
کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہے اور ہمکو خوب معلوم ہے کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہے قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوگئے اور تم سوار ہوئے اون گھوڑون پر
جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہردار پر تلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھہ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھہ طمع نکرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہے پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو لو چنانچہ جسوقت خالد نے اوسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سنین تو طیش مین آکر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی نجس ترین اون لوگون سے جو از بہر دیتے یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین (کنایہ ہے عمل نصاری سے کہ جبکسیکو نصرانی بناتے تھے
تو اوسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے ہمارے
لیے اپنے نبی کو بھیجا اوسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حقتعالی نے
اوسقدر دسترس بخشی ہے اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہے کہ ہم تمھارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمھارا
سارا مال و منال اور تمھاری زنان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہے ہمکو تمسے کچھہ حاجت نہین ہے مگر یہ
کہ تم کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے سوائے اوس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے اور محمد رسول و فرستادہ اوسی
خدا کا ہے غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار اور رسالت مصطفے صلعم کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین از روے دنیا و دین
کے بہتر ہے اور اگر تم اقبال اس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھو سے کمترینونکی طرح جزیہ پیش کرو اور اگر ادا سے جزیہ سے
سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار حکم قاطع ہے تا وقتیکہ حقتعالی کوئی حکم نازل کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان

ہے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہے کہ ہمکو تو حرب و قتال محبوب تر ہے اور
صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہے کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک
ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ سگان ذلیل و خوار کے ہین
اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب جو تو
کرتا ہے شایان اوس شخص کے نہین ہے جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہے اور اگر تیری
یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اوسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے بعید ہے
یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال تیرا خام ہے اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہے اور ہان
اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہے تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہے یعنے مین تیرے پاس یکہ و تنہا موجود
ہون اور حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاء اللہ تعالی بالآخر جسوقت بولس نے یہ
کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوائے اس تیغ کے
نہین ہے یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا او تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اون کے
کمرپٹکے مین ڈال دیا اور اوسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق بطریق استغاثہ
و استعانت سے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر عرب پر قدرت دی ہے
یہ فریاد و صدا اوسکی سنکر بطارقہ اوسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھے
نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اون سبکو اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعۃً اپنے
گھوڑے کو ڈپٹ کر او شیرونکی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اوس بطریق کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اسکے
بعد رومنے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک ا ور غول آپہونچا تو اوس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ
دشمن خدا بولس اپنے لوگونکو للکار رہا تھا کہ وائے ہو تمپر اسکو جلد پکڑلو پیش ازانکہ وہ تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اسکے
کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اوسدم ضرار و فضل بن عباس و علی بن عقیل
عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم یہ سب
امرا و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اونہون نے رومیونکو دیکھا کہ اونکے
ہاتھو نمین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑونکو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا
سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اوسوقت یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے

عَلَیْكَ رَبِّیْ فِی الْاُمُوْرِ مُتَّكَلِیْ
وَامْحُ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ كُلَّ الزَّلَلِ

اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ اِنْ دَنٰی مِنِّی الْاَجَلُ
اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلُ

رَبِّ وَفِّقْنِیْ اِلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
بَاعِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَضْحٰی مُتَّصِلُ

أَقْمَعُ بِسَيْفِي الرُّومَ حَتَّى تَضْمَحِلَّ مَالِي سِوَاكَ فِي الْأُمُورِ مِنْ أَمَلِ یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد
و تکیہ کرنے والا ہون میرے گناہونکو بخشدے کہ بتحقیق اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے
اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہونکو مجھسے درگذر کر اور بنا دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون
جست مارنے والا ہون عداپر اور طالع متصل ہون یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال
کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جاوین (مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین بحر رجز
بدلجاتی ہے) الٰہی میرے تئین سوائے تیرے کسی سے کچھہ امید نہین ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ طرق اپنے رواۃ کے
نافع بن علقمہ الربعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان دمشور کے لشکر عمرو بن
العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین ستی ہین اور خالد کو رومی
گھیرے ہین تو دفعتہ مردان شجاعان میمنہ و الوئین سے ہم ایک گروہ اونکی طرف دوڑ پڑے اور جاملے اتفاقا اوسوقت
وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنے ضرار بن الازور اوس گروہ عدا پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر
اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اونکے پیچھے جا پہنچی
اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کیطرح جھومتے اور جھپٹے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار لیے ہوئے بولص پر
حملہ آور ہوئے اوس وقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اوبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد
کرنے لگا اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجھکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے
اسکو مجھسے باز رکھہ کہ مین اسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا لامحالہ وہی تیرا قاتل ہے
یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا اوردان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا
صلیب پرستون اور کافرونکا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعتہ ضرار آگے بڑہ آئے اور تلوار کو نکان دیکر نعرہ مارا کہ او
دشمن خدا تیرے خدع و مکر نے تجھکو کچھہ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عہد شکنی کی یعنے
حیلے سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اوسپر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار ذرا تامل کرو
یہانتک کہ مین اوسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اوسی عرصے مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اوسکے قتل پر جھک پڑے
تو خالد نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اوسکو یقین ہو گیا کہ اوسپر بلا نازل
ہو گئی چنانچہ ضرار نے اوسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندہ لیا پھر اوسکو اوٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اوسپر
غشی طاری ہو گئی پھر اوسنے اپنے ہاتھونکے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ
نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے
یہ کلام سنا تو بے درنگ اوسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکے بائین شانے سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا آخر کار خدا نے بہت جلد اوسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اوسکے
اصحاب کو صحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اون
سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اون ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ
گئین اور دونون فریق لڑنے لگے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف
جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورونکے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین
غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑونکی ٹاپونسے شرارے اوڑنے لگے گروہ حبشیونکی بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایکطرف
گبرونکی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا خروش تھا اور اوسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والونکے چار غول ہو گئے
تھے ایک گروہ میمنہ والونکے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والونسے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور
ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فللہ در خالد بن الولید
یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزائے خیر عطا کرے کہ اوسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی
میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادہر سے ادہر جا رہے تھے چلے جاتے
تھے اور اودہر سے اودہر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ
اوسوقت ساق لشکر یعنے پائین پر واسطے حرمت و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے وانا
عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے
جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اونکے درمیان گھس گئے تو اوس جگہ ایک بطریق
بڑا حملہ ور تھا اوسکا نام غریان بن منجائیل تھا جب اوسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر
اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اوسکو بوسہ دیوے اور اوسکی زیارت کرے بعد ازان اوسنے رومیونکی زبان مین شور و
غوغا کیا تو اونھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اونکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام
اوس بطریق پر حملہ کیا اور اوسوقت اوس بطریق پر خلعت دیبائے زرد رنگ بالائے زرہ آراستہ تھا اور اوسکے سر پر
خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اون دونون مین کچھہ دیر معرکہ رہا اور دونون باہدیگر چالش
و کاوش کرتے رہے آخر عبدالرحمن نے اوسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اوسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال
دیکھا تو اون سبنے یکبارگی عبدالرحمن اور اونکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اونکے حملے پر صبر و تحمل کیا و
بر جائے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب و یار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ
عبدالرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اوس سے خون اونکی زرہ پر بہتا تھا تب اونھون نے تلوار کو
دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا [illegible]

ہوئے گھستے ہوئے لڑتے جاتے تھے وابافضل بن عباس اور اونکے برادران عمزادیہ سب بھی لڑتے ہوئے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے
تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر ملنے والونسے مقاتلہ کرتے کرتے اوس غول پر جا پڑے جسمین عبدالرحمن عبداللہ بن عمر
و ہاشم بن مرقال تھے اور فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغے مین گھیرے ہین اور اونکے گھوڑے کو اونکے
زیر ران پے کیا ہے اور اونکے اصحاب دشمنونکو اونسے ہنکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو بزور شمشیر شر کو انکو اونسے
ہٹاتے ہین اور کبھی نیزہ سے دفع کرتے ہین اور اونکے زخمونسے بھی خون جاری ہے اور عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر چند زخم
کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو اونھون نے اور اونکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے یکبارگی حملہ
و غلبہ کر دیا اور اونکی صفونکو چیرکر اندر گھس گئے اور اون لوگونمین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک
تلوار ایسی ماری کہ خود کاٹ کر اوسکے دندان و زنخدان تک اوتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر
حق تعالی نے بہت جلد اوسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹ کر
اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ دشمنونکو متفرق اور اپنے اصحاب سے
دور کر دیا اور اونکے جناح ایسر یعنی لشکر کے بازوے چپ پر جماعت قبیلہ اوس اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ
روم و حبش نے اون دونون قوم کیطرف باگ پھیری تو وہ دونون قوم اپنی جایگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو
چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور اونکے پسر عبداللہ اور مالک اشتر نے اون سبکو للکارا کہ اے قوم منھ پھیر
پیٹھ دیکر موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گئے اور پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا عذر
کروگے کیا تمنے قول اللہ عز وجل نہین سنا ہے فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الآیہ
یعنی کافرونسے اپنی پشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اونسے اپنا پیچھا پھیریگا سوا پیچھا پھیرنا بقصد پھر لڑنے کے یا واسطے ملجانے
دوسری جماعت سلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہے اللہ اللہ جنت تو زیر سایہ شمشیر ہے اور مژدہ
جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفے ہے راوی کہتا ہے آخر اون فراریون نے ان لوگونکے کہنے پر کچھ التفات نکی اور
انکا کلام جیسا نسنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری و اونکے اصحاب اور نسوان اور صبیان کے پہونچے
تو عورتین اونپر شور کرنے لگین اور اونکے منھ پر تھوڑی و پھٹکار کرتی تھین اور ان مغرورون نے ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک
کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے انکے گھوڑونکے منھ پر چھڑیان مارین اور اوسوقت خولہ بنت ازور خولہ فرار کی کفار سے قتال
شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگونکا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث و رفاعہ بن
زبیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو و بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو
منہزم ہوئے راوی نے کہا اوسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی و بالآخر

حقتعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر انداز
کر رہے تھے تو مفرج بن عینیۃ الفزاری اوس فیل کیطرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور سبکے آگے رہتا تھا اور اوسکی
ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اوسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہو گئی کہ اوسکو وہ کھینچ نسکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا
بھاگا اور جو لوگ اوسپر سوار تھے اونکو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب
ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارونکو زمین پر ڈالکر پیرونسے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے
اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیونکے پیچھون دوڑو اور انکی سونڈونکو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتیار ہین تب بنی فزارہ
و بنی افزاد و بنو عبس ہاتھیون پر جھپٹے اور اونکی سونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی
مار ڈالے اور جو لوگ اونپر سوار تھے اونکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر
ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہو گئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی و حبشی اپنی لشکر گاہ کیطرف پھر گئے
پھر مسلمانون نے اپنے مقتولونکو تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالی نے اونکے تئین شہادت نصیب کی اور
مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتونکا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام
اپنے مقام پر شب باش ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدونکو دفن کیا
پھر جب صبح ہوئی تو اوٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق
و برق ظاہر کرنے لگے اور اونھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی
اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکۂ عراق مین شریک تھا اور مینے جنود کسری اور جرموق اور
یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے
لشکرونکی ایسی نتھی جیسی کہ دیار دمشور مین وفور فوجونکی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیونکی آتے دیکھی تو اوسوقت خالد
درمیان صفونکے پھر کر لوگونسے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجونکی نہ دیکھوگے
اگر انکو تم توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمہاری مقاومت کے لیے کھڑا نہوگا بس چاہیے کہ اپنی نیتونکو
جہاد مین خالص کر دو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کر لو اور زنہار کہ پشت پھیر و کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون سے
شانے ملائے رہو یعنے صف باندہے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نکرو جبتک کہ مین تمکو حکم دون
راوی نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادۂ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو
اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اون بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہوگا اور اگر اوسوقت
تم ایسا نکروگے تو یہ سب تمہاری بلاد کے مالک ہوجاوینگے اور تمہاری مردونکو قتل کرینگے اور تمہاری عورتونکو اور تمہارے لڑکونکو بندی بناوینگے

لاجرم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور رفیلان جنگی کو آگے کرلو اور سینہ انکو
انکی ثابت پیر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا اوسوقت عمرو بن العاص
اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمنون کے مقابلے پر
بھاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اوس قوم سے
قریب ہوئے اور اونکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزون کی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانونکے پھریرے
گویا کہ کرگس پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب اون لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہے
تو شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہے پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو کون پکڑ لاتا ہے یہ
سنکر تین سوار دوڑ پڑے اور فضل نے جب اونکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور
گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ بعد ہوگیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ
پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اوسکو قتل کرکے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اون لوگونکے دلو نمین اس طرز کی جنگ
سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اونھون نے اونکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے
تھے تا آنکہ اونمین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پھونچے تو فضل وہانسے پھرکر اپنے
لشکر مین آئے اور مسلمانونکو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے
و مخاطرے مین ڈال دیا تھا اونھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مینے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین
میرا بھاگنا دکھاوے تو مینے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالی نے مجھکو اونپر فتح و نصرت بخشی اور بیقین جانو
کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب
لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان ہوچکا
و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو پائین و مؤخر لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے
از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کردیا اور اونکے ساتھ ہزار سوار تعینات کردیے اور اون مستورات مین وہ عورتین
بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہوچکا ہے اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان بنت
عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو اور
زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اونسے خالد نے کہا اے دختران عرب
البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانونکو رضامند کیا ہے و اللہ ذکر تمھاری باقی و یادگار رہینگے کہ دختران ترک و روم
مینا بعد مین وہ وقتا فوقتا تمھارا چرچا کرینگی اور یہ سمجھو کہ دروازے جنان کے تمھارے لیے کھلے ہین اور دروازے
جہنم تمھارے اعدا کے واسطے کھولے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب روم و ترک تمھاری طرف آوین

تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تمنے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے
یہان سے بھاگتے دیکھو تو اوسکے تئین چھڑیان مارو اور اوسکے فرزند کو اوسکے سامنے پیش کرو اور اوس سے کہو کہ تو اپنے اہل و
اطفال کو چھوڑکر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانونکو اپنی کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اون عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر
ہماری خوشی نہین ہے مگر اوسوقت کہ ہم تمہارے سامنے مرین اے ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیونکو یہانتک
مارینگی پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نرہجاوے یہ سنکے خالد اونکے مشکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے
گھوڑے پر سوار اونکے درمیان پھرنے لگے اور لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی قوم کی نصرت
کرو اور دشمنونکو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم برجا و مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو
اور اپنے ننگ و ناموس کیطرف سے جنگ کرو اور جبتک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نکرو اور چاہیے کہ تیر تمہاری
کمان واحد سے نکلین یعنے سبھونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اونمین
اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو
اور اورونکو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخودہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے
مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہے کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سنکے لوگون نے
جواب دیا سمعًا و طاعۃ یعنے ہمنے ارشاد آپکا بگوش جان سنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت
قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبد الرحمن بن ابی بکر
و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعۃ بن عباس و مالک اشتر
و عباس بن مرداس السلمی اور مثل انکے بقیۂ امرا موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانینت خاطر و برفتار باوقار آگے بڑھے پھر
جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اونکی کثرت سے وہ سرزمین
طولًا و عرضًا تمام پر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرائش
اپنے صلیبون اور نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اوسوقت ایک راہب کبیر
یعنے ایک بڑا دیرانی جبۂ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان برسر و زنار دربر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُم
اَمِیرُ القَومِ فَیُخَاطِبُنِی یعنے تم مین سردار قوم کون ہے کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سنکے خالد اوسکے روبرو آئے تو اوسنے کہا
اَنتَ اَمِیرُ القَومِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہے خالد نے کہا کذالک یَزعَمُونَ مَا دُمتُ عَلیٰ طَاعَۃِ اللہِ کہ ہان یون ہی لوگ
گمان کرتے ہین اوسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت رسول کی
بدل ڈالون تو پھر اونپر میری اطاعت و سرداری نہین ہے یہ سنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک و
متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہے اون بلاد کیطرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت و جسارت

نہین کی ہے کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس دیار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی
جانین انہین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہے کہ ہمیشہ تمہارے ہی لیے نصرت ہو سو ہمارے ملوک نے مجھے تمہارے
پاس بھیجا ہے کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمہارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور
ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار شتر گندم
و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمہارے صاحب و مالک عمر کے واسطے دس ہزار دینار
اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہائے شتر پر از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہم سے لو اور یہانسے چلے جاؤ اور اپنی جانونکو
بچاؤ کیونکہ ہم لوگ بیشمار تڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل اون لوگونکے نسمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہے اہل زمین روم اور اہل شام
و قبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجارہ اور روم و حبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ یعنے رؤسائے
نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم و حبش سے اسقدر کثرت سے فراہم
کرینگے جنکی تاب نہ لا سکوگے اور تم بالفعل انہین چند بجدہ جوانمردون سے دوچار ہوئے ہو جو سر دست ہمارے پاس
وارد ہوئے ہین درحالیکہ بقیۂ روم ابھی تمہارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تمسے جنگ
کرنے کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمہارے یہانسے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک
صورت سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ملخ کیا ہے تو حال
یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہے زبان سے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدۂ
ظفر ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہے اور جو کہ تو نے لباس و عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہے کہ ہم خود تمہارے
لباس و عمامے لینگے اور تمہارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام و مصر و عراق و یمن و حجاز و
روم کے ہوئے ہین یہ سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین
پیشگاہ بطلوس والی بہنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے
تمہاری طرف بھیجا ہے اب مین اونکے پاس جاکر تمہارا جواب اونسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب
جہانسے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اوسنے جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو اونہون نے اپنے ملوک کو
لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال مندرج کیا پھر جسوقت یہ جواب پاس اون ملوک کے پہونچا تب لشکر
روم و حبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیونکی اپنے سامنے مقدم کی اور ہاتھیونکے آگے آگے پرا بیدلونکا کیا اونکے
ہاتھو مین تلوارین اور تیر و کمان اور بھالے و برچھے تھے اوسوقت فضل بن عباس و رفاعہ بن زبیر المحاربی و
قعقاع بن عمرو التمیمی و شرجیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا
کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہین

اور حورین بازینت و آرائش غرفات جنت سے جھانکتی ہین وبعدازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالیٰ نے اہل ایمان سے اونکی جانون اور اونکے مالونکو
مول لیا ہے اس بدلے مین کہ اونکے لیے جنت ہے یعنے اونکی جان اور اونکے مال کے بدلے مین بہشت اونکے لیے
مقرر کی ہے بعدازان اون لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہوکر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہمدیگر ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعداتمسے دہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصر ہے اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیرو
اور روگردانی کرو اور برکات و امانت خدا پر تکیہ کرکے بسبقت کرو راوی نے کہا پھر اودہر سے زنگیون اور
بربریون اور نوبیون اور اہل بجاوت نے ہجوم و نزغہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہمدیگر نزدیک
ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیراندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیونکا دل آتا ہے یہانتک کہ
اونمین اکثر مردان کار کام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اوسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی
کرتے ہوئے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون
اور بربریونکا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن و مقیم رہتے تھے اونکو قواد کہتے تھے اونکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا
اور اومین حلقے مسی و برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد یعنی سرشیر اپنی جا سے حرکت نکرتے تھے مگر جبکہ
ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قدوالے تھے کہ ہر ایک
اونمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اونکے حلقونمین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے
دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری
زنجیرین زنگیونکی کھینچتے ہوئے رزمگاہ مین لیجاکر چھوڑ دیتے تھے اور اونکے ہاتھونمین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ
سوار کو مع گھوڑہ ایک ضربت مین قتل کر ڈالتے تھے اور اونھین جبشیونمین وہ حبشی تھے جو فیل سوار ہ تھے اور اونکی
اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور اونکے
بدن پر شانے سے تا بسینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپیٹی تھی اور اسیطرح اونکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون
سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اونکا برہنہ اور سر اونکے ننگے تھے اور اونکے ہاتھونمین گرز تھے اور بربری اونکی زنجیرین
پکڑے ہوئے کھینچتے ہوئے میدانمین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ کب اونکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت
مسلمانون نے یہ حال اون قواد اور فیل و فیل سوارونکا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور
مسلمانونمین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جسکا نام بطرس جو جلدوں بلہین
مقتول کا تھا میدانمین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اوس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر پڑی تھی ہولس

حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق
الازدی سے اوسنے کہا جب اوس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اوسکے سامنے سے بھاگ نکلا اوسوقت ایک سوار
لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نہتھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا
تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا شعار

لقد ملکت یدی سنانا وصارما — اذل بداة السودان حیث نادما
واترکهم شبه الرخام اذا مشی — علیه شجاع المصرخی القشاعما
ولا کاغنام مضین بقفرة — واصبح مولاها عن السعی ناعما
وقد ملک اللیث الغضنفر جمیعا — واصبح فیها بالمخالب حاطما

یعنے مین مالک ہون سنان وشمشیر کا ذلیل وخوار کرتا ہون دشمنونکو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اونکو مانند
سنگ گسترده یعنے بچھے ہوئے پتھر کیطرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اوپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور
مرد شجاع وہ جو فریاد رس وآزاد و بزرگ منش ہین اور نہ اون بھیڑونکیطرح ہون جنکا گذر دشت و بیابان مین ہوا
اور اونکا مالک اونکی سعی حراست سے خواب غفلت مین سہے اور اوسوقت اون بھیڑون پر شیر حملہ آور قابو پاکر اونمین
جا گھسا اور اونکو ناخون پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اوس سوار رجز خوان
کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اس میدان مین تنہا ہون مگر امید ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) راوی
کہتا ہے کہ پھر اوس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون مین قاتل ملوک شام ہون مین
ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط وغلبہ کرنے والا اون لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھہ کفر وشرک کرتے ہین اور
مین قاتل ہون بولص کا جو سگ ذلیلہ وطغیان تھا پھر جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے
وہ اپنے پیچھے ہٹے اوسوقت ضرار کو اوپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اونہون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہے
جو برابر لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے
اوسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا
قاتل ہے مین خواہش رکھتا ہون کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون پھر جب اوسنے قصد خروج کیا تو
ایک اور بطریق نے جو بطریقونکا سردار اور اوسکا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کرکے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے
خون کا عوض لونگا یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اون دونومین آویزش وکاوش ہی اور دونون آپسمین
ڈپٹ جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہوئی تھی کہ ضرار نے اوسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اوسکی
زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اوسکا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا یہ شخص
مگر جن ہے اور لازم نہین ہے انسان کو کہ جن سے مقاتلہ کرے بعد ازان اوسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو مغفر
سے مضبوط باندھا اور بالائے زرہ حربی کے زرہ زربافتی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اوسوقت اون بطریقان

جہاں مین سے ایک وہ بطریق نے جسکا نام شدیم اور یہ تھا بطریس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوا کوئی غیر اس
سوار سے لڑنے نجاوے یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک والقتال یعنے قریب آ اور اس قتال کو راوی
کہتا ہے کہ ضرار نے یہ کلام اوسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہے پھر اوس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی جو
اپنے گلے مین لٹکائے تھا اوسکو نکالا اور اوس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہے
اور ہم مالک دیان رب انس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اون دونون نے فنون اپنی اپنی سپاہگری کے دکھلائے
جسسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اوس وقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ اے ضرار اسقدر سستی و تاخیر کیون ہے
کہ تیرے لیے درجنت مفتوح ہے اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہے یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور
اوس بطریق پر حملہ کیا اور ادہر سے رومیون نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر انمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے
اپنی تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اون دونون کے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اون دونون کے
گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہوجاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے
اوتر پڑا اسلیے کہ اوسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جُل و پاکھر حریری
پڑی تھی اوس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اوسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے
گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے آنسو رواں ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اوسنے اپنی معتادی
رفتار سے بہت زیادہ تیزروی کی اور ضرار نے اوس بطریق پر حملہ کیا آخرکار اوسکو نیزہ مارکر زمین پر گرادیا اور اوسکا گھوڑا
لے لیا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اونکے ساتھ اونکا ایک بزرگ سگ تھا اوسکا نام
شاؤل اور وہ زمرۂ بطارقان شہمو مین سے ایک بطریق تھا پھر ان سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر
سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہے اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہے
تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہے جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحال آنکہ
رومیون نے اوسکو گھیر لیا ہے یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس
بن عبد المطلب تھے اور اور اونکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور
عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے
اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار روم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد مع امرائے
موصوفین کے اون تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس
تجھسے دور ہوا اسواسطے تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالی سے استعانت کر ضرار نے کہا مین متنبہ ہوا

کشائش ورستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اون لوگون سے باہم ملاقی ومقابل ہوئے اور ضرار اوسوقت
دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بطلب وتلاش صاحب تاج ودستار کے مصروف ہوئے اور شاؤل نے جو
دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقے مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلاے بلا دیکھا اوسوقت شاؤل مدہوش ہوگیا
اور اوسکے بدن مین رعشہ پڑگیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اوسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اوس سے لاحق ہوگئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ
گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک
پارۂ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالی نے اونکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اون دونون مین کشتی
تادیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اوسکی کمر مین ڈالکر اوٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اوسوقت وہ لعین اپنے بطارقونکو
پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور وغوغا پڑگیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی
اور اوس حالت مین ضرار نے اوسکو مہلت نہ دی کہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کیطرح بلبلاتا تھا اوسوقت
ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اوسکو نحر کیا یعنے اوسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا اور اوسنے ہنگام نحر
ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فورا
اوسکا سر کاٹ کر اوسکے سینے سے اوتر آئے اور اوس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صدائے تکبیر بلند
تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آور وہین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا
بدنون سے عرق بہنے لگے پتلیان آنکھونکی پھرگئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جان تا ب ہوگیا
چکی اس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی وتیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد
امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانے کٹے پڑے تھے تنونکے پرزے پرزے بند بند جدا تھے اور سوا
انکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اوڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑتے
تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی
مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے
اور اوہر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے اے اصحاب اے حاملان
قرآن یاد کرو غرفہ جنان کو اور اہل ایمان اونکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط وسرور کرتے
تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار
تیر ونیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اوسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہوچکی تھی
پھر اوسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اوسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اوسکی پشت سے

پارہ ہوکر جھکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور راوی نے کہا جسوقت بلائے
عظیم وقتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب و بنید ومالک سے انتخاب کرکے
قصد فیلونکا کیا پھر اون سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جا کر انکو دیکھ لیتا ہون
یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ
تیغ بکف اوس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

یَا لَكَ مِنْ جُثَّةٍ كَبِيرَةٍ		
لَقِيتَ كُلَّ كَبِيرَةٍ خَطِيرَةٍ	اَلْيَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِكَ الْحَضِيرَةُ	حَتّٰى تَرٰى مُلْقًى عَلَى الْحَفِيرَةِ

ترجمہ (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد تشخصیہ و خطاب بنفسہ ہے یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے) اے شخص
تیرے لیے آمد بزرگ ہے یعنے تیری بڑی آمد ہے کہ تو نے بڑے بڑے معرکون مین اور بڑون بڑون سے
مقابلہ ومقاتلہ کیا ہے آج کے روز تجھے رزمگاہ تنگ ہے یہانتک کہ تو لوگونکو لب گور اور کنارے غارکے پڑے
ہوئے دیکھتا ہے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان رفاعہ نے اوس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور
پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اوسپر عماری چتری مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اونمین سے
پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اوسکے ہاتھ مین گرز تھا اوسنے اوس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب
رفاعہ نے اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر
گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑکر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی آنکھون مین
بھالونکی انی مارنے لگے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگے و بعد ازان خالد اور مقداد و امرائے جود حق نما
نے قصد اون قواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہے (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصر و ثبات حقتعالی سے طلب
کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے آنے لگے اور اون بزرگونکو
جو زنگیونکی زنجیرونکے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرونکے سرے خود تھام لیے اور باگ
ومہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شتر دور میدہ کے قابو مین ہوگئے پھر مسلمانون نے اونکے
ہاتھونسے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یونہی درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر ہوتی
رہی یہانتک کہ رات آئی درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی
چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان
حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے
اور راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اوس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پس
جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے دوا علاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اونکا واسطے نگہبانی

عبیدہ انکے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز مین مصروف تھے اور
کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو رہے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود و عبدالرحمن بن ابی بکر
یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر کے دورہ و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمودار ہوئی تو موذن نے اذان دی ابوعبیدہ نے
سورۂ فتح کے ساتھ لوگونکو نماز پڑھائی اور جناب قدس الٰہی مین دعا مانگی کہ حق تعالیٰ نصرت و ظفر روزی کرے بعد ازان
اپنے گھوڑون پاس گئے اور اونپر سوار ہو کے اپنے لشکر کی صف آرائی کی اسطرح جیسے کہ ہم نے پیشتر لشکر کی صف بندی و
ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہے پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوئے تو افواج اسلامی نے اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر
لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور پیچھے لشکر کے رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زہیر
وغیرہم مقرر ہوئے اور انکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے راوی نے کہا کہ عبادہ بن رافع نے سالم بن مالک سے
روایت کی اور اونھون نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی کہ عبداللہ جماعت رافع مین تھے سو اونھون نے
بیان کیا کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ایک
بذات خود مشتغل تھا تو مین اوسوقت عورتون اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال مابعد
مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل سجاوت کا پہونچا
اور اونکے ساتھ چھ سو ناصحی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اونھون نے غافل پایا سبب یہ کہ ہم لوگ درست
مشغول بقتال تھے پس دشمنون نے آکر اوس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمین تمام گلہ اونٹونکا تھا اور اوسمین ساری عورتین
تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور اونمین
مین زائدہ بن رباح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونونکے ساتھ دو سو سوار بھی تھے تو اونھون نے
اوسوقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سست و مضمحل ہوگئے اور
اوس ہنگامے مین عورتون نے بکمال جرات مردانہ وار گرزون و تلوارون و خنجرون سے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ عُفَیْرَۃَ
بِنْتِ غِفَارٍ وَسَلْمٰی بِنْتِ زَاھِرٍ وَنَظَائِرِھِنَّ یعنے حق تعالیٰ جزائے نیکو دے عفیرہ دختر غفار و سلمی دختر زاہر کو اور
جو انکے مثل مین تھین اون سبکی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سب نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے
انکے سرون پر تلوارین مارین کہ خون اونکے سرون سے اونکے منھ پر بہتا تھا اور وہ آپسمین کہتی تھین کہ اے زنان
عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے ورنہ ہاتھ سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون نامختونکے
ماری جاؤگی چنانچہ اون سب نے قتال موت کی قتال کی اور اونمین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے
حق تعالیٰ نے درجۂ شہادت نصیب کیا تھا بعد ازان وہ دشمن خدا اون عورتون اور لڑکونکو ہانک لے گئے
پھر ایک سوار انکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن الولید و عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی و

وہ لوگ اوس طرف اوسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سنکر مسلمانون نے بہت شور وغوغا کیا اور ایک گروہ امیرون
افسرونکا درمیان معرکے سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس وعبداللہ بن عمر بن الخطاب وعبدالرحمن بن ابی بکر ویزید
بن ابی سفیان وعبداللہ بن ابی طلحہ وضرار بن الازور تھے اور مثل انکے دیگر امرا اور اتباع اونکے چھ سو سوار عرب کہ یہ سب
صنادید عرب وشرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اونکو جا لیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن کوہ کے
اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیونکا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اوسوقت فضل بن عباس نے بصدائے مہیب آواز دی
کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانونکے پھر پڑے وبقتال شدید مقاتلہ کرنے
لگے اور اوسی حال مین ضرار نے بڑھ کر زنگیونکے افسر کے سینے مین برچھا مارا کہ اوسکی انی اوسکی پشت سے چمکنے لگی ویسیطرح
فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف بڑھے اور اوسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سے پار نکل آئی
اور زمین پر گر کر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے
مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک خلق عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اوسکے تحمل سے
عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اونکے قبضے مین تھا وہ سب اونھون نے ڈال دیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے
اسیرونکو مع اونکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اون عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرزون
اور تلوارون اور خنجرونسے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے منہہ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب
اون سوارونکو لپٹ کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اونکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اونھون نے ایک جماعت کو
رومیون اور زنگیون اور اہل بجارہ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اون لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے
تب مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اونکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک
خلق عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اونکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے
راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا وا اتا حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی
و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین
ماری جاتی تھین اور مردان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی
اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہو گئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین
مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہائے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کارہائے دشوار سے لوگ
دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی
اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے پر حلاتے
تھے فکر مین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

یعنے لے نصرت خدا نازل ہوا اور اوس وقت سب مسلمانونکا صبر اور جوانمردونکا تھا فللّٰہ درّ الزبیر بن العوام والمقداد بن الاسود
والفضل بن العباس وعقبة بن عامر والمسیب بن نجبة الفزاری ونظائرهم من الامارى یعنے حقتعالی زبیر و مقداد و فضل و عقبہ
و مسیب وغیرہ امرا کو جزاے نیک دیوے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلاے سخت و معرکہ ممتحنہ مین کار آزما
تھے اور جوانمردونکا سا صبر و استقلال کیا و اتنا خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید انہون نے قتال موت کی قتال کی کہ
ہاتھیونکو اور اوس گروہ کو جو اونپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اونکے بہادرون اور زنگیون اور اونکے فیلونکو قتل کیا اور
حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑون پر جھکے پڑتے تھے اور اونپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اون تیرونکا مینہ
مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اوس روز بہتونکی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے وا عیناه یعنے
ہاے ری آنکھین کوئی کہتا تھا وا اذناه یعنے ہاے ہاتھ اور اوس حالت مین ہاتھیونکا یورش تھا اور دلاورونکے
زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی بشتاب روی تمام پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیرو اگر یہ امر یون ہی
برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہوجاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا راے ہے رفاعہ نے کہا میری راے یہ ہے
کہ ہم پیچھے ہر روم جمع کرین اور اوسکو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم
یعنے خس و خاشاک فراہم کرین اور اوسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان
ہمارے سوا پیچھے سے اونٹونکو ہنکاوین اور اون بھالونسے پشتارونمین آگ لگادین جب آگ بھڑکیگی تو اونٹ آگے بھاگینگے
اور لوگونکو روند ڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لا سکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند تقدیر کی جانب سے معونت و امداد
ہے چنانچہ سبھون نے اس راے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال
لگایا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان بمکیدہ و خدع کامیاب ہوگیا اور ہزار سوارون نے نمدہ ہر روم جمع کرکے
روغن زیت وغیرہ سے اوسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر مشعلہ باندھا اور قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غرارون تھیلیون مین
بھر کر اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے مشعلونکو مشتعل کرکے اون پشتارونمین آگ لگا دی پھر جب اوسمین آگ بھڑکی
اور اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے
اور اونٹونکے ولولے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور بہتیرے فیلبانونکو زمین پر گراکر روند ڈالا
اور جو مردم جنگی اونپر سوار تھے اونکو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی
منہ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادونکے دل دہل گئے اور ادہر شہسواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے
دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے ہمنے طائرونکو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوے تھے
اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے
اونکی آنکھین نکالکر زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نگذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر [illegible]

اور اہل اسلام اونکا تعاقب کیے ہوئے اونکو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی
اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھہ تو اوس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھہ لوگ لاہون مین اور کچھہ اہناس
و میدوم مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اونکا پیچھا کیے چلے گئے آخر اونکی جماعت متفرق اور
جمعیت پریشان ہو گئی اور اونمین سے انبوہ کثیر قریب پانچ ہزار کے اسیر ہوئے اور قتل و مفقود ہوئے جنکا
شمار نتھا رافع بن زید الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو ہمنے
وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ و غیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اونمین مختلط تھے خصوص جنکے
تن پر سر نتھے تو وہ پہچانے نجاتے تھے مگر بقدر اونکی شناخت تھی کہ رومیون و غیرہ کے ہاتھہ مین صلیب
تھی اور مسلمان اوس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے اونکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو بہاے نخل اور درختون
کی شاخین جمع کین اور اوسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اون سب لکڑیونکو
جمع کرکے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نوے ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستون مین مارے گئے اونکا ہمین
شمار نہین سینے وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تین مرد تھے بعد ازان
مسلمانون نے اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اوسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر
فتح و ظفر تحریر کیا اور اوسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس اونکے
سپرد کیا اور تین سو سوار خیار لشکر سے اونکے ہمراہ کر دیے اور اونکو حکم واپسی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون
نے پانچ روز اوسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرور ہونکے
گئے تھے وہ بھی اس عرصے مین واپس آئے بعد ازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے
اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے تب عمرو نے اونکو اجازت دی اور وداع کیا اور
اونکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے
میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا غرض کہ عمرو بن عاص کے ساتھہ تین
ہزار ایک سو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھہ سو اسی مرد تھے جنکے لیے
حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ
نو سو چالیس تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہے کہ مینے اس کتاب مین وہی روایتین لی ہین
جو موافق قاعدۂ صدق کے ہین اور ہمین استعانت حق تعالے سے کی ہے پھر کہتا ہے کہ اہل اسلام جو کہ مالک
ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ وہ مردان خدا اور بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب احمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر

جان نثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و دیار فتح کیے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور اپنے اذکار کو رفاہ کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذوات انہار کے ہوئے اور راوی نے کہا جب منہزمین روم اپنی اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر اپنی خرابی احوال سنا چکے تو اونکے دلونمین رعب سمایا اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہوئے اور کچھہ نسمجھا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھہ نسوجھی کہ اب کیا فکر کرین آخر بطریق اہناس پر اور والی بہنسا پر امر دشوار ہوا اور جو کچھہ اونکے بطریقون پر گذرا بہت شاق ہوا اب وہ اپنے قلعہ و حصار پر متوجہ ہوئے اور آلات حرب جمع کرنے لگے اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اونکو یقین ہو گیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیوینگے اور یہی بات اونکے دلونمین گڑ گئی اور اسیطرح بطریقان ملک صعید اور وہانکے ملوک کو بھی باور ہو گیا اور جو تباہی کہ اونپر آئی اوس سے اونکے دل بہت تنگ ہوئے راوی نے کہا پھر جب عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوئے اور خط کو روبرو علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبدالرحمن بن عوف و عباس بن عبدالمطلب رضے اللہ عنہم کے پڑھا اور سنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوئے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اونمین سے خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر آمادہ و برانگیختہ کرین اور راوی نے کہا واتا عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور راوی نے کہا جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ امراے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے تب اون سب کی راے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ یعنے براے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اون سوارون پر قیس بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اونکے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعۃ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و عقبۃ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرونکے جاوین اور باقی لشکر انسے قریب قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے طاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اونکو امان دیوین اور ان سے مصالحہ کرین اور اونپر جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین ان سے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین انکو چھوڑ دین غرضکہ خالد مع بقیۂ لشکر بارادۂ اہناس کے روانہ ہوئے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ جب بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اوسنے بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و ہمان آنکہ باعث ہزیمت اونکے لشکرونکے جمعیت اونکی پریشان ہو چکی تھی اور فوجین اونکی ٹوٹ گئین تھین اور اونکی آگ و ہاک اور بڑے بول کی ٹھنڈی ہو گئی تھی آخر اوسنے لوگون سے مشورہ کیا

اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہین تو عربون کی بندگی مین رہو
اور اونکے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمہارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اونسے صلح رکھین یہانتک
کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھہ نہین ہو سکتا ہے یہ سنکے اون لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو
ہاتھہ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہو جاوینگے اونکے حوالے نکرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال
اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اونسے مقاتلہ کرتے ہین پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب
ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ رے اون سب کی اسی بات پہ متفق ہوئی پھر جنھون نے اونمین سے
اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نکیا وہ بجاے خود
مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بہنسا نے بھی کیا کہ بعضے اونمین اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوئے اور بعضے
اونمین سے اپنی جا پر قائم رہے اور بلائن والون مین سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامہ جنگ کے حاضر حصار ہوئے
راوی کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکے چلے اور آگے آگے اونسے کچھہ فاصلے پر طلائع اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ
قریات و بلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے
اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل سلام اونسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اونکی استمالت کرتے تھے اور جو
لوگ ایسا نہین کرتے تھے اونکو سلام کیطرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اونسے جزیہ
لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اونکو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے
پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اوسکو باور ہوا کہ لابد اونسے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے ان لوگونکی
جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹہرا اور وہانسے
دور نگیا اور اوسکے جو چار پہاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیے اور ایک باب شرقی جدہر وہ آپ تھا
کھلا رکھا اور اودہر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال عرب جنگ
شہر کے اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اونکو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعد ازان
اوسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کر دیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اونکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اوسکے فوج کی
پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریونسے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور
لشکر خوار و بداطوار نہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اون لوگون نے استقلال کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہو کر
مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا وہ اتا خالد جسوقت اہناس سے قریب
ہوئے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اونکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کر دیے کہ اونمین اکثر امرا تھے اور اونکو حکم کیا کہ آگے
بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھہ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوئے بعد ازان

میسرۃ بن مسروق بلائے گئے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیئے اور وہ عقب فضل کے چلے وبعد ازان زیاد بن ابی سفیان
طلب ہوئے اونکے ساتھ بھی ہزار سوار کیا اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے وبعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اونکو بھی ہزار
سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سبکے عقب خود خالد مع اپنے لشکر پشت پناہ ہوئے اور عون بن سعید نے
بواسطہ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک الہلالی سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں زبیر بن عوام مین تھا ہم
جب ہم درمیان بلاد حجاز پہونچے اور بلاد شام کے باشندونکو قتل کرتے تھے اور سواد و نواح پر دوڑ مارتے تھے
تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑونکا دیکھا اونکے ساتھ چرواہے تھے جب اون چرواہون نے ہمکو دیکھا
تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگے تب ہم اون بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے
اور ایک غول نصاری کا اہل قبط وغیرہ کے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اونھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور
اونکے ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اونکے ساتھ ایک بطریق اور
بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اونپر دوڑ ماری اور تھوڑی
عرصے مین ہمنے اونکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہانکے اور کس قبیلے سے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہمنے
اونکے تئین اسلام پیش کیا اونھون نے انکار کیا تب ارادہ اونکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا
یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے
اور ہمنے وہان خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اوسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر و تہلیل کی
اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور وشور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے
لگے اور وہ دشمن خدا ارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اوسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب
و نواب یعنے اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و سران مملکت سے تھے اور یہ سب اوسکے گرد بگرد دست بستہ
حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اونکے سامنے بڑھے تو وہ آپسمین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال
کرتے تھے وبالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے
چنانچہ جب زبیر اونکے قریب گئے تہزّ رایتہٗ یعنے اپنے علم کو ہلکان دیکر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

یَا اَھْلَ اَھْنَاسِ الطُّغَاۃِ الْکَوَافِرِ وَیَا عُصْبَۃَ الشَّیْطَانِ مِنْ کُلِّ غَادِرٍ اَتَاکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ سَادَاتُ قَوْمِھَا
عَلٰی کُلِّ مَشْکُوْلٍ مِنْ کُلِّ ضَامِرٍ فَاِنْ لَمْ تُجِیْبُوْا سَوْفَ تَلْقَوْنَ ذِلَّۃً وَتُقْتَلُ مِنْکُمْ کُلُّ کَلْبٍ فَاجِرٍ

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغاباز آپہونچے ہین تمہارے پاس
شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب یہان مشکول اور ناقون پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکروگے

تو ذلت و خواری مین پڑو گے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا و بعدازان راوی رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم
اور بھی قریب اوس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیرامون اونکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب
اونھون نے تکبیر کی تو اونکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلا کر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

یَا اَهْلَ اَهْنَاسٍ لِکِلَابِ الطَّوَاغِیَا   اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ فَاصْغُوا مَقَالِیَا
وَقَرُّوْا بِاَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَیْرُهٗ   وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِیْمًا مُدَانِیَا
وَقَرُّوْا بِاَنَّ اللهَ اَرْسَلَ اَحْمَدًا   نَبِیًّا کَرِیْمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِیَا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمہارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول و مقال اونکے گوش دل
سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئنہ اللہ وہ ہے جسکے سوائے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا
نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالیٰ نے احمدؐ کو نبی صاحب کرم بھیجا ہے اور اونکو
خلائق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمدؐ رسول و نبی خدا کے اور رہنما ہر دو سرائے ہین اور راوی نے کہا کہ بعدازان
فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرۃ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور
اونھون نے اور اونکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اونکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب
تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

اَتَیْنَا اِلَی اَهْنَاسٍ مِنْ کُلِّ غَضَنْفَرٍ   عَلٰی کُلِّ صَهَّالٍ مِنَ الْخَیْلِ اَجْرَدٍ
فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْنَا تَشَکَّرْنَا فِعَالَهُمْ   وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِکُلِّ مُهَنَّدٍ
وَنُخَرِّبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا   اِذَا خَالَفُوْا دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل و شور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون
اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع و پسند
عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اونکے کردار سے مشکور ہونگے اور انکی قدردانی و
شکرگذاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اونکو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم
کہتا ہے مہند وہ یعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن و ولایتی ساخت ہو یعنے جسکا لوہا ہندی اور ساخت اوسکی ولایتی ہو)
اور ہم خراب و ویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اوسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمدؐ ہے
راوی نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جا کر قیام پذیر ہوئے اور بعد اونکے قریب
بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اون سب
مسلمانون نے غل مچا کر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے هَلُمُّوْا اِلَی اَهْنَاسٍ یَا اٰلَ هَاشِمٍ

وَیَا عُصْبَةَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَکَارِمِ   دُوْنَکُمْ ضَرْبَ السِّهَامِ بِشِدَّةٍ
قَطْعَ رُؤُسٍ ثُمَّ فَلْقَ جَمَاجِمٍ   لِنَنْصُرَ دِیْنًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
نَبِیِّ الْهُدٰی الْمَبْعُوْثِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ   یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے

دہم ہوا اور لے قرابتداران احمد مختار نسل بزرگواران بزرگ حمل او ضرب سہام یعنے مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی
حملہ کریکے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمعیتونکے اہل تثلیث کے یعنے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہین
وہ محمد نبی ہین جو ہادی و راہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادہ خدا ہین اور آل ہاشم سے ہین اور راوی
نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہو گئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو
تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کئے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی
حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ نے با اصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب
کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوے پھر وہ آگے بڑھ کر حملہ کرنیکے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

أَنَا الفَارِسُ المَشكُورُ فِي كُلِّ مَوطِنٍ وَنَاصِرُ دِينًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ لَعَلَّ نَنَالُ الفَوزَ عِندَ إِلٰهِنَا
فَأَفُوزُ مِن أَضحَى نَزِيلَ المُؤَيَّدِ وَنَقتُلُ عِبَادَ الصَّلِيبِ جَمِيعَهُم بِأَسمَرَ خَطِّيٍّ وَعَضبٍ مُهَنَّدٍ

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہے
کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس پہنچ فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح
نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی و شمشیر ہندی سے
اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاد اشعار کے محاذی ابو فضل کے جا کر قیام گزین ہوے
اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار
بہ نسبت اونکے شمار کے کمتر تھے) تو اونکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اوس روز
تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب
ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑونکی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اون گھوڑون پر سواران حجازی
سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اونکے سب مسلمانون نے بھی
پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور
طلیعہ آئے تھے صداہاے تکبیر بہم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ اونکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر
مین تو خالد بن الولید ہین اور اونکے پہلو بپہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابوذر الغفاری و ابوہریرۃ الدوسی کہ اونکا
نام عبدالرحمن تھا و دیگر امراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جس وقت روم نے یہ حال نزدیک
سے دیکھا تو رعب اونکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اوترا اور ہر گروہ اپنے
اپنے مرکز و مورچے مین فروکش ہوئے اور اوس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا
و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہو کر مشورے کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہیے

اور کون جاویگا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لائق اس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور
جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرة بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت
انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جا کر پہلے اوسکو دعوت اسلام کرو جب نمانے تو اوس سے طلب
جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانونکو حراست و حفاظت مین رکھو یعنے
اوسکے شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ روانہ ہوئے اور اونکے لشکر کے قریب پہونچے اوسوقت
سوار اونکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اونکے
حجاب و نگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو کدہر آتے ہو اونھونے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب
نے اپنے بطریق کو خبر دی اوسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اوسکے حاضر ہوئے تو اوسکے ملازمون
نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہے یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس
بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑونسے نہ اوترے مگر جبکہ دروازہ سراپردہ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے
رہے یہانتک کہ انکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی
لگام اپنے ہاتھونمین تھامے رہے ہرچند غلامون نے چاہا کہ لگامین گھوڑونکی پکڑ لیوین پر اونھون نے نمانا
اور اونکے ہاتھونمین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یونہین آنے دو پھر جسوقت
یہ لوگ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اوسکے گرداگرد تمام
رئیس و نواب و ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اون سب کے ہاتھونمین تلوارین اور گرز
و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اوسکا رنگ متغیر ہو گیا اور دہشت مین آگیا اور اونکو اذن بیٹھنے کا
دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اوسنے حکم کیا تو وہ فرش
اوٹھا کر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اوسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ ان لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک
کہ تو اپنے تخت سے نیچے اوتر آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم شوغا کرنے لگے تب ملک نے اونکو
اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اون ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اونکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہر گونہ تعرض و مزاحمت سے
باز رہے تب بادشاہ نے اونسے قصد مکالمہ کیا اونھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے
نیچے نہ آویگا ہم کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اوتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور
اونکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ
ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دیار سے نکالدینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے

یا قتال کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدۂ قتال ہے تب یہ لوگ اوسکے پاس سے باہر نکلے
اور جواب لیکر خالد کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اوسوقت سارا سے تیاری جنگ کی کر دی جب
صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلنَّفِیْرُ اَلنَّفِیْرُ یَا خَیْلَ اللّٰہِ
اِرْکَبُوْا وَلِلْجَنَّۃِ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے
گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دئے اور قلب جیش
اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اور انکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے راوی نے کہا بعد ازان تھوڑی
دیر نگذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبونکو روبرو کیا اور راوی نے بواسطۂ رافع بن مالک
اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے روایت کی اونھون نے بیان کیا جب نشان اوس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اون نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب
ہزار ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اونمین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اوسکا لباس دیبای
سرخ تھا اوسکے سر پر خود اور اوسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اوسنے مبارز طلبی
کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلۂ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اوس سے لڑنے کو نکلا سو اوس
بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اوسکے مقابلہ کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب برآمد
ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری جو اوسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی
اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اوسیدم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا
پھر ایک رومی سوار نکلا تو اوسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اوسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اونکے میمنۂ لشکر پر جا پڑے
تو صفونکو اولٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اونکے بعد شرحبیل
بن حسنہ نکلے اونھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر اونکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اونکے جابس بن مرداس نے اور بعد اونکے ابو ذر غفاری نے پھر سب مسلمانون نے حملہ کیا آخر
جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کر کے زرہین پہنکر اور
تلوارین پکڑ کر نرغہ کر دیا کہ ہنگامہ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اوسوقت
خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اولٹ دیا اور مقاتلہ
شدید کیا یہانتک کہ رات ہوگئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر
حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو اونمین سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے

اونمین شہید ونمین ربیعۃ بن عامر اللہ اؤدی وزید بن ربیعۃ المحاربی وغانم بن نوفل المحاربی وصفوان بن مرۃ الیربوعی و
دیگر مردم مختلط تھے او لشکر عدو سے ایک ہزار وزائد از سہ صد مارے گئے اور اون دشمنان خدا نے رات کو
اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ اونپر ہنگامہ حرب مین سختی گذری تھی باخود باتذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ اونپر
دشوار ہوئی اور بطریقونکو عجز وانکسار رہا و بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر
نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین
باندھین اور بطریقون سے اپنی تیاری کی اونمین سے ایک بطریق عظیم حاکم طلسا کا میدان مین نکلا اور زرہ حربی
پہنے تھا پھر اوسنے مبارزطلبی کی تب ادہر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اون دونون مین معارکہ محاربہ
ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخرکار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اوس
بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اوسکے گلے ڈاڑہ تک اوتر آئی وہ تیوراکر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور
اوسیدم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اوسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے
یہانتک کہ اونکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادہر مسلمانون نے یورش کی
چنانچہ ضرار بن ازور اور عمرو بن غانم الاشعری وفضل بن عباس ومحمد بن عقبۃ بن ابی معیط ومسلم وجعفر وعلی پسران
عقیل وعبداللہ بن جعفر وسلیمان بن خالد وعبدالرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملۂ شدید اور نیزہ بازی وتیغ زنی
کی شدت ہوئی اور چالش مردم وکاوش اسپان سے گرد وغبار تا آسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات
ہوگئی اور تیرونکی بوچھار نیزون کی مار ہونے لگی جابجا بے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سواے
گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار اور فوارے خون وسیلان عرق کے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ
تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اوسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف
نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَكَ كَمَا اَنْزَلْتَهُ عَلَیْنَا فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح ونصرت نازل کر جسطرح تونے اکثر
معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب وظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نگذری کہ ہمنے دیکھا اون کفار
مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے
یہ حال دیکھا تو دروازۂ شہر کیطرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل واسیر وغارت کرتے ہوئے پیچھا کیے
جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اوسکی کچھہ پروا نکرتے تھے اور
باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اوسکے تئین خالد و دیگر امرار
ہمراہی وہان تک ہانک لائے تھے اور اوس جگہہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے جو وہان بیٹھے تھے

اوسکے قریب پھاٹک شہر کے غرب بادار جیلی وہ فصیل حصار سے پتھر چلتے تاآنکہ مسلمانون نے اونمین سے قریب
تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہوے لئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا او فصیل شہر پناہ پر
چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی راوی نے کہا کہ آخر مسلمانون
نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ در کھا اور ہر روز اونکے ... لڑے جنگ ہوتے تھے اور حال یہ تھا
کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت مستحکم اور مضبوط تھا اور اہل حصار ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت و
تاراج کرتے تھے راوی نے کہا بالآخر نوبت یہانتک پہونچی کہ اہل اہناس سے ہم توانا ناتوان ہوگئے اور ناتوان
مر گئے اور آمد مدد اونسے منقطع ہوگئی اور نفوس ونکے تنگ آگئے اور صحابہ کو اونکی بڑی آرزو تھی پس خالد نے
اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقاً ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسری سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اوسنے اپنی جان راہ خدا مین
فدا کی کہ وہ بہنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طماسے کے جو نیستان زار ہے شہید ہوا
اور ذکر اوسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالی غرض کہ اوس مرزبان نے عند المشورہ کے
خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اوسکی فتح پر قدرت نپاتے تھے اور
عاجز ہو جاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھرتے
تھے اور اونمین کڑے اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اوٹھائے رہین اور اوس سے بچے رہین اور وہ
اون پیپونکو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اونمین آگ لگا دیتے تھے اور اوسکا رخ پھیر دیتے تھے تاآنکہ
روغن اوسکا دروازے مین چپیدہ ہو اور شعلہ اوسکا درگرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا
تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین
انشاء اللہ تعالی پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپونمین بھرا اور اون مین
لمبے لمبے دستے اور حلقے لگا دیئے اور اوسکو لوگون نے اوٹھا لیا اور اونکے پیچھے پیچھے ہر اسوار دنکا قتال
کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپونکو تدبیر بتاوے کہ اوسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور
اور وہ لوگ اپنی سپرونمین اور زرہونکے نقابونمین چھپے تھے کیونکہ بالاے فصیل سے اونپر پتھرون و تیرونکی
بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہ ہاے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور
بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اوس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپونکو بلند کیا اور اونمین آگ
ڈالدی دفعۃً زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اوسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک
لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلونکی بھڑک فصیل تک

پھونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اوسپہ تھے دبکر مر گئے اور جماعت کثیر اونمین سے ہلاک
ہوگئے اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے
اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے ستونون پر قائم تھا اور رومیون نے
اوسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ اوسمین
زیت و کبریت سے آگ لگا کر مدم کر دیا آخر جب اوس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اوسکو یاراے صبر و
قرار باقی نرہا مگر دروازے بھی کھلوا دیئے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان
پکارنے لگا اوسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اونھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اونکے قتل کا
کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اوسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اوسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے
استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیر دست و مغلوب ہین چنانچہ اونمین سے جو اسلام لایا اوسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے
دین پر باقی رہا اوسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہانکے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون
نے وہانسے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرہ و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف
وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اوس شہر پر عبادۃ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اونکے ساتھ
تین سو جوان تعینات کر دیئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر
مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن
الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اوسکو
بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کر دین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور
اون لوگونکا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امراکے اہناس
مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اونکے ساتھ میمون بن
مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اونکے ہمراہ کر دیئے اور اونکو حکم کر دیا کہ اولا تم لوگ جب بلاد بطلوس کے
نازل ہو اور باشندگان شہرستان بھی وہین پھونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اوسکو
بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا کے پھونچا ؤ اور تم سبکے لیئے یہ حکم ہے کہ جو تمسے مقاتلہ کرے تم بھی اوس سے
مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اوس سے آشتی کرو اور جو تمسے صلح رکھے تم بھی اوسکے ساتھ
صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پھونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر
خالد نے اونکے پیچھے ہاشم بن عیاض اشعری کو لبر کر دگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور انھین کے ساتھ
فضل بن عباس و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و ابو ذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و عقیل پسران عقیل

وعبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلعم
تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بہنسا کو پہونچو اور ہم بھی تمہارے
پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہو اور تم لوگ وہان جاکر قوم کو اسلام کی طرف
دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیئے واجب ہین وہی اونکے لیئے بھی واجب ہین
اور جو ہمپر حرام ہین وہی اونپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اونپر جزیہ ہے اور جو جزیہ دینے سے
انحراف کرین اونسے حرب و قتال ہے اور جب حدود میدانون مین پہونچو تو جملہ جماعات کو قریب قریب رکھنا
اور کوچ کرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے چھٹکے اور پھیلے ہونا مگر نزدیک نزدیک
نہ دور دور اسلیئے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہو تو دوسری جماعت اوسکی
کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت و ثابت قدم رہو اور نیتونکو خالص لوجہ اللہ اور عزم کو
بالجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص بہنسا تک پہونچو کہ وہ اوس قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہے
تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اوسکو پیام دو بطلب دعوت اسلام کے اگر وہ
قبول کرے تو اوسکو بدستور اوسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اوس سے اور اوسکے ملک سے کچھ تعرض
و غرض نہین ہے اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے
جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم سیف ہے اور میرے تئین خبر پہونچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہے اور وہانکے
باشندے بکثرت ہین اور اوسمین خیل کثیر ہے یعنے جمعیت سوارونکی بہت ہے اور اوسکے حوالی مضافات
مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین پھر جو لوگ تمسے آشتی و مصالحہ چاہین تو تم اونسے صلح کرو
اور جو تمسے مقاتلہ کرین تو تم بھی اونسے قتال کرو اور تمکو استواری و ہوشیاری اپنے امور کی لازم ہے اور
خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنے اے مومنو صبر و قرار پکڑو
اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود ہا ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار ہو
اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد نے مغیرۃ بن شعبہ کو بلوایا اور اونکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ
جد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ دیروط مین قریب طنبدی کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور
اونکے اصحاب کا بہین جنگ دیر مین آویگا انشاء اللہ تعالی و بعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم مین سے ہین و نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگونسے بھی تجدید وصیت
کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی و میمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حدود میدم مین

جب پھونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اوس دیار سے مصالحہ کرچکے
تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اونسے جزیہ مقرر کرالیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل تیرشلت
سے بھی بعد قتل ہونے انکے بطریق [illegible] گئے ویسے ہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اوسطرف سائر بلاد کے
باشندگان سے شہر شہور تک یہی معاملہ یعنی مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اوس اقلیم مین نداے
امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا وبعدازان
اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے
مثل رفاعۃ بن زہیر المحاربی وعقبۃ بن عامر الجہنی وذوالکلاع الحمیری ودیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان سبھون نے
حدود وعقبہ مین جو متصل حلوان ہے جاکر اون قریون اور بلاد پر تاخت وتاراج کرنے لگے اور جنھون نے
مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اونھون نے بھی اونسے صلح کرلیا اور جسنے انکار کیا اوس سے قتال کی وبعدازان
جب یہ لوگ طرف شہر اصفیح وبیزنیل کے پھونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صعول تھا چنانچہ
وہانکے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا وبعدازان مسلمانون نے وہانسے تیاری کوچ کی کردی
پھر عدی بن حاتم وہانسے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اوس قریہ کے ملاقات ہوگئی جو معروف بقمن
تھا اور میمون جاکر اوس قریہ مین اوترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے
کہا تم یہان مقام نکرو جب تک اس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہو جاوین یا تا وقتیکہ امیر خالد کے
پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اوس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوین بعدہ
اور عدی مع اپنی اولاد کے اوس قریہ مین اوترے جو معروف بہ بنی عدی ہے وبعدازان عدی نے اپنے
پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑکر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث
جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اوس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام موبس ہے اور اوس شہر مین
پھونچے جو معروف بدلاص ہے تب وہانکے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطریق کے
حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا وبعدازان درمیان حدود بلاد اور تراتیوبین دریا کی جا پھونچے پھر رفتہ رفتہ شہر
ببا الکبری پر نازل ہوئے اور اونکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اوس
شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بدیر ابی جرجا تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اوس عید کو وہان مجتمع ہوتی تھی
اتفاقاً پھونچنا صحابہ کا وہان قریب اونکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص قوم تیوبین سے صحابہ پاس آیا اور اوسنے اجتماع مردم روز
عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہوگئے اور رفاعۃ بن زہیر المحاربی
اونپر افسر تھے تا آنکہ اوس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم وقبطی کی اوسکی

جمعیت سوار ان مسلح وزرہ پوش ونکی گرد اوس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اوس روز
اپنے خوردونوش وخرید وفروخت وزینت وآرائش مین مشغول تھی سواونہون نے اپنے اشتغال مین کچھہ خیال
نکیا مگر یہ کہ خیل مسلمانونکا اونکے سرپر جا پھونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ
نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھہ بازار مین مال واسباب تھا لوٹ لیا اور جانوراونکے اونٹ گھوڑے بیل
بھیڑے سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب
مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیوار پر چڑھ کر اندرون دیر داخل ہوگئے
اور وہانسے مال ومتاع اور ظروف طلائی ونقرہ بہت کچھہ لیا اور سو آدمی گرفتار کرلیے اور کچھہ قتل ہوئے
باقی بھاگ گئے وبعد ازان اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر بیا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے
قریب بہت سے قریات قصبات تھے اور درمیان اون دیہات کے ایک شہر تھا معروف بسحاق
اوسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ اطلیوس بادشاہ کے عمائدین سے تھا جب اوسکو خبر ورود صحابہ
کی معلوم ہوئی تو اوسنے لشکر ونکو جا بجا سے شہر ہاے اقفس وشمسطا وبیلقون ونشابہ وغیرہ مین جمع کیا
اور خیل روم کو زمیداران ونصاری سے چھہ ہزار فراہم کیا اور اون سبکو لیکر صحابہ کے مقابلہ مین نکلا اور
ایسا ہوا کہ اہل بیا الکبری اور وہانکے گرد ونواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث
کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانونکا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پھونچے
جو معروف ہو بنی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھہ صلیب نظر
آئے اور ہر صلیب کے ساتھہ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے اونکے تئین دیکھا تو اونکو اتنا وقفہ
اور اتنی مہلت ندی کہ وہ انپر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق
تک گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اوڑنے لگے اور دونون طرف کی جماعتین جمع وچار ہوئین
اور دونون فریق مین ہنگامہ ستیز سرگرم ہوا فَلِلّٰہِ دَرُّ رِفَاعَۃَ بْنِ زُھَیْرِ الْمُحَارِبِی وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرِ
الْجُھَنِی وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْعَبَسِی وَمَیْسَرَۃَ بْنِ مَسْرُوْقِ الْعَبَسِی یعنے حق تعالی جزاے نیک عطا کرے
رفاعہ کو وعقبہ وعمار ومیسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی راوی نے
کہا پھر صحابہ نے اوس قتال شدید مین صبر جوانمردونکا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوی بن ارمیا تھا
اور وہ حاکم شہر سینز اور بڑا شہسوار ومرد میدان کارزار تھا جنگاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور جولانش وحملہ کرنے لگا
اور مردمان متعدد اوسنے قتل کیے اوسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل لاوسی اوسکے مقابل مین آئے
مگر اوسنے سنان کو شہید کیا تب اوس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوئے پھر دونون نے باہم جولانش کری

ومعرکہ آرائی اور تیغ زنی ونیزہ بازی کی اور اون دونون مین از روے ضربت کے عمار سابق وچابکدست تھے آخر اونھون نے
اوسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک وخون مین لوٹنے لگا اور راہی عدم
ہوگیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہو کر اونمین سے سوارونکی ایک
جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اونکے گھوڑے کو پے کیا اور سبنے ہجوم کر کے اونکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے
پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطہ سنان بن نوفل ومالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعہ بن
زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور
ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اوسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب وضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ وَالسَّادَاتِ وَالْهِمَمِ — وَيَا اَهْلَ الصَّفَا يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ — فَاصْدُقُوا الْعَزْمَ لَا تَبْغُوا بِهِ فَشَلًا
وَمَكِّنُوا الضَّرْبَ فِي هَامَاتِ الْقِمَمِ — وَاتْرُكُوا الْقَوْمَ فِي الْبَيْدَاءِ مَطْرُوحَةً — عَلَى الثَّرَى خَمْشًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنے اے گروہ مردم اے جماعت بزرگوار اور اے اہل ہمت اور اے اہل صدق وصفا اور اے معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو
راست واستوار کرو اور اوسکو فاسد نکرو بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرونمین اور اونکے بدنون پر
یعنے اونکے سر کاٹنے مین چستی وچابکدستی کرو اور قوم کو بلاکی مین چھوڑ دو کہ وہ زمین پر خراشیدہ وزخمی ہو کر بذلت وخواری
تمام پڑے ہون اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگونکو آمادہ وبرانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے
یا معشر السادات واقبال یعنے اے سردارو پیش قدمی کرنے والو تمکو مژدہ ہو کہ اب دیمون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت کریگا
اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین وہر آئینہ جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہے رفاعہ نے
کہا پھر تسپر بھی ہم سرگرم شدت قتال تھے کہ ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق آہن
نظر آئے کہ اونپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اونکے سرون پر خودہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے خطی اونکے زیر ران
دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو اونکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد وعبد اللہ بن مقداد
وعبد اللہ بن طلحہ اور اونکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید ومحمد بن عتبہ ومحمد بن ابی ہریرہ تھے وباقی دیگر صحابہ وامرا تھے
رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے اونکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اوس جماعت نے
جب ہم لوگونکو دیکھا تو آواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اونکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہوگئے اور اون لوگونمین سے
ہر ایک نے بطریقہ مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا بالآخر جب قوم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہو کر بھاگے اور فرار کیطرف
قرار پکڑا اور صحابہ نے اونکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی وحدود شہر سیبرا وسیلقون تک پہنچے اور
فراریونمین سے قریب پانسو آدمی کی اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے اونمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات وبلاد کو بھاگ گئے اور بعد
قتل بطریق سیبرا کے باشندے وہانکی قوم نصاری اور اہل بازار سے مسلمانونکی پاس گئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر متفق ہوئے اور اسطرح

وہ لوگ جو اوس شہر کے گرد نواح کی بستیون مین بستے تھے حاضر ہوئے اور اوسے جزیہ پر صلح کرکے ہوئے اور عمرو بن الزبیر با جماعت
مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قوم خوصی کے روانہ ہوکر قریب شہر بہنسا کے جو شہر ... کے جا اوترے
اور اوس مین ایک بطریق رہتا تھا اوسکا نام بولیاص بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانون کی ملاقات کو
نکلا اور اوسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اوسکا مکر وزور تھا پھر اوسنے مسلمانون سے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر
کیطرف اور بیاب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اوسکے تحت حکومت تھا اور بعد ازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے
کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دریوطین وارد ہوئے اور وہانکے باشندونسے
عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن سعد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اونمین سے
بعضے قریہ اطلینہ مین اوترے تھے کہ ایک جماعت راتونکو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کے مکید سے اندیشہ رکھتے تھے
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے
چلے آتے تھے اور اہل سواد ونواح پر تاخت وتاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتے تھے اور جو
اسلام لاتے تھے اونکو چھوڑ دیتے تھے وبعد ازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اوس شہر مین وارد ہوئے جو اب
معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور اوس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس
بادشاہ کے امرا مین سے اور اوسکے بنی اعمام سے تھا اور اوسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد ونواح اوسکے پاس
درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اوسکا محاصرہ رکھا وبعد ازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اونکے
اندر داخل ہوئے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان انکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہوچکی تھی کہ وہان سے
شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اوسکے
بطریق کو قتل کیا اور مال اوسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اوس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعد ازان لوگونکو طرف اسلام کے
دعوت وطلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اونپر جزیہ مقرر ہوا وبعد ازان حوالی واطراف مین شہر قس کے
جو بلاد آباد تھی اور اوسی نواحی مین شہر طی بھی واقع تھا تو اون سب پر تاخت وتاراج کرتے تھے بعد ازان طرف شہر
کفور کے دوڑ ماری تو وہانسے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی دمنہور کا تھا جو مقتول ہوا اور اوسکا بھائی
بطرس تھا آخر اوس بطریق نے آکر مسلمانونسے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب
شہر دیر سمالوط اور اوسکے گرد نواح کی قریات مین وارد ہوئے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اوترے
ہوئے تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی وغربی مین رہتے تھے جب اونھون نے آمد عرب سنی تو وہ اپنا مال ومتاع
اسباب اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے
اپنے بطریق کو لکھ بھیجا تو لوقا نے اون لوگونکو جو بہنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور یہ حال حصار

بقدر مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا واقدی علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان بہنسا والونکا تھا اور بولیاص حاکم
طلندی جسنے کیدسے صلح کی تھی سوا اوسنے بطلیوس کو یہ نامہ بھیجا کہ مینے عربون سے بمکر وحیلہ مصالحت کیلی ہے اور ارادہ میرا اونسے
غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران سے ان پر ظفریاب
ہوون اور عنقریب تمہارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور یہ حال یہ تھا کہ اوس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین پنہانی عربون
متنصرونکے پہونچتی تھین یعنے جن عربون نے تنصر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سواے اونکے اہل بلاد سواد
اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اسکو بیحد ہم و غم
ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اونکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب
جیسے لڑینگے تو ہم بھی اونسے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اوسوقت اگر تمام اہل حجاز
جمع ہو کر ہمپر آپڑینگے تو ہرگز ہم تک نپہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نپاوینگے وحالانکہ وہ اس بات سے
غافل تھا کہ حق تعالی اپنے امر پر غالب ہے یعنے اوسکا امر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہے اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار
لئام کا ہے چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اوسکو پڑھکر بہت شاد ہوا اور اپنے بطریقون مین سے
ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلوا کر پانچ ہزار سوار روم نصاری وغیرہ اہل قریات سے اوسکے ہمراہ کیا اور اونکو حکم کیا کہ
تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ لشکر شہر طلندی مین پہونچے اور پاس بولیاص کی حاضر ہوئے
وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانون پر عزم یورش کیا اور ادہر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً لشکر
بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اوسوقت مسلمانون مین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو کوچ کرو یعنے تیار و ہوشیار ہو جاؤ دیکھو کہ
دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب شہر
پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین
چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رودنیل سے اوس جانب مین جو طرف مغرب و یہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت
مسلمانون نے تابش سنان اور خودونکی دیکھی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونیکی نظر آئی تو اپنے گھوڑون
کیطرف دوڑکر سوار ہوئے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتابزدگی سے
اونکیطرف آگے بڑھے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ
کرتا تھا اور پہلے اون غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب پیادہ اوترے
تھے جا پڑے اور اونپر وار تلوار و نیزہ کرنے لگے اور ادہر تو اونکو سب طرف سے گھیر لیا اور اودہر قریب دریا کے
جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اوسوقت سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عامر بن عقبہ بن عامر و شداد بن
اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھون مین اندھیرا چھا گیا

گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے اونکی ٹاپون سے شرارے اوڑتے تھے بہت سنا تونکی چمک تھی باگین گھوڑونکی ٹوٹ گئی تھین
ہاتھونسے لگامین چھوٹ گئین تھین ہیبت سے دیکھنے والے مبہوت تھے فکرین گم تھین ہوش باختہ تھے با آخر اون نابکارون
نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنے حق تعالی جزائے خیر ونیکیان
سلیمان بن خالد وعبداللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونون نے بکمال شدت قتال کی ومردان میدان امتحان ہوئے
اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کرتے تھے کہ کبھی اونکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر
آپڑتے تھے وگاہے قلب لشکر مین گھس جاتے تھے اور دشمنون نے ان مردونکو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح
داغ سفید یا سفید گل کھال یا بدنمین شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ مین او سوقت مسلمانون نے
صبر وقرار پکڑا تھا صبر وقرار جوانمردونکا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخمونسے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے یعنے
سختی ودرشتی پر تھے اور مسلمانون نے اونکے دلیرونکو ہٹا کر اونکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے
اور موت پر جان لڑائے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور او سوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے
اے مسلمانو اللہ اللہ جنت تلوارونکے سایہ مین ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہکے
بڑے زورونکی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہائے کاری سے سست ہوگئے اور اوسروز لشکر اسلام سے قریب
دو سو بیس مردونکے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دیوط سے ہے شہید ہوئے اور مسلمانونمین سے
کوئی او سوقت تک قتل نہوا جب تک اونسے دشمنونمین خلق کثیر کو قتل نکر لیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانون نے
اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی
حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبداللہ بن مقداد وبقیۂ صحابہ حملہ کرنے مین اونکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ
سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقَ اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنے بعد ازان
سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیاص تھا نیزۂ کاری مار کر اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اونکے
قلب لشکر مین گھس گئے ترجمہ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنے بولیاص نے نیزۂ کاری مار کر انکو
نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا (مترجم کہتا ہے کہ ترجمہ ثانی بنا بر سیاق خبر کے صادق آتا ہے)
چنانچہ راوی نے بواسطہ اوس بن شداد وعلقمہ بن سنان کے زید بن رافع سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا مین خیل مین اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکونکو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے
سامنے اولٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نتھی کہ وہ ہماری گھات تاک مین پوشیدہ بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے نکل آئے پھر
آخر ہمنے اونسے مقاتلہ موت کا کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے اور اونمین سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے
قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے اونکے بڑے بڑے سرداران باوقار اور اونکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے

ابو منصور

تمام

قتل کیا اور جب بطریق عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اونکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنون کی جو قریب اوسکے مستعد ہو رہے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اونکے گھوڑے کو جو اونکی سواری مین تھا پے کیا اور سلیمان پیادہ تلوارین مارتے رہے یہانتک کہ اونکا دست راست قطع ہو گیا تو اونھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اوس تحقیق با ایں ہمہ تلوار لگا یہانتک کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اونکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اونکو اپنے قرب موت کا یقین ہو گیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کر کے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یَعِزُّ عَلَیْكَ یَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِكَ وَلٰكِنْ هٰذَا فِيْ رِضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ بیچ رضاے خداے عزوجل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اونکے سینے مین قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اونکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے وبعد ازان ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباب سے کرتے ہین رحمہم اللہ ورجسوقت عبداللہ بن مقداد نے اونکو اس حال سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَا حَیَاةَ بَعْدَكَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ المُلْتَقٰی فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنی اے محمد پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنون نے اونکو اوسوقت گھیر کر بھالو کی انی سے چھید لیا اور اونکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیز اونکو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا آنکہ گھوڑے نے اونکو زمین پر گرایا یعنے وہ اپنے گھوڑے کے زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوْقَاهُ اِلَیْكَ یَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمھا الکمال مشتاق ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اوس قوم کے قعقاع بن عمرو تمیمی سرداول تھے اور اونکے ہمراہ مسیب بن نجبۃ الفزاری وسمرۃ بن جندب وفضل بن عباس وزیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم واولاد عبدالمطلب ودیگر سرداران قبیلہ اوس وخزرج ونیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا واکابر کی موجود تھی چنانچہ اون لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت نہ دی کہ آتے ہی فوراً اونپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک کہ اونپر غالب آگئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور رومی بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اونھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اوسمین ڈوب گئے اور اوس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی بطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جان بچا چھپے تھے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اوسکو اس شکست وتباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اوسپر تنگ ہو گیا اور اوسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہو کر تیاری و فراہم آوری سامان جنگ کا کرنے لگا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے ادایا ہے اجرا تو یہان ان لوگونکا تھا اور وہان اہل طنبدی و اہل سنا کہ [illegible] نے خروج کیا تھا
اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ وہ لوگ [illegible] تھین اور اونکے ساتھ اکثر بطارقہ و امراء تھے تو وہ سب اپنے بادشاہ کے
زیر سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ شہر طنبدی ایک نصرانی تھا رومی نتھا اور اوسکا نام لوص تھا اور اوسی نام کا وہ شہر تھا جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اوسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اوسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اوسکے
ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون
نے صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طنبدی و شہر ہنلک جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکے نکلے و مسلمانونکے پاس آکر اونکے آگے زاری و نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور
اپنے امور مین مغلوب و زیر دست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان
دیتے ہین بشرطیکہ تم اون لوگونکو بتادو جو تمھارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون (یعنے جو یہان یولیاص معرکہ
قتل سلیمان بن خالد مین شریک تھے) تب اون رعایاے طنبدی و ہنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام
اون لوگونکی گرفتاری کو شہر طنبدی و ہنا مین گئے آخر اون رعایا نے گھرونمین گھس گھس کر [illegible] اونکو پکڑ لاکے مسلمانونکے
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ نہانخانون اور غارون سے
جہان مسلمان قید ہونگے وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے
پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اوسوقت غانم بن عیاض نے حکم اونکے قتل کا کیا
اوس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن
خالد و عبداللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اونکے ساتھ مین شہید ہوئے
تھے اونکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوئے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و
عبداللہ بن مقداد کی اور اونکے ہمراہیونکی سوگواری مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عین جودی بالدماء الصبیب

ثم ابکی یا عین فقد الحبیب   واعی المقتول غدا فی الفلا   مجدل لا وسط الفیافی غریب
وابکی سلیمان لا تنثنی   فامرہ واللہ امر عجیب   قد کان لا یفلو بکل العدا
ان سل من غمدہ القضیب   وتختشی الاعداء من باسہ   لو انہم اعداد رمل الکثیب
فیا حمام الایک نوحی انہ   علی فتی قد کان غصنا رطیب   واعلمی خالدا بما قد جری
لعل ان یبکی بدمع صبیب   والخبری المقداد من بعدہ   بان عبداللہ اضحی سلیب
واندبی الامراء من بعدہم   وکل قوم فی المعامع مصیب   لا التقی البطلوس خیرا ولا

أجنادنا الأنذال أهل الصليب	قد قتلوا لنا حبيبنا ماجدا	يوم الوغا من كل كاب قريب
وحق من أعطى لنا نصرة	في كل واد ثم فتح قريب	لنأخذن الثأر من جمعهم
جهرا ونطفي حر نار اللهيب		

اے آنکھ بارش کر اشک خونناب کی اور نوحہ کر اے آنکھ کم ہونے پیچھے جلنے
حبیب کا اور ماتم دار ہو ماتم پرسی کر اون مقتولونکی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین پڑے ہوئے ہین درمیان میدان
کے بیوطن اور بیکار کر سلیمان بن خالد پر اور وہ نوحہ یعنے کمی ہو کو تاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اوسکا واقعہ عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ
اندیشہ نکرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اوسکے
رعب سے اگرچہ وہ لوگ بشمار بیگ تو وہ کے ہوتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کرو اوس جوان پر جو شاخ تازہ تھا
اور اے حمامے کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بیکار ہے نغ پنجگان سے وبعد ازان جب بیدار ہو
اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب وبیجان ہوگیا اور اے آنکھ بعد انکے نوحہ کر اون امرا کے لیے کہ وہ سائر نگوار تلخیون مین
مبتلا ہے مصیبت ہوئے نہ ملاقات کریگا یعنے نہ پہونچیگا بطاوس خیر کو اور نہ اوسکی فوجین فرومایہ جو اہل صلیب ہین
کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد رنج وغم کے کہ وہ سب سگان بشکل ورافتادہ تھے اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے
ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی وہر مواقع مین اور فتح قریب ونزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم اون سب سے اپنا کینہ
اور عوض خون کا آشکارا لیوینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنے اپنے دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرینگے
اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اوس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرکے اونھین کے لباسہا
خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کردین اور کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ
شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اونکے زخمونسے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ
مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اوسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** رح نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض
بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوئے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے
ترائی کی بستیون پر تاخت وتاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری وابو ایوب وسیب بن
نجیبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شہر ونپر دوڑ ماری اوسوقت انکی طرف ایک بطریق راس السجاہل کا اور
ایک بطریق ہریت کا پانچ ہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید بپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو
پہونچی تو اونھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس اور مرزبان کے اونکیطرف روانہ کیا
پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اونکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اونکے درمیان یعنے اون لوگونسے حرب عظیم ہوچکی تھی بعد ازان
فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت شمشیر اوسکے سر پر ایسی ماری کہ اوسکے خود سے تک کاٹ گئی اور گلے تک اوتر
آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اوسکے دانتونپر سنائی دیتا تھا اوسوقت فضل نے تکبیر کی اور اونکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے

آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد
ولاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور اونمین بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان سے بطریق
شروونہ پر حملہ کر کے اوسکو قتل کیا اور ابن المنذر او پر بطریق اہریت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اوسکو تہ تیغ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار کیا اور مسلمانون نے اونکا پیچھا لیا اور قتل
کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیر اور اہریت تک چلے گئے اور اونمین سے اکثر دریا مین
گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیونکی
شہر جابل مین پناہ گزین ہوئی اور اوس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اوسکا محاصرہ
کیا و بعد ازان یہانتک اوسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوارونکو گرا کر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا
اور اوس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصارای شہر شروونہ و اہریت اپنی گھر ونسے نکلکر مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی
درخواست کی و جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اونکے دو سو صحاب کی اپنی یہان اوتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو
سوار کی اوس مقام مین قیام کیا جو بنام زدبنا خالد معروف ہے اور اکثر مسلمانون نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کی بمقام
فروکش ہوئے جو قریب طلبدی و اسنا کی اور نزدیک ببا القریہ یعنی قریہ بباسی نزدیک ہے اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نی بابقیہ لشکر
وہانسے کوچ کیا اور راوی نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانون کی کمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے
مسیب بن نجیبۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان
بن الحارث کو با جماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچے جو بنام جبرنوس
معروف ہے اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنے موسم بہار مین وہان گرد
اوس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اوسکے پاس بطارقہ و رؤسائے بلاد مجتمع ہوتے
تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے اپنے اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت بہنسا کے
مراجعت کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر
بسرکردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جبرنوس وارد ہوئے تھے اوسی زمانے مین
لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہے جسکا ذکر ابھی اوپر ہو چکا ہے کہ اوسنے
مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے
روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اوسی کا بسایا ہوا قریب بہنسا کے واقع ہے کہ وہ وہین کا بطریق
و مالک تھا اور یہ فوج جو اوسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت
کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بوسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن

مرداس السلمی تھے تو اونھون نے کہا جس عرصے مین ہملوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک
گرد اوڑتی دیکھی اور اوسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس
صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اوسوقت ہم لوگون نے بقصد
حملہ اپنے ہتیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلے پر مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے
پھر ہمنے بھی اونپر حملہ کیا اور اون لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ
رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے
اوسوقت صبر ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اوس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقاملہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا
فَلِلّٰهِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ نَجِيبَةَ الْفَزَارِي وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِيَادِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ
یعنے حق تعالی حسنات انکے زیادہ کرے کہ اونھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت و زور آوری کی قتال کی
او فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث
بھی باندھے تھے جسطرح ان دونونکے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اوس روز قتال موتکی
قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت گذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامۂ حرب مین
تمانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سروقت آپہونچے اوسدم ہمارے دل قوی ہوگئے
تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اونھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اوس آن فضل بن عباس
بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے او شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اوسوقت اوسکے تن پر خلعت دیبائی
زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر باندھا تھا اور اوسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپیٹا تھا اور
اوسکے ہاتھہ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور کبھی
اوس برچھی سے حملہ کرتا تھا پھر جب فضل نے اوسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اونکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے
تو اونھون نے اپنی چابکدستی سے خود اوسپر حملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے | یا ایھا الکلب اللعین الطاغیا

ومن اتی بجیشنا معادیا | ابشر لقد وافاک اسد ضاریا | بحد سیف فی عداۃ ماضیا
کان له الرب العظیم واقیا | من کل کلب کافر طاغیا | یعنے اے سگ لعین سرکش اور

اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین مکرر عود کیا ہے یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ
عود کرنیوالا ہے خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہے شیر زیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین
اوس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہے
کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھہ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے

پھر اوسنے جو ضرب لگایا فضل اوسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مڑ کر اوسکے ہاتھ سے تیغ چھین لیا اور ایک ایسا وار وحشیہ کیا اور ایسی ضرب ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اوسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے گر پڑا تھا اوسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اوسکی گردن ایک اور مسلمان کو نظر پڑی جسکا نام زبیر تھا اوسکے پاس آکر کہنے لگے فوجدہ مکلبا بکلالیب فی سر حیہ یعنے زبیر کو معلوم ہوا کہ کنگن آہنی تھے زنجیر کے بعض جوڑ زمین میں جڑے تھے بیسیر مکلب مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زبیر نے ان کلالیب یعنے کیلوں کو کھینچ لیا تو فوراً جسم اوس کا مانند ایک جن کے زمین پر گر پڑا اور تاج زرین منطقہ لاجوردی اوسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زبیر سے کہا ایسا سب غنیمت کا مال کا جو سر سے لیے ہیں تو لے لو اوسنے کہا لا اعدمنا اللہ مکارمکم یا بنی ہاشم یعنے میں آپکی عطا کو واپس نہیں کرتا ہوں اے اولاد ہاشم تمھاری نیکویان وکرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہیں بعد ازان فضل نے لوس پر آگ پھیری تو اوسکو بھی قتل کیا اور اسیطرح ہر ایک کلمہ لشکر اسلام نے ایک بطریق نمود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کرکے جمعیت عدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر یوسفی تک پہنچے اور اونکو اوس مقام میں جا لیا جو قریہ شناقولہ قریب تھا اور ایک جماعت اونمیں سے اندرون ایک قلعہ کی جا گھسی جو وہان شت میں واقع تھا اور مسلمانون نے اوسکا محاصرہ کیا اور آخر پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانون میں سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور ان کا برشہ ہوا میں سے ایک سیف الانصاری تھے کہ وہ مع اپنے اصحاب کے اوسی جنگاہ میں دفن ہوئے و بعد ازان یاد بن المنیرہ جو مع اپنی جماعت کے اپنے فرودگاہ پر تھے متصل شہر طنبدی حوالی میں شہر بہوط کے خوش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو اونھون نے خالد بن الولید کو بہ رسم تعزیت سلیمان اونکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اور اوسمین ان

ابیات کو مندرج کیا اشعار	یا خالد ان هذا الدهر فجعنا	فی سید کان یوم الحرب مقداما
مجندل الفرس فی الهیجا اذا اجتمعت	وللصنادید یوم الحرب حضاما	یا طول ما هدم الاعداء بصارمه
وناهم منه تنکیسا وارغاما	لا یملک الصند من ابطالنا املا	ان حاز ساعدة القصاص صمصاما
کانه اللیث فی وسط الغاب ذا وردت	له العدا وعلی الاشبال قد حاما	یا عین جودی بفیض الدمع منک دما
واند بی فارسا قد کان ضرغاما	والسید اللبیب عبد اللہ قد حکمت	به المنایا وحکم اللہ قد داما
نبعل الفتی المقداد خیر فتی	قد کان فی ملتقی الاعداء هجاما	یعنے اے خالد ہر آئینہ اس زمانے نے ہمکو

دردمند کیا مصیبت میں اوس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا جنگ میں جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور اونکے صنادید و سردارونکے لیے روز حرب حضام جنگ آور تھا اے غالب و زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پھونچایا اونکو اوس سے سرانگونساری و فرسودگی میں بخاک کوئی سردار جوانمرد

ہماری دلاور وہمین ہےکسی کی امید یہ مالک قادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکیگا اور وہ گویا کہ
شیر تھا درمیان بیشہ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اوسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون یتیمون پر حمایت ومہربانی
کرنے والا تھا اے آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اوس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور اے آنکھ گریہ کر
سردار دانشمند عبداللہ کے بیٹے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کرلیا اور حال یہ ہے کہ حکم الہی ہمیشہ جاری ہے اور
برترین جوانمردونکا مقتدا ہے کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا وہ مقابلہ دشمن مین او نپر ہجوم ونرغہ لانے والا تھا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اوسوقت وہ ہیرنکو
رہا کرچکے تھے اور اہل بلاد اونکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اونھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر
لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمن بن ابی بکر وعبداللہ بن عمر بن الخطاب وعقبۃ بن نافع الفہری وزبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے
کرتے تھے بارادہ ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہے اور ذکر اسکا اپنے محل ومقام پر آویگا انشاء اللہ
تعالیٰ پس جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے
پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم انی احتسب سلیمان الیک اللھم اجعلہ
فرطا وذخرا واعقبنی علیہ صبرا واعظم لی بذالک اجرا ولا تحرمنی الثواب برحمتک یا ارحم الراحمین
ترجمہ یعنے توانائی وقوت طاعت وتقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدای برتر وعظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کی عبد ومملوک مین
یعنے اوسی کی ہین اور اوسی کیطرف رجوع وبازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشم داشت اجر وثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون
اور ای ہمارے پروردگار اوسکو ہمارے لیے اجر وذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھکو اوسکی پیچھے صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اسمین اجر عظیم عطا کر
مجھکو ثواب سے محروم نرکھہ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر رحم کرنیوالونسے اور خالد نے اوس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اسکے بارے
مین یعنی سلیمان کے عوض خونین صنادید کفار سے ہزار سردار کے ساتھہ مواخذہ ومکافات کرونگا اور اونکے نامآورون اور شہسوارونکو
قتل کرونگا اور مین حق تعالی سے امیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاء اللہ تعالی اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدترین
کشتنی یعنی بُرے طور کی قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنی سینۂ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہے
کہ میرے ہاتھہ سے اوسکا دیر ودیار خراب وویران ہو اور اوسکے لشکر دنکو شکست اور اوسکی مملکت کو زوال ہو اور اوسکی اشک سوزان گرم تر
انگر سے اوسکے عارض پیہ پیاپی روان ہون بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اونکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری مدمعی فوق المحاجر منهمل | وحر فوادی من جوی البین یشتعل | وهام فوادی حین خبرت نعیه
فلیت بشیر البین لا کان قد وصل | سابکی علیه کل ما امسی المسا | وما اتبسم الصبح المنیر وما ابتهل
لقد کان بدر زانه الحسن طالعا | فاصبح بعد العز والزهر قد افل | وکان کریم العم والخال سیدا

اذا قام سوق الحرب لا یعرف الوجل
وعیشک تلقاهم صرامی علی الثری
بابیض ماضی الحد فی الحرب مستطل
لاقتل منهم فی الوغا الف سید

احاطت به خیل اللئام باسرهم
علیهم یسوق الطیر والوحش محتفل
وحق الذی حجت قریش بیته
واسلم الرحمن واتبع الاجل

وقد ملکوا منه مهند والاسل
واسفا لو اننی کنت حاضرا
وارسل طه المصطفی غایة الامل

ترجمہ تو ام مع منہمل اشک وان لعینی جاری ہے یعنے میری اشک رواں اور پر رخسار بہینگے اور حرارت سینے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہے اور دل میرا سرگشتہ ہے جبسے بیٹے اونکی خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر بیٹنے والا میرے پاس پہونچیا او قریب ہے کہ مین ہمیشہ وسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی او جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب تندان ہوگی یا جب وقت اوسکا دعا وزاری کا ہوتا ہے و تحقیق کہ وہ بدر منیر زاید حسن و جمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا ور کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا اوسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اوسکے مالک ہوئے اوسکی شمشیر و سنان کے یعنے اوسوقت حوصلہ تیغزنی کا ہوا اور اے مخاطب قسم ہے تیری زندگانی کی کہ اوسنے دشمنونکے کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیئے تھے تو اوپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہائے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اونکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذر جانے والی ہے حرب مین اور قسم ہے اوس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کی قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہے طٰہ کو یعنے مصطفٰے کو جو غایت مرام ہے یا یہ کہ جسنے طٰہ بھیجی ہے مصطفٰے کو جو منتہائے مقاصد ہے البتہ مین قتل کرونگا اون دشمنو سے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پھر امرا و اکابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد ورود نامۂ زیاد کے اعیان مسلمین اونکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اونکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اعظم اللہ لک اجرا واعقبک علیہ صبرا وجعلہ لک غدا فی المعاد ذخرا یعنے حق تعالی تمہارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اوسکے پیچھے تمکو اوسپر صبر کرنے والا رکھے اور اوسکو تمہارے لیے فردائے قیامت روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہمسے وہ قوم معدوم و مفقود ہوگئے ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم اونکے قتل ہونے سے لغزان و خاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اونکے فرزند عبداللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اونھونے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیمان و عبداللہ کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو اونھونے اور سائر صحاب مثل علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبداللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر و موجود تھے ان سب نے استرجاع کی

یعنے عالم حزن والم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد ومقداد کو لکھے تو جو کچھ
اونمین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب واجر اونکے حق مین مرقوم تھے اوس سے خالد ومقداد کے دلکو طمانیت و تسکین حاصل
ہوئی اور **واقدی** علیہ الرحمتہ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور ادہر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ
بہنسا کے متحقق ہوئی تو اوسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر وخلعت و ساز وسلاح وزرہ وخود وغیرہ دینا وبانٹنا
شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم وتفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق ورئیس کو فسر وسالار
ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اوسمین کتبے تھے جنمین صفات واسماے عرب لکھے تھے
سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اوسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اوسکے کھولنے سے
قسیسین ورہبان یعنے علماے نصاری ویہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اوسنے اونکے امتناع پر التفات نکی اور اوسکو کھلوایا
تو اوسمین سواے صفت واسماے عرب کے اور کچھ نپایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہے وبعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور
اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد ودیگر اوسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اوسنے اپنے امر مین مشورہ واستفسار کیا اوسوقت اونمین سے
ایک شیخ بزرگ راہب اوٹھ کھڑا ہوا اور وہ اون لوگونمین مطاع ومسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اوسکی اطاعت کرتے
تھے اور اوسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اوسکی ایکسو بیس برس کی تھی اور اوسوقت وہ جبۂ سیاہ پہنے تھا
اور اوسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج وزر یعنے جسمین ہاتھی دانت اور
سونا جڑا تھا اس زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادتگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے
کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا وبعد ازان وہ کہنے لگا کہ اے اہل دین نصرانیہ اور اے بنی ماء المعمودیہ یعنے
اولاد قوم آب پاشیدہ وتاب تر شدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصاری سے کہ جب جسکو کرشٹین بناتے ہین تو اوسپر عمل آبپاشی کا
کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اوسنے کہا کہ دولت وسلطنت تمھاری اوس وقت تک
قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عند اللہ وعند الناس مسموع وپذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامونکا حکم کرتے رہے اور برے
کامونسے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اوسکی
داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان وتوانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار وبینوا ون سے انس ومواسات رکھتے تھے
اور مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے خوف وپرہیزگاری رکھتے تھے تو اوسوقت تک دولت و
حکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت
تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر
ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف وعاجز کا قوی وزور آور سے نہین دلاتے ہو
اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق وفجور تم مین فاش وبالاعلان ہو گیا ان وجوہ سے دل رعایا کے

تمسے پھر گئے اور اونھون نے دست بدعا وزاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہے کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہے
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہے پس قریب ہے کہ یہ نعمتین تمہارے ہاتھونسے چھن جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی
اور بسبب کثرت تمہارے گناہونکے اور باعث شامت تمہاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بد دعا سے یہ لوگ عرب کے
تمپر مسلط ہوئے اور تمہارے بلاد کے مالک ہوگئے اور تمہارے لوگونکو قتل کیا اور تمہارا مال لوٹ لیا اور تمہارے
گھرونمین نازل اور تمہاری جاے پناہ پر قابض ہوئے لاجرم تمکو لازم ہے کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور
اپنے خانمان اور مال وملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل ندو یہ میرا قول وکلام تم سب کے
حق مین بہبودی آخر جب بطلوس نے کلام وبیان اوس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت وبجانب
ارکان واعیان دولت کے متوجہ ہوکر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمہارے باپ یعنے تمہارے بزرگوار نے کیا کہا وہ سب
بولے ہان ہمنے خوب سنا تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا راے ہے اور تمہارے نزدیک کیا مصلحت ہے اونھون نے
جوابدیا کہ ہم آپکے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اونکو دخلت ندینگے
جیسا کہ اونھون نے اور لوگونمین دخل کیا ہے اگر وہ ہم پر غالب آنے لگینگے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ
ہمارے پاس سد غلہ وغیرہ اوسقدر ہے کہ ہمارے تئین تیس برس تک بلکہ مزید برآن کفایت کریگی اور ہمارا
یہ شہر بھی بہت مستحکم ہے اور ہم اپنے تئین اونکے اختیار مین ندینگے اور پیش ملوک یہ ننگ وعار ہم اپنے اوپر گوارا
نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور اور اونکا کمال مشکور ہوا اور اوسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت
امور مین اوس پہلے راہب کا نظیر وہمسر تھا برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عندہ فی صندوق
من الابنوس مقفولا بأقفال من الفولاد یعنے پھر اوسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے
جو اوسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ ونبی بادالمعمودیہ یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ
وآب ترشدہ سنو مجھسے جو کچھ تمہارے حق مین علماے ماضیین وحکماے سابقین نے کہا ہے کہ ہر آئینہ
آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبد اللہ اور نبی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اوسکے
باپ مان مر گئے ہونگے تو اوسکے جد وعم پرورش وکفالت اوسکی کرینگے تا آنکہ حق تعالے
اوسکو جمیع خلائق وکافہ انام پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اوسکا مکہ اور مقام اوسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا
اور وہ چندروز قائم بحیات رہ کر پھر جب حق تعالے اوسکو فائز بوفات کریگا تو مالک ومتولی
امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر ہوگا اور عرب بسبب اوسکے بہت فخر ومباہات کرینگے اور وہ
فوجین تیار وآراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہے گا
پھر جب حقتعالی اوسکو موت دیگا تو بعد اوسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیشین سر ریختہ ہونگے

واحور یعنی سخت سیاہ چشم ہوگا اوسکا نام عمرؓ ہوگا او رصاحب فتوحات اور صبیح کرنے والا دشمنونکا بشاشت ترین
حالات کے ہوگا اوسکے ہاتھہ پر بہت سی امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکر و نکو سائر اقطار مین بھیجیگا
او رمین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھہ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور
سردار دلاور موسمی بخالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربونکے ساتھہ صلح کر لو اسلیے کہ آج
اونکا اقبال ہے اور دولت بکام اونکے ہی اور رب اونکا حق ہی اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اونسی مقابلہ کرینگی
تو برکات خدا اور اپنے نبیؐ کی برکت سی وہی غالب ہونگے پھر جب بطریقون نے اوسکا یہ کلام سنا تو برہم و برآشفتہ
خاطر ہوکر ارادہ اوسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اونکو اس بات سی منع کیا اور باز رکھا اور راہب سی
کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھہ جان نہین رکھتے
اسلیے کہ اونکی خورش سوای عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سی نہین ہوتی
اور وہ گوشت سی واقف نہین ہین اس سبب سے اونکے دل بزدل ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے
نہوتی اور تو قدمار ملوک کی رویت و صحبت سی فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھہ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو
پھر اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجکو بیشبہہ قتل کرونگا بری طور کے قتل سے یہ سنکے وہ راہب خاموش ہورہا
اور بطلوس وہانسی اوسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلواکر اونکو خلعت و نشان
دیا اور تبرکا اونکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار
کی جمعیت تھی سوای کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سی وہ بنہایت محظوظ و خوشوقت ہوا بعد ازان
اون بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اون مجلسیون کے تھا جو پایہ تخت کے
بیٹھنے والے تھے اور بغیر اوسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اوسکو خلعت دیا اور تیس ہزار سوار اوسکے حوالہ کرکے
حکم دیا کہ جاکر عرب سی مقابلہ کرے وبعد ازان اوسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سی استمشارہ کیا کہ خود بنفسہ
اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ
کہنے لگے ای بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رای کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھینگے
اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر
رکھینگے اور بیرون باب سی ہم مقاتلہ کرینگے اور جو لوگ شہر پناہ کی فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و
پشت پناہ رہینگے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہوجاویگا تو ہرچہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر
داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اونکی رای کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشونکو حکم ہوا کہ خیمہ و سراپردے اور
شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجاکر بپا کرین تب اون لوگون نے شادروان خاص خیمۂ شاہی و قبۂ عظیم بارگاہی

جسکی وسعت ورفعت ہشتاد ذراع کی تھی باہر بیچا کر چوبہای نقرئی طلاکار برایستادہ کردیے اور وہ سائر خیام حریر ودیبای رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اوسکے اکثر ایستادے سیم وزر سے مرصع بدرر وجواہر تھے اور اون خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور خارج مین پیکر وحوش وطیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اوسمین فرش دیبای بوقلمون وبساط حریر گوناگون بچھے تھے اور اوسپر زیر انداز وقالین پڑے تھے اور مسندین لگی اور گاؤتکیے لگے تھے اور اوسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہای عاج وآبنوس سے سونے چاندی کی کھڑاؤن مین کھنچی تھین تو اون طنابون مین زنجیرین زرین وسیمین لٹکتی ہوئی اونمین قندیلین لاجوردی اویزان تھین اور بالای فرش تخت سلطانی چوب ساج وصندل کا مذہب ومفضض اوپر قوائم یعنے پایہای منبت بذہب وفضہ کے آراستہ رکھا تھا اور طول وعرض اوسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسکے تھی اور زینہ اوسکا چوبی سونے چاندی کا پتر جڑا ہوا اور اوسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اوسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے دھرے ہوئے تھے اور اوسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھین اونپر ارباب دولت وصاحب منصب بیٹھتے تھے اور گرد اس شادروان کے جسمین تخت تھا بست سے خیمے وسراپردے بآرایش وزیبایش تمام جسکا وصف نہین ہوسکتا بپا تھے راوی کہتا ہے مجھے روایت پونہچی ہے ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے اون خیام کے تھے اونہون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام سراوقات مقابل باب البحری جو بنام باب الفندوس معروف تھا بستور نصب تھے اور اوسی ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا نام بہمان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اوسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اوترے اور وہ پل نہر بابا جا پر سنگی ستونونکے اوپر قایم تھا سو وہ وہان گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اوترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان وسلمہ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور ہمنے نہین دیکھا جو بھنسا سے ساز وسامان مین فزون تر ہو اور دیبان والونسے کہین اور جگہہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل دشمن تھے اور اونہون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سراوقات وخیام برپا کیے تھے اور بہت سے منجنیق فلاخن شہرپناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے مجلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے اور گرز سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا راوی نے کہا کہ یا جراتوان تو موٹا تھا اور ہیان امیر غانم بن عیاض جب قریب بھنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے آبو ذر غفاری و ابوہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمہ بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذو الکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب انکے اصحاب دو ہزار تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اوترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر
نازل ہو کر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غنم جہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئی اور اونکے ہمراہ اصحاب
رایات و امراء سادات تھے اور اونکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل
فضل بن عباس رضہ اور اونکے برادر عبداللہ بن عباس رضہ اور شقران و صہیب و مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب رضہ
اور عبداللہ رضہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان اور انکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رضہ و ہبار بن ابی سفیان و عبداللہ رضہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان بن
النضر الطائی و جریر رضہ بن نعیم الحمیری و سالم رضہ بن فرقد الیربوعی و سیف رضہ بن اسلم الطائی و معمر رضہ بن خویلد السکبی و سنان رضہ
بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید الخیل اور مانند انکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور انکے
پیچھے دیگر جماعتین یکی بعد دیگری بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہے
مع اپنی جماعت بطریقونکی سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھ کر ایک شخص
مقتصر یعنے عرب نصرانی کو جو اوس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف باواز بلند پکار کر کہدی تا وہ
اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اوسنے یہ
ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اونہون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اونسے مصالحہ کرینگے اوس زمانے تک کہ امیر خالد رضہ بن الولید
تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین و الا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالے سے
اپنے استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اوس سے کہا تیری کیا حاجت ہے بیان کر
اوسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد
شام اور وہانکے نعماے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہے کہ تم لوگ بلاد حجاز مین ماری بھوک کے
لاغر اندام و کوژہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے و بعد ازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور
خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم مین
آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہان تک کہ اب تم ہماری بلاد مین ہمپر ہجوم کر کے آئے اور ہمارے ابطال
یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے اور ہم لوگ تمہاری طرف سے غافل تھے اور اپنے امور مین ہم اہمال کرتے رہے
حتی غلظ شوکتکم یعنے آخر خار تمہارا سخت ہو گیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت و سطوت تمہاری جم گئی کہ تمنے

ہماری شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے اوس بلد کے طالب ہوئے ہو جو ہمارا دار المملکت و بیت السلطنت و محل ولایت و حکومت ہے
و حال آنکہ یہ وہ بلد ہے کہ تمسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر و جبابرہ قبط و سلاطین روم و ملوک عجم و گروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر
ہر چند قصد کیا مگر خایب و خاسر پھر پھر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہماری بہت سے لوگوں کو قتل کر چکے ہو پس اب
تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف تمہاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہاںسے پھر جاؤ تو میں اپنے بادشاہ کیطرف سے
اس امر کا مجاز ہوں کہ تمکو دوں بشرطیکہ تم ہمارے یہاںسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے ہیں وہ مسترد کر دو اور حال یہ ہے
کہ بادشاہ میری امر قرار دادسے مخالفت نکریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر نے
جواب دیا کہ اب تو اپنی کلام سے فارغ ہوا یا نہیں اوسنے کہا ہاں میں کہہ چکا تب جریر نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہم لوگ
خستہ حال و تنگ مجال تھے سو یہ بات یوں ہی ہے جیسے تو نے کہی ولیکن حقتعالی نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل و انعام کیا کہ یہ ہمارے لیے
اول نعمت ہے و بعد ازان حق سبحانہ تعالے نے ہمکو مامور بجہاد کیا اور اموال مشرکین کا جب تک وہ حرب کرنیوالے ہیں ہمارے لیے
مباح کیا ہے (یعنے تا وقتیکہ کفار حربی ہیں مال اونکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاویں تو تا نقض عہد مال اونکا حلال
نہیں ہوتا) پھر کہا جریر نے کہ اور حقتعالی نے ہمکو تمسے جہاد کرنیکا حکم کیا ہے جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح
اپنے ہاتھوںسے جزیہ پیش کرو اور نہیں تو مقاتلہ کرو یہاں تک کہ حکم خداوند احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت
یا شکست دے اور وہ جو تونے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہیں اور نہ متاع فانی یہ ہماری خواہش ہے بلکہ خود بلاد
تمہارے عنقریب ہمارے ہو جائینگے (یعنے بنا بر خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور مال تمہارے ہمارے لیے غنیمت
میں ہاتھ آوینگے کہ ہم اوسکو درمیان اپنے تقسیم کر لینگے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے
یہ کلام سنا تو سخت غضبناک ہو کر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے میں بیشبہہ تمکو کفایت کرتا ہوں یہ کہا اور اپنے ہمراہیوں کو
حکم دیا کہ جریر پر حملہ کریں چنانچہ جریر کہتے ہیں کہ ہنوز میںنے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سواروں کا
مجھپر آپڑا اوسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانوں کا برجستہ پھاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اور عجب عالم تھا کہ چالش
مردان و نعرہ جوانمردان و شدت ناوک افگنی و کثرت خدنگ دوزی و ضربت تیغ و سنان و صولت مبارزان اور دونوں
جماعت کا باہم بھڑ جانا اور دونوں فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکہ ستیز و ہنگامہ پر ہول رستخیز (یعنے یہ سب
اوس جوش و خروش پر واقع تھا کہ بیان میں نہیں آتا) **فللہ در المغیرۃ** بن شعبۃ و عون بن ساعدۃ و عبادۃ
بن تمیم و الفضل بن العباس رضی اللہ عنہم یعنے حقتعالے انکی نیکیاں و حسنات زیادہ کرے کہ ان لوگوں نے بڑی
جنگ آوری کی دمر دمیدان امتحان ہوئے اور سن ابتدای ارتفاع آفتاب تا غروب یوں ہی برابر سرگرم قتال شدید
رہے ناگاہ عبد اللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جاری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف
بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علے الاتصال برپا رہی یہاں تک

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین ازیکدیگر جدا ہوئین چنانچہ مسلمانون مین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوے اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہو کر سبکے سب بھاگ گئے تا آنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مفروروں مقہورونکو دیکھا تو اونکو بہت سی سرزنش و ملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اونکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہو گئے اور گھبرا گئے کہ وہ تمپر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ ای بادشاہ خبر اور معائنہ مین اور سُننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل حصین و استوار نہو تی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عربکا تیرے دل پر غالب ہو گیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار اونکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ اونکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین ✤ ✤ ✤

ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اوسپر نزول صحابہ رضؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوے مگر دشمنونکا اوسوقت کچھ پتہ و نشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہانتک کہ بھنسا سے قریب ہوے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے **راوی** نے کہا مجھسے روایت بیان کی قبیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اونہون نے کہا جب ہم بھنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اوسوقت غانم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰهُمَّ اخْذُلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ احْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَخْذِهِمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنے ای پروردگار ان کافرونکو خوار کر اور ہمکو اونپر فتح و نصرت دے اور اونکی جمعیت کو گھیرلے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور انمین سے کسیکو باقی نرکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر وَاَمَّنَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى دُعَائِهٖ اور اہل اسلام اونکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بھنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اوسوقت وہ لوگ اپنے خیمونسے باہر نکلے اور اونکے ہاتھون مین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجون اور فصیلون پر چڑھے ہین اوسدم ایک جماعت عرب نے اونپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر لشکر اور سائر امرا نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لا حملۃ الا بعد الانذار یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہم لوگ اونکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور **واقدی** نے کہا کہ پھر مسلمانون نے شہر کیجانب کو ہمت شہر ہمو کیا اور نزدیک ایک تل کو جگہ قریب دامن قشیب کے نازل ہوے یہ احوال تو ان مسلمانونکا تھا

وآما ابوذر غفاری وآبو ہریرۃ الدوسی وآمعاذ بن جبل وآسلمۃ بن ہاشم ومالک الاشتر وذو الکلاع الحمیری یہ لوگ جای جائے
قریب قوم کے مع جماعت پہونچگئی اور وہ شب اوسجگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلے پر آمادہ ہوا اوسوقت
مالک اشتر نے کہا ای قوم دیکھو کہ دشمنان خدا تمسے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگونکو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت
کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حقتعالی سے استعانت واستمداد کرو چنانچہ وہ شخص مرزبان مع ہو سوار کے
روانہ پل پر جا پہونچا اور اوسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اوسگھڑی اونپر بالای برج وحصار سے پتھرون کی
بوچھار اور تیرونکی مار تھی مگر یہ لوگ اوس پل پر مستقل ومستقر ہوگئے اور اوس جگہ جہان جہان جای محفوظ تھی وہان
حارسون اور دیدبانون نے تیغ بکف آڑ پکڑی اور اودہر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور سطح
سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جای امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانونسی گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ
ہر شب یکایک جماعت رومیونکی بھاگ جاتی تھی اور فرو ماندگی ونامردی اونکے چہرون پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور
جس رات کو اندھیرے مین بارادہ بلد صعید کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلد ارقار کے رافع بن عمیرۃ الطائی سے
ملاقات ہوگئی اور اونکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین اوسکے سواحل
پر تاخت وتاراج کرتے تھے اس عرصے مین کہ وہ مفرور چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صدای سم اسپان سنکر
جماعت رافع نے جانا کہ گردہ مسلمانونکا ہے یہ سمجھکر اونسے کلام کیا تو اونھون نے کچھ جواب ندیا تب مسلمانون نے اونپر
حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ اونمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور اون
مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پر آب کیطرف جو گئے تو اونمین سے
سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو آدمی اسیر ہوے اور باقی فرار ہوگئے اور اون اسیرونسے جو سبب اونکے نکل آنیکا پوچھا
تو اونھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب وعلف کے نکلے تھے آخر اونکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اونکو ویسے ہی
باندھے ہوے غانم ابن عیاض کے پاس پہونچایا اوسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل وتکبیر کا کیا اور بشیر ونذیر پر
درود وسلام بھیجا اور ان قیدیونکے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوے پھر یہ سب قیدی روبروی امیر غنم ودیگر امرا
کے پیش کیے گئے اونھون نے انکے سامنے اسلام پیش کیا انھون نے انکار کیا تب انکی گردنین ماری گئین اور لشکر کین
روم یہ حال اپنے لشکر اور بالای حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اونمین صلیب بلند ہوی اور معرکہ شدید وہنگامہ ضرب
گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد وضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے
جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوے اور قلعہ پر چڑہ گئے اور پھاٹک بند کرلیا اور بالای حصار مستعد رہے اور مسلمانون
جنگ کا مہیا کیا راقدی نے کہا یہ ماجرا تور ومیونکا تھا وآما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی سیم
ودشت فراخ مین اوترے جو جبتہ پھر یہ وجبتہ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جابجا آگ روشن کی اور ہر ایک

قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے نبی احکام کو مجتمع کر کے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور
کوئی اونمین ایسا نتھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالی اونکو
دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اون لوگون نے اندرون شہر و بالای حصار تمام رات شراب خواری اور
اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہان تک کہ سرزمین بھنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اوسوقت زبان قدرت سے
اوسکو ندا آئی کہ ای بھنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو
ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے ہونگی
اور بالضرور ان بیع یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اوس زمین نے یہ مژدہ
خطاب بخشیگاہ رب الارباب سے سنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدہ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے
امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر و طغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان کو دفع کر دیا
اور اوس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا
و اوائل و اواخر دنیا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہدا ابرار کا برکا کیا اور اوس سرزمین کو بعد ظلمت کے
منور کر دیا اور اوسکی یارت سے خطا و گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام
نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری
استر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اونی پہنے تھا اور اوسکے سر پہ کلاہ کلان اور اوسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ
وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین ارید امیر العرب کہ ای مسلمانون مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا
ہون **راوی** نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ اصحاب
رایات مین سے تھے اونھون کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یکبیک عبد اللہ
بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اوسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا
تو اوسنے امیر کو دیکھا جالساً علی فراش آدم و حشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے
و نیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اوسپر چھال بچھی تھی اور فرشہای مکلف جو مشرکون
کی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوے تھے
کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین اونکے زانوؤن پر دھری تھین اور اونپر شان فر و وقار کی
عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا ای قوم تم مین امیر کون ہے
تا مین اوس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب اکابر و امرا یکسان ہو اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت برابر ہے
تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اونکی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا ای جوان تو ہی امیر قوم ہے اوسنے کہا ہان

کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہین خدای عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قایم ہون تب وس ا ہبنے کہا
کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اوسنے تم مین سے ایک مرد زیرک دانشمند کو طلب کیا ہے تاکہ اوس سے
تمہارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہے کہ درمیان اونکے اور تمہارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے
اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمہارے پاس لایا ہے اور جو کچھ بیان کرتا ہے اس امر مین تم لوگ
کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کہ ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرہ بن
شعبہ برجستہ اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے مین اوسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امرا کے دس مرد دیندار
ورعدار میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کرلو حقتعالے تجکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت
کرے تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے ہمارے پاس سالماً و غانماً پھر پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر
کہنے لگے کہ سعید بن عبد القادر اور ابو ایوب الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری کہان ہین
اور ابن مسعود البدری و جبیر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن حصین و زید بن ارقم یہ سب
کہان ہین چنانچہ ان سب نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ نے کہا اپنے ساز و سلاح اوٹھا لو اور میرے ساتھ چلو اور
عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی اون سب امرا کا برنے مبادرت تمام اپنے خیمون مین جا کر اپنی زرہین پہنین
اور سپرین لٹکائین اور تلوارین لٹکاے ہوے گھوڑون پہ سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسیوقت مغیرہ نے بھی اپنے خیمے مین جا کر اپنی زرہ پہنی اور اوسپر کمر کا چرمی کسکر
باندھا اور اوس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھرسے تھے اور اپنی شمشیر بجوہر گلے مین لٹکائی اور مشکی گھوڑی پر سوار
اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنے خادم و غلام کو خچرون پر سوار کرکے اونکو مطلق العنان
کیا اور اوسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ **أعرف یا ابا شعبۃ ما تکلّم بہ ھذا الملعون**
یعنی ای ابو شعبہ خوب سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہے اور مین تجکو مفلح و موضح الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اوسکو اسلام
کیطرف دعوت کر اور اون امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال
ہین اونکو مباح اور جو حرام ہین اونھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین
اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خدا و نذری الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام
امیدوار فتح و نصر کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خدای وہاب سے امید ہے کہ بجواب باصواب پھرونگا
غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوے اور وہ راہب ستر سوارہ آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے
اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر
کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زید بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوے اوسوقت تیغ

امیر کیطرف دیکھا تو اونکی آنکھوںسے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اونکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر میں نے کہا ای امیر یہ بُکا کسلیے ہی اونھون نے کہا ای ابن ثابت یہ لوگ و اللہ انصار
دین اللہ ہیں اگر کوئی انھین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہؓ اور اونکے اصحاب روانہ ہوئے
یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اونکی کثرت سے وہ ساری زمین بھر رہی ہے اور وہ سب گرداگرد
شہر پھیلے ہوے اوترے ہین اوسوقت مغیرہؓ اور اونکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اوسکے ہمراہ ایک عرب متنصر یعنے
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہؓ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے
اور اونکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا
تو اوسوقت حجّاب و یساول و ندما و نوّاب ارباب دولت و صولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی
کی قریب آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسے اوتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھدو یہ سُنکر مغیرہؓ نے جواب دیا کہ اچھا
ہم گھوڑونسے تو اوتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نرکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت و زینت ہی اور ہم ایسی
چیز کو نہ اوتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سُنکے حجّاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اوسنے کہا
اونکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیارونسے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی
کہتا ہی کہ آخر مغیرہؓ وغیرہ اصحاب پیدل ہوئے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھما دیے اور اپنی وقار و تبختر کی چال سے آگے بڑھے
اور پرتلون مین اونکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اونسے کچھہ بھی باک
نکرتے تھے یہانتک کہ برابر پایۂ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوئے اور بادشاہ بدستور
تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر و تہلیل اوسی
بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اوس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اوسوقت اون اصحاب سے
خطاب کرکے حجّاب پکارے الارض للملك کہ روے زمین بادشاہ کا ہی یعنے مالک ملک کا ملک ہی (اس کلمے سے مراد اونکی
بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سُنکے اصحابؓ کچھہ التفات نکی اور مغیرہؓ نے جواب دیا لاینبغی السجود الّا للملك
المعبود و لعمری کانت هذه تحيتنا قبلُ فلما بعث اللّٰه تعالى محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم
نهانا عن ذلك فلا يسجد بعضنا لبعضٍ یعنے سجدہ کرنا سواے مالک معبود کے سزاوار نہین ہی اور قسم ہے
اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالی نے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو اونھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہؓ کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین

نکر یہ لوگ اوسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ انکے قدمونکے
تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب اوس فرش دیباج پر پہونچے ہین تو اوسکو پانوٗن سے ایکطرف اولٹ دیا
تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے بڑی بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نکیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا
مغیرہ رضؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدا تعالی سے افضل و برتر ہے تمہارے ساتھہ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے
فرشون سے پاکیزہ تر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا
یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہے اور حقتعالی نے فرمایا ہے مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا
کیا اور پھر اسیمین تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکال لینگے۔ اوس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان
صحابہ رضؓ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نتھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا
چنانچہ اوسنے صحابہ رضؓ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ رضؓ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اوتر کر ہمارے ساتھہ زمین پر آ بیٹھو
تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمین اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حقتعالی نے ہمکو شرف اسلام سے
مشرف و مکرم کیا ہے آخر بطلوس نے ان لوگونکو اپنے برابر تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازآنکہ فرش دیبا انکے
نیچے سے اوٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہ رضؓ وغیرہ صحابہ اوسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اوسوقت بطلوس نے اونسے خطاب کیا
کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہے اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہ رضؓ کے کیا اور سب
اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ رضؓ مخاطب ہوکر پوچھا تمہارا کیا نام ہے وہ بولے
میرا نام عبد اللہ مغیرہ ہے تب اوسنے کہا اے مغیرہ رضؓ مجھے ناپسند ہے کہ مین تمسے ابتدائے کلام کرون مغیرہ نے کہا
تم جو کچھہ چاہو کلام کرو کہ ہر آئنہ میرے پاس تمہاری جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازان بطلوس کہ
وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ سَیِّدَنَا الْمَسِیحَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ وَمَلِکَنَا
اَفْضَلَ الْمُلُوکِ وَنَحْنُ خَیْرُ السَّادَاتِ یعنے جمیع حمد ہے اوس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل
انبیا کیا اور ہمکو افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فَقَطَعَ عَلَیْهِ الْمُغِیْرَةُ یعنے یہانتک بطلوس
کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہ رضؓ نے اوسکا قطع کلام کیا (مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جو کچھہ
کہنا ہو بیان کرے) اوسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ رضؓ سے کہا کہ یا اخا العرب اے برادر عرب تو نے بادشاہ کی شان
بڑی بے ادبی کی مگر مغیرہ رضؓ نے اونکے کہنے پر سکوت نکیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام
وخصنا بین الامم ببعث محمد علیہ افضل الصلوۃ والسلام فہدانا
بہ من الضلالۃ وانقذنا بہ من الجہالۃ وہدانا الی الصراط المستقیم

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن بنبینا و نبیکم و بجمیع الانبیاء
وجعل امیرنا الذی متولی علینا کاحدنا لو زعم انہ ملک وجار عزلناہ عنا لسنا نری
ان لہ فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا اللہ نامر بالمعروف وننہی عن المنکر و نقر
بالذنب ونستغفر منہ ونعبد اللہ وحدہ لا شریک لہ ولو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ
مثل الجبال فتاب منہا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ

یعنے جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اوس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان امت اولین و آخرین
ہمکو مخصوص کر لیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اونپر بہترین درود و سلام پہنچے مقتضائے اونکے باعث ہمکو
راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اونکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و سلوک کیطرف ہدایت و
رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عز و جل کے بہترین امت ہین جو واسطے بہتری لوگونکے انتخاب کیے گئے ہین اور ہم
وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمہارے نبی اور تمام انبیا کا اور خدا نے ہمارے امیر کو
مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا وہ بھی ایک ہم مین سے ہے حالانکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہے اگر وہ
اپنے تمہین اپنے تئین بادشاہ سمجھے یا جور و تعدی کرے تو ہم اوسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ
ہم اوسکو اپنے سے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسیکو کسی پر فضیلت نہین ہے
اگر ہے تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہے و بس) اور حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ
ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی
جناب مین ان گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اوسی معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک
و ہمسر نہین ہے اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اوسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر وہ گناہگار اوس سے
توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم تابت اوسکے لیے بہشت ہے راوی کہتا ہے
کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہو گیا اور تھوڑی دیر سکوت کر کے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن
البلاء واغنانا من الفقر ونصرنا علی الامم الماضیۃ یعنے جمیع حمد و ثنا لائق ہین
اوس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمایش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے
غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہے یہ رمز و طنز ہے بنسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہے
اوسی خدا نے سائر امتون گذشتہ پر و بعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تمہین مین سے جماعت عرب
ہماری بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہای گندم و جو وغیرہ چن لیجاتے تھے اور ہم اونسے باحسان
پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اوسکے تم لوگ جو ہمارے یہان آئے

تو ہماری لوگونکو قتل کرتے ہو اور ہماری عورتونکو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور
ہمارے شہرونکو اور گڑھون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہماری بلاد و دیار سے خارج کرو
وحال آنکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودونکے کھانے والے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجاے دخن عوض خاء معجمہ کے دھن بجاے
حطی ہو یعنے کلان شکم و دوجن بواو و جیم جامۂ شوئی و اہل دجن یعنے گاندم) و بعد ازان ہماری بلاد مین اگر اب تم
نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو وحال آنکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدیدہ ہے
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہے اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے اور تمہاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہے کہ تم لوگ ملک شام
و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہوگئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہماری بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرونکو
خراب کیا اور قلعونکو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امرا سے تعرض کیا
کہ اونکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نتھے اور تمنے
اپنے ہاتھونکو سونے چاندی و متاع فاخرہ و دُر و جواہر سے بھر لیے یعنے تمہارے کیسے ان چیزون سے پُر ہوگئے اور
تمہارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہے جو ازآن ہماری قوم اور ہمارے اہل دین کے ہے اور ہم یہ سب
کچھ تمہارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اوسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگونکے قتل کرنے
اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوے ہم اوسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہمارے یہانسے
کوچ کر جاؤ اور ہماری بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم
لوگون مین سے ہر ایک متنفس کیواسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامۂ حریر و عمامۂ مطرز مذہب یعنی طلاکار دیا جاے
اور تمہارے اس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیے جاوینگے اور اسیطرح
تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمہارا خلیفہ ہے اوسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار
ہین مگر یہ سب کچھ بعد اوس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بحلف مضبوطی اس بات کی کرینگے تا پھر تم ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نکرو
یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہؓ خاموش سُنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا
تب مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ہمنے سارا کلام تمہارا سُنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ الحمد للہ الواحد القہار الفرد الصمد الذی
لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد یعنے جمیع مدح و ثنا سزاوار ہین اوس کردگار کے لیے جو یکتا ہے
و تنہا و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہ کسیکا والد ہے اور نہ کسیکا مولود ہے اور نہ اوسکا کوئی شریک و ہمسر ہے
یہ سنکر بطلوس نے کہا اے ہے وہی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہؓ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدًا عبدہ و رسولہ المرتضی و نبیہ المجتبی یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے

کوئی اور اِلہٰ نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی
تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حُبّ
الرجل دینہ یعنی یہ وہ شخص ہے جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی وبعد ازان مغیرہؓ کیطرف
مخاطب ہو کر سوال کیا کہ یا عربی ماہی افضل الساعات یعنی کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہؓ نے جواب دیا کہ یہ وہ
ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نکیجاوے ہی اوسنے کہا ای اخا العرب تم نے راست و درست کہا البتہ رُجحان عقل و جودت طبع
تمہاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہے جسکی رای و دانش مثل تمہاری رای کے ہو
اور حزم و آگاہی اوسکی تمہاری سی ہو مغیرہؓ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکر مین اکثر و زیادہ تر ہزار
آدمی سے ایسے ہین جنکی رای و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہے یعنے اونمین ہزارون ایسے ہین
جنکی رای و مشورت پہ لوگونکا اعتبار و اعتماد ہے اور ہمارے پیچھے بھی اسیطرحکے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس
آنیوالے ہین یہ سُنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمہارے
یہانکی خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے مغیرہؓ نے اسکے جواب مین کہا
ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اوسنے ہمکو
ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فہل لک فی صحبتی
یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہؓ نے کہا لیسرّنی
ذلک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میری بہت خوشی کی ہے بشرطیکہ جو مین کہون تو اوسکو بجا لاوے ہی اوسنے کہا
وہ کیا بات ہی مغیرہؓ نے کہا تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کہ تو اقرار کر اس
امر کا کہ سوای اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہے اور بیشک محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہے یعنے یہ نہین ہو سکتا ولیکن مینے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے
اور تمہارے اصلاح امور کرون مغیرہؓ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہے واما قول تمہارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس
و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یونہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نرکھتا تھا سوائے
اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سوائے ماہہای حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے
یہان تک کہ حقتعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اوسکی اصل و نسل کو اطرح خوب
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور امام و رسول تھا اوسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتونکو توڑا اور نبوتونکا اوسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا اور اوسنے ہمکو عبودیت و عبادت
رب العالمین کی معرفت دی بس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سوای اوسکے

ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہیں ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اوس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہی کسی اور کو سجدہ نہین
کرتے ہین اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہین اور یہہ ہامو ر ہمارے ہین اون لوگونسے جو کفر بجا لاتے ہین
اور بتونکو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے او ر وہ واحد و تنہا ہی نہ اوسکو
کبھی غفلت و اونگھ ہے نہ اوسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہی چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیونمین سے
ہی اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اوسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہی محرمات و منہیات سے
وہی اوسپر بھی منع ہی اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اوسپر جزیہ ہے کہ اوسکو اپنے ہاتھونسے ذلیلون اور
کمترینون کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حقتعالی نے اوسکا خون بہانے اور اوسکا
مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اوسکے
شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہی کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر شخص بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینا ر مقرر ہے اور نابالغ
جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب پر ای پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان سنکے بطلوس نے کہا
کہ کلام تمہارا دربارہ اسلام کے وہ تو مینے سمجھا فما قولك عن الجزية عن يد وانتم صاغرون
یعنے کیا مراد ہے تمہاری اس قول کی درباب دینے جزیہ کے ہاتھونسے اوس حالت مین کہ تم یعنے ہم صاغرین مین سے ہون
یعنے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرحسے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمہارے نزدیک کون ہین تب مغیرہؓ نے
کہا وہ تو ہی جبکہ قائم جنگ ہوا اور تلوار تیرے سر پر کھینچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہؓ کا سنا تو بغضب شدید
طیش مین آیا اور دفعۃً اوٹھکر قائم جنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہؓ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم جنگ ہوا ور تلوار تیرے
سر پر ہو) چنانچہ مغیرہؓ نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اوٹھکر تلوار میان سے کھینچلی اور اسیطرح جملہ اصحابؓ مثل مغیرہؓ کے
کیا اور اونکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ
مسلم بن عبدالحمید و طارق بن ہلال کے عبداللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اونھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ کے ساتھ
تھے اور تلوار گھسیٹ کر دفعۃً اوس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دستگیر تھی لہذا اوسوقت فرط جوش
سے بیہوش بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نتھے اور ہمکو یقین ہوگیا کہ بس مختصر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہی
پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اوسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہوگیا اوسوقت بطلوس نے
ندا دی مهلاً يا مغيرة لا تعجل فتهلك وانا اعلم انك رسول والرسول لا يقتل
وانما تكلمت بما تكلمت لاختبركم وانظر ما عندكم والان لا نؤاخذكم
فاغمدوا سيوفكم کہ اے مغیرہؓ تامل کر جلدی نکر نہین تو ہلاک ہوجائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو
ایلچی ہی وحالانکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تونے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

یعنی تونے وہی کلام کیا جسکے تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمہاری بابین
کیا ہی (یعنے جرأت وجسارت سی) اور اب ہم تمسی کچھہ مواخذہ نکرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن رافع راوی
کہتا ہی یہ سنکے پھر ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین وبعد ازان مغیرہؓ آگے بڑہے اور بطلوس سے قریب ہوکر چلے تو بطلوس
اونکو آخر پایۂ تخت تک اوتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوے) اسلیے کہ مغیرہؓ مرد جسیم تناور تھے تو اوسپر تکیہ کیے ہوے
اور سہارا دیے زیر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اونکو اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہؓ کیطرف
متوجہ ہوکر گفتگو کرنے لگا کہ در بارہ مسیح بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا
اور رسول فرستادہ اوسکا ہے بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہے جسنے اوسکو پیدا کیا مغیرہؓ نے کہا حقتعالی نے اوسکو
پیدا کیا خاک سی کہ اوس سے فرمایا ہوجا یعنے عدم سی کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اسپر قرآن عظیم دلیل ہے
بقولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ یعنے مثل ومثال عیسی بن مریم کی پیش خداوند عالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے
کہ اوسکو خاک سی پیدا کیا اور پھر اوس سے کہا ہوجا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اوسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے
اس بات پر کہ خدا واحد ویکتا ہے مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبی سی ارشاد فرمایا
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ
یعنے وہ اللہ ایک ہی ہی اللہ بے نیاز ہی کہ نہ کسیکا والد ہی نہ کسیکا مولود ہی نہ اوسکے لیے کوئی شریک وہمسر ہی بطلوس نے
کہا ای مرد اعور یعنے احول چشم ہر آئینہ میںنے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا
کہ مغیرہؓ کی ایک آنکھہ مین روز جنگ یرموک کچھہ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) تب مغیرہؓ
نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھہ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سی صدمہ
اوٹھایا ہی مگر جسنے میرے ساتھہ یہ کام کیا یعنے جبکی اوس سے اپنا بدلا لیا کہ میںنے اوسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی
اونمین سے قتل کیا اور اس صدمہ چشم سے ثواب اللہ عز وجل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے
بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہؓ نے کہا مین تجھسے بیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم واہل رای ہین
کہ مین اونکے علم وعقل کی کچھہ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون فلو رأیت علی
بن ابی طالب بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار مبین الفجار
واللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عمزاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار وہلاک کرنے والے فاجران نابکار
ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمہارے ساتھہ ہین تحقیق

اونکی شجاعت وبہادری بہت سُنی ہی تو مین چاہتا ہون کہ اونکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ امام ہین قدر اونکی برتر اور مرتبہ اونکا بزرگ تہ اس سے ہی کہ وہ بنفس نفیس خود جاکر پاس ایک سگ تجہہ ایسی کے آوین پھر بطلوس نے کہا بھلا اونکے سوای اور بہی کوئی ویسا ہی مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیر المؤمنین عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہی و نیز عثمانؓ بن عفان وعبد الرحمن وسعید وسعد وابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور امرا جو جابجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن وشام وعراق ومصر مین اور وہ ہر ایک امیر و شجاعت وبہادت وفضائل وغیرہ مین تجہہ ایسے ہزار کے برابر ہین وامّا سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور اونکے ساتھ ایک جماعت امرا کی ہے اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہین (یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر وسخت گیر وسادات ابرار وامرا کبار ہین وبعد ازان بطلوس نے کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کرون اور منظور یہ ہے کہ پیش از جنگ اوس جماعت کو بہی دیکھون جنکا تمنے ابہی ذکر کیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اوس دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر وعہد شکنی کرے اور اوسکی ان باتونکو مغیرہؓ سمجھ گئے اور کہا غداۃ غدٍ اتیک منہم رجالٌ تنظر الیہم کہ کل کے کل کو یعنے پرسون وہ لوگ تمہارے پاس آوینگے تو اونکو دیکھہ لیجیو یہ سُنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دلمین غدر ومکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا وحال آنکہ حقتعالی نے اوسکے کید کو اوسیکے مکر وشر کیطرف پھیر دیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان رضی مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور کیا خوب اوسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور بطلوس نے اپنے حجاب ونوّاب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اونکے لشکر تک پہونچا آویں چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانمؓ بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے یہان گذرا تھا اونسے بیان کیا غانمؓ نے کہا قسم ہے صاحب روضہ ومنبر یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسنے تمہین نہین چھوڑا مگر خوف سے تمہاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم وعقیل ہے اِلّا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب ومسلوب کر لیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اوس شب کو سب صحابہؓ نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز وسلاح حرب لیے رہے اور مستعد اماد کے جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد اسباغ وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور خوب جانتے تھے کہ عدو انکے منتظر ہین اور صبح انسے جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اونکے لشکر مین جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانمؓ کے حاضر ہوکر وہانکی خبرین دیتے تھے اور اودہر روم مستعد ومتاہب ومستعد قتال تھے اور ادہر امیر غنمؓ نے میمنہ ومیسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضلؓ بن عباس کو مقرر کیا

اور میسرہ پر ابوایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التمیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطہ قیس بن عبد اللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اونھون نے کہا کہ سرزمین
بہنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اون سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اونمین مقدار مرد بدری تھے و امرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ
صحابہؓ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بہنسا مین دفن ہوی اور ذکر اسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالے +
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پر جسکو پچھر کہتے ہین اور نسوان
و صبیان پر سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوے اور امیر غانمؓ صفونکے درمیان یہ کہتے ہوے گشت کرتے پھرتے
تھے کہ اللہ اللہ جنت تمہاری تلوارونکے زیر سایہ ہے (یعنے تلوارونکے سائے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے کہ سایہ
تلوارونکا جنت ہے اور سایہ ہونا اوسکا تمپر عین داخل ہونا تمہارا جنت مین ہے) ای مسلمانون خوب جان لو کہ صبر و ثبات
مقرون بفرح و کشایش کار ہے اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنے والے وہی غالب رہتے ہین اور فشل
و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت
پیش خدا جائیگا تو وہ اوسکی منزلت و بارگاہ کی بزرگی اور اوسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی صابرونکو
محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ امیر غانمؓ ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس رومی کی آگے بڑھین اور وہ سب
نصاری و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنہون نے تنصر اختیار کیا تھا اور اونکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے
اور وہ مانند تارونکے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اون لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اونھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اوسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے
ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اونکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنے علمای نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل
کرتے تھے اور اون لوگون نے اپنے لشکرونمین نیزے نشانونکے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنے
اوسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوسپر زرہ چوبی پہنے ہوے پر پیش
آگے بڑھا اور اوسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارزطلبی کی تب اوس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوے
پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اوسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اوسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی بعد اوسکے
ایک دوسرا الحمد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور راز دار تھا اور اوسکے ساتھ

معرکہ جنگ با ملک بطلوس

زرہ زرین برای زینت و زرہ چوبی بغرض حفاظت برای جنگ ۱۲

تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اوسکے مقابلے کو نکلا مگر اوسکو امیر خالد نے
منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اوسکا ہمسر نہین ہے یعنے وہ تجھسے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن
نجبۃ الفزاری اوسکے سامنے آے اور ایک ضرب شمشیر جو اوسپر ماری تو اوسنے اوسکو اپنے سر پر روکا اور وہ
تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اوس ملحد نے مسیب پر تلوار کا وار کیا اونھون نے اوسکو خالی دیا اور منتظر ہوے
کہ کوئی شخص اونکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اوس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ وہ
آگے بڑھ آے تھے ملاقات ہوئی آخر اونکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگ کی طرف پھر گئے اور
[illegible] اوس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضرب لگائی کہ تلوار اوسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر
گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اوسیوقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر
حملہ کیا اوسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اوس گھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور
گھوڑا وہ تھا جسکو والی [illegible] قبیلہ [illegible] نے اوسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور وہ
گھوڑا ایسا تھا کہ حصار کے جنگ مین [illegible] کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اوسکا سوار اہل حصار یعنے دیدبانان شہر پناہ کی
دیوار پر جا لاتا تھا اور قریب اسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اور بطلوس [illegible] زرین پیٹی تھا اور اوسکی
کمر مین پٹکہ جو [illegible] بندھا تھا اور اوسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اوسمین لگے تھے وہ [illegible] اونکے درخشان تھے
اور اوسکے سر پر [illegible] ونشان سایہ فگن و شقہ کشان تھے اور اوس [illegible] ایک غول رومیونکا میمنہ مسلمین پر
حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اونکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعدازان رومیونکے دوسرے گروہ نے حملہ کیا
حقتعالیٰ جزاے خیر و [illegible] حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اونکے پسر فضل اور اونکے بھائی عبداللہ
[illegible] عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی
بہادری کی اور بلایاے [illegible] مین مرد میدان امتحان ہوے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حملہ صلیب پر حملہ کیا اور اوسکے سینے پر
نیزہ مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا
تو اوسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اوسنے قصد اوٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون
نے اوس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اون لوگونکو جو اوسطرف اور گرد و پیش سے ہجوم
[illegible] کرتے تھے آخر رومی اوس صلیب سے مایوس ہوکر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اوس صلیب کے پیچھے ہجوم اونکی
رومیونکا دیکھا تو اونپر حملہ فاحش کیا اور اونکے بنی عم و دیگر امرا نے [illegible] کرنے مین اونکی مددگاری کی آخر رومی
مقہور ہوکر اور [illegible] مین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اوس صلیب پر اژدحام کیا اور ارادہ اوسکے
لینے کا رکھتے تھے تب فضل نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمہارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیر کے

اور رکاب پر جھک کر اوس صلیب کو اوٹھا لیا اور لشکر کیطرف پھرا اور صلیب سپرد عبداللہ اپنے غلام کے کیا کہ وہ
مسلمانونکے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کیجانب خود پیش قدمی کر کے چلا آتا تھا آخر اوسنے اوس صلیب کو فضل رض
لیکر اونکے خیمے مین پھونچایا اور فضل رض بن عباس نے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوے یہانتک کہ ہنگامہ
کارزار شرربار و معرکۂ پیکار روبکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری اور بدنونسی سیلان عرق روان ہوی آنکھونمین
حلقے پڑگئے پتلیان پھر گئین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب وس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا
تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اوسوقت اوس حملے مین اوسکے ہمراہ جمعیت ابطالہ تھونکی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب
یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی و باینہمہ ان دلاورونکے
بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اوس آن مردانگی فضل رض بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے
کبھی اونکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسیطرح دیگر امراے لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصًا قعقاع
بن عمرو التیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے
اونھون نے یورش شدید بیباکی کہ انکی زرہون پر خون کے تھکّے ایسے جمے تھے گویا بختے کلیجے اونٹونکے تھے اور ایک مل
مسلمانونکا دشمنونکی اوس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور
تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اوسپر سفینہ مولے غلام آزادکردہ رسولخدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور دوڑ کر چاہتے تھے
کہ اوسکو تلوار مارین دفعتًا اوس بطریق کے عقب سے ایک سوار نیزہ کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اوسکو نیچے گرا دیا اور انی
نیزہ کی اوسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اوسکے استخوان پشت صدمہ ضربت سے چور چور ہو گئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا
تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اوترکر اوسکا رخت و ساز بدنسے اوتار لیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ یعنی
شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اوس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے
پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملۂ فاش یعنے سخت حملہ کیا تاآنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین آنکھین
چڑھ گئین تلوارونکے وار نیزونکی مار تیرونکی بوچھار کی شدت ہوئی رومیونکا اپنی زبان مین طمطمہ و غلغلہ تھا اور معرکۂ جدال
و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اوسوقت دونون لشکر ازہمدیگر جدا ہوے چنانچہ مسلمانون مین سے
تقریبًا دوسو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین
شب باش ہوے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین
او پر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانونکا روشنی کر کے قتلگاہ مین آئے اور شہدا کی لاشونکو
چُنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اونکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم یعنے ہمکو استطاعت و یارائی عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور **راوی** علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے بتعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے اونمین سے اونکے اکابر و عظما بیس آدمی تھے اور سب ارباب دولت و ارکان سلطنت و اصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اوسپر سخت دشوار و شاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اوسکے تمام اکابر مملکت و نواب عزت حاضر تھے اوسوقت اوسکے لیے خاصہ طعام و آب خاصہ و جام شراب آیا مگر اوسنے ان چیزون کیطرف التفات نکی اور بطریقون سردارون کیطرف متوجہ ہوکر بزجر و قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسونکو صلاحیت و لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگونکے دلمین سماگئی اور پھر تم چاہتے ہوکہ اپنے ایسی کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُنکے اون لوگون نے جواب دیا کہ ما کان هذا اليوم ما اخذ نا فيه اهبتنا یعنے ہر آئینہ آجکے دن ایسا ہوا کہ اسمین ہمنے اپنا پورا ساز و سامان جنگ کا نہین کیا تھا بایہ کہ اگر ہم اس دنکو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نکرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان تھا کہ عرب ایسی شجاع ہین اور اونمین ایسی شجاعت ہی تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا رای ہے کیا تم ننگ و عار گوارا اور ذلت و رسوائی کو پسند کرتے ہو خصوص اوسحالت مین کہ صلیب تمہاری ہاتھوسے چھین گیا اور تمنے اوسکو خوار کیا اونھون نے کہا اے بادشاہ عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھینگے اور باقی ہم اونکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اوسی ہنگامے مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیر اندازونکو مامور رکھینگے کہ وہ اپنے تئین تیر اندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب یونہین کرتے ہین غرضکہ ہم اونسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اونکو اپنے بلد پر دخل و تسلط نہ دینگے جہان تک کہ ہم سب مارے نجاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اونسے عہد و اقرار واثق لیا و بعد ازان ایک نامہ لکھکر شبا شب پاس بطریق طحا کے بھیجا کہ وہ ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اوس نامے مین فوج کُمکی طلب کی تھی اور اوسکے زیر حکومت بہت سے بطریق شداد و سخت رُو تھے اور اون ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلّح و آمادہ پیکار رہتی پھر جب اون بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اونھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اونکا ساز و سلاح درست کیا اور قریب ہے کہ ذکر اسکا آویگا انشاء اللہ تعالٰے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور صف آرائی و ترتیب مواقف مین معروف ہوے اور امیر غانم لوگونکو بعظ و پند امادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب و تحریص مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب اصحاب رایات ہوے اور اونکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑونکی باگین چھوڑ دو یعنے گھوڑے دوڑاتے ہوے دشمنون پر جا پڑو اور بھالونکو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہنچو تو یکبارگی حملہ کردو اور کچھ خوف و ہراس کو اپنے دلمین راہ ندو چنانچہ امراے لشکر مثل روز اول کے ترتیب و تعبیہ لشکر مین مشغول ہوے اور قبل از سوار ہونے شہید و نکو اونکے لباس

جانچہ ذقوف و قیام ۱۲

پُرخون مین دفن کر چکے تھے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشونکے جسگھڑی ہملوگ مصروف صف بندی
ولشکر آرائی تھے تو ہمکو آگاہی ہوئی کہ ناگاہ روم ہمپر ٹوٹ پڑی اور اپنی زبان مین ہمپر لغطہ وغلغلہ کرتے تھے
اور اونمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھ کر اپنے گھوڑونسے اوتر پڑے اور اپنے خدام وغلامونکو گھوڑے تھمادیے
اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیر اندازونکی آڑکے لیے صندوقونسے سدِ بناہ بنائی
اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہانسے نہ ہٹین اگرچہ سبکے سب مارے جاوین اور اونکی تین صفین تھین
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اوسی عرصے مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہمپر یکبارگی حملہ کردیا اوسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر اونکے قلب لشکر سے بھڑ گئے
اور اونکے تیر اندازونکے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہای پرّان
وسیلہای روان کے آتے تھے اوس سے بہت مردان کارزخمی ہوے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آے اور گھوڑے
عرب کے بھاگے اور امرا و اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم وبپای استقلال قائم رہے اوسوقت فضل بن عباس
اور اونکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زور وشور سے حملہ کیا اور اسیطرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن
شعبہ ومسیب بن نجبتہ الفزاری وجمیع امرا لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی
او مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اوسوقت بمقابلۂ عرب ثابت وقائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس
مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنۂ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
اوسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردونکا تھا اور مرنے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانونکو ترغیب
وتحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث اونکی کثرت کے
شمار واکثار اونکے مقتولونکا ظاہر ہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہ سے
ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اونکے آگے ہمارے سامنے غول تیر اندازونکا تھا پھر اونھون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم
درمیان اونکے اسطرح ہوگئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلۂ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا
وسرداران لشکر اسلام شہید ہوے ونیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آے اوسوقت سادات بنی ہاشم وابان
ابن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانونکے نیزونسے کیا ہی قتال کی اور جب وہ
عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانونکو زخمی کیا تھا اور اوسی حالت مین اوسنے اور اوسکی
جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار
لشکر اسلام سے مبارز طلب ہوکر اوسکی طلب مین نکلتا تھا تو اوسکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہوجاتا
تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اوسوقت قعقاع ومسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب اونٹون کو آگے کردو

یہ سنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹونکا اپنے سامنے سمت آمد تیرونکے ہانک دیا اور اونکی آڑ سے گھوڑے اوڑا کر نرغہ کر دیا کہ وہ لوگ اونٹونکی نلیون اور گھوڑونکی ٹاپونسے کچل گئے اور اوسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازونکا آگے بڑھکر مشرکونکو قتل کرنے لگے یہانتک کہ اونمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی اپنے اوسی حال مین مصروف تھے آخر جب اوس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اوسکی قوم پر کیا گذرا تو اوسکی طغیانی و سرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر باری رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا بعدازان حقتعالی نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اوسوقت انھون نے مشرکون پر چڑہائی کر دی اور جعفر رضؓ بن عقیل بطرف ایک غول رومیونکی بڑہے اور اونکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اوس غول کا افسر تھا نیزہ مارکر قتل کیا تب رومیون نے اونپر ہجوم کرکے اونکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکے بھائی علی رضؓ بن عقیل نے بھی کیا کہ اونکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کرکے اونکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل ایک جماعت کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اوسوقت ہنگامہ نزال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیونکو پیچھے ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اونپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا اور اونکو باب قلعہ تک ہٹا لیگئے اور قریب باب جیل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑے اور رات جو ہوگئی تھی تو صحابہ رضؓ اپنے لوگونکو بھی نہ پہچانتے تھے مگر باینہمہ اونھون نے جمعیت مشرکین سے ہزار دو کو قتل کیا اور ایک جماعت زائد پانسو کے قریب شہر کے ماری گئی و بعدازان مسلمانون نے اونپر دھاوا کیا یہانتک کہ دیوار شہر تک ہٹا لے گئے پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے اور اوس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمہ شناخت اونکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا نصر اللہ انزل یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانونکی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اوس گھڑی بھی اوس زور کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدای رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اوسوقت مسلمانون نے رومیونکو گھیر لیا تھا اور بطلوس اپنی قوم کو طیش و تیمہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب تومار اپنی قوم کی جماعت پاس پہونچتا تھا یہانتک کہ وہ سب ومی اندرون شہر داخل ہوگئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی اوسوقت اپنی جماعت سے متفرق ہوگیا یا وہ جسکو اوسکے گھوڑے نے گرادیا اور ساری رات مطلع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر چڑہکر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کر دئے اور قفل لگا دیئے پھر جسوقت صبح ہوگئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس نعشین شہیدونکی شمار مین آئین رحمہم اللہ اجمعین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

پھر جسگھڑی مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے رونے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ تر محزون و مغموم تھے خصوص اون لوگون کے لیے جو اونکے زیر علم شہید ہوئے او شہید و نمین اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیونکا حال دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزاد ونکو دیکھا تو انہی گھوڑ وسے اوتر کر اپنی اپنی آغوش مین لیکر خوب روئے اور اونکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور اوسوقت ہمام بن جبیر نے یہ اشعار پڑہے شعر ا عین ابکی لا ملی من البکاءِ ؛ و دری دموعا من سلب الغمام ؛ وابکی علی السادات من نسل ہاشم ؛ ومن عصبۃ المختار خیر الانام ؛ وابکی علی لیث ہمام بن عم لہ ؛ ہو جعفر المنکور لیث ہمام ؛ وابکی علی لشہداء لا تغفلی ؛ ما لاح برق او ترنم حمام ؛ فلا و لقی البطلوس خذوا ولا ؛ اجنادہ اہل الصلیب اللئام ؛ لنا حدث الثار یا قوم منا ؛ بطعن خطی و حد حسام ؛ یعنے اے آنکھہ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر واون سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلعم سے تھے اور رو اون پر اوس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جعفر ہے جسکی سعی مشکور ہے پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ رو کر شہیدون پر اور اسمین غفلت کر اور رویا کر جبتک برق تابان ہے اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گویا ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اوسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنے اے غازیو یا اے شہید و ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی کے اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدونکو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر غانمؓ نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر غانمؓ مع سادات بنی ہاشم وغیرہ و مثل زیادؓ بن ابی سفیان و ولیدؓ اور اونکا بھائی محمد اور اسامہؓ بن زید و ابو ایوب الانصاری و فضالہ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التیمی و مسیب بن نجبیۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اوترے اور مغیرہؓ بن شعبہ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر با دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور اودہر اوس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ ایسنے لڑتے تھے نہ یہ اونکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اوسی گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہو کر اور زرہ حربی پہنکر اوس گھوڑے کو بالاے سورہ یعنے فصیل پر چڑہا لیجاتا تھا اور پھر اکڑا ہوا تھا اور اوسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اون سبکے ہاتھون مین شمشیر ہا براں

فتح ارض فیوم زمین مصر ۱۲

وحربہ سنان وگرز گران اور تبر وتیر وکمان رہا کرتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اوسپر دو گھوڑے اور دو دو سوار برابر برابر باساز کامل چلے جاوین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد بن الولید نے جو کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف حدود فیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل فیوم کے جو وقعات وحروب واقع ہوئے تھے اوسکے ذکر کو یہان بخیال طول مقام مختصر کردیا اسلیے کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنی اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اوسکے واقعات ہین چنانچہ بعد ہزیمت اہل حدود فیوم کے جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر فیوم پہ پہنچے تو وہان کتنے ایام محاصرہ کیا یہان تک کہ وہ بکبتر از یکماہ فتح ہو گیا تب وہانسے اموال وغنایم لیکر خالد کے پاس واپس آئے اور وہ تو ریہ مین مقیم تھے جیسا سابقاً ہم ذکر کر چکے ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبدالرحمٰن و عبداللہ کا تھا نسبت اہل فیوم کے و اما ابوذر غفاری وابو ہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس انھون نے جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہے وہ بعد ازان انسے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے محاصرہ قلعہ کا کیے ہوئے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے منصور بن اقم کر ابو منہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے اونھون نے کہا جس عرصے مین کہ ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بیشتر لوگ ہمپر چڑہائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے دکھائی دیے اور باگون کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوے تب تک صبح روشن ہوئی اوسوقت بیس صلیب نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے ساتھہ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق طحا ذات الاعمدہ یعنی حصار ستونون والا و بطریق قلعہ ذات الابراج یعنے قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا توان لوگون نے بذات خود واسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گردنواح کے لوگونکو اصناف روم و نصاریٰ سے جمع کرکے اول شب سے روانہ ہوے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ محاذی قلعہ آپہونچے مگر دریای نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی وطغیانی پر تھا یعنے شروع چڑہاؤ اور سیلی بارہ پر تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ لوگ اونکو قطع کرکے اوتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانونکو کچھ خبر انکی نتھی مگر یہ کہ اون لوگون نے پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان امیر زیاد اور اونکے اصحاب کو پایا۔ اوسوقت مالک اشتر نے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون سے مقاتلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور اودہر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین طمطراق و غلغلہ اور بدزبانی کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسیطرح مسلمانونکے مقابلے پر

آمادہ تھی ناگاہ وہ غول رومیونکا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد تبعد اد
قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اونھون نے انکو ان پر نرغہ کیا اور انہون نے صبر او سوقت صبر جو انمردانہ کیا آخر
امیر زیاد اس معرکے مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اونکے ساتھ ایک جماعت مسلمانونکی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور
باقیون نے بقتال شدید صبر باستقلال مردانہ کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اون مسلمانون نے سنا
جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان
بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانونکی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اوسوقت مسلمانون نے
ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اون لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا
کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے اوسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان پر
جاری تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ اللھم انک تعلم اننا افضل من
بنی اسرائیل عندک وقد فرقت لھم البحر یعنے مین ابتدا امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین وحال آنکہ تونے
اونکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اونھین راہین بنا دین یہ کہکر اونھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو اوسکے سم بھی
تر نہوئے اور طرف قلعہ کے اوتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اونکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے
یہان تک بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور رہے جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے
کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اونکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث
کے تھے اور یہ لوگ اوس بلد مین تھے جسکا نام برذوہ تھا اور وہانکے باشندونسے مصالحہ تھا تب اونھین معاہدین مین سے
ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ وصاحب قلعہ ذات الابراج از برائے قتال مسلمین روانہ
ہوے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمہارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن حارث
کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر برائے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین ہنگامہ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال
کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور اونھون نے بھی بصدائے
تہلیل وتکبیر وبندای درود وسلام اوپر بشیر ونذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اوسوقت مقاتلہ عظیم
برپا ہوا اور اوسکے ہمراہی فضل بن عباس وزیاد بن ابی سفیان ومسلم بن عقیل اون لوگون کے ساتھ تھے جنہون نے جانب دشت
شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعہ ذات الابراج کے یورش کرکے اوسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے
بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑکر مار لیا پھر جسوقت
رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اونکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

شہادت امیر زیاد

کہ اونکو دریا تک بھگا لیگئے تو اونمین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر اونکو طرف سُور
شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اونکی گردنین مارین اور اونکا مار اجانا بطلوس اور اوسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہین
امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے وبعد ازان اہل اسلام وہانسے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنی کاٹھ کا
پل اوس نہر پہ قایم کیا اور اوسوقت بالاے حصار سے اونکے سرون پر پتھرونکی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نکرتے تھے یہانتک کہ یہ سب
مسلمان بجانب غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اوسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نتھی تب
مسلمانون نے شہر بھنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اوسکا محاصرہ کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اوس
شہر کا ایک باب السر یعنے ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک پل کے تلے سے
بطور سُرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی
کھاڑی ہے اور اوسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اوسیطرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی شب مین لاتے تھے
اور وہ راستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اوتر کر باگ پکڑے ہوئے سُرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسیکے
سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نتھے کیونکہ جب اونکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اونکا وثوق و اعتماد
ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اوسمین رات کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اس باب کا مختار تھا
وہ اودھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک پیشین نے اس درے کو مخصوص براے زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرے کے
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد شد جاسوسونکی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جبسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
ارض فیوم پر فتح پائی تھی تو وہانسے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل اور مثل اسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اسیطرح
وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح فیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی
تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگونکو بھیجکر حدود فیوم وغیرہ سے جن چیزونکی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ
امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر میاس بن حازم کو بامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار اور شتران و اشتران بار بردار
واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ اونکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم مین پہونچے اور وہان منجانب امیر خالد کے
مسمی عرفجہ از براے گفتگوے خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیونکے وہان داخل ہوئے تو اونتون اور خچرونکا
بوجھ لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بھنسا کے کیا یعنے اپنے محاصرے کیطرف پھرے یہانتک کہ قریب اوس دیر کے پہونچے
جو بدامن کوہ واقع تھا پس یہ ماجرا تو ان لوگون کا تھا اور ادھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ اس
تقریب سے گروہ مسلمانونکا قریب دیر وارد ہے یہ سنتے ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السریر کے یعنے برابر تخت
پر اوسکا ہمنشین تھا اور اوسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت و براعت مین مشہور تھا اوسکو طلب کرکے حکم کیا
کہ ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے راستے پر جا وے اور دیر مین مسلمانونکی گھات پر کمین نشین رہے وبعد ازان

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر اونپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اوسی سرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اوسکے
ہمراہی بھی ایک کے آگے ایک پیچھے ہوکر نکل آئے اور روانہ ہوئے یہانتک کہ اوس دیر تک پہونچے اور وہان
کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانونکو دیکھا تو یکبارگی اونپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین باہم گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اوسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
مجھسے نقل روایت کی ابو محمد العبدری نے بواسطہ ابوالعلا المحازنی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ سیاس کے
موجود تھے سواونھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان مخشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اوسوقت امیر سیاس نے اپنا علم اپنے فرزند صالح کو
سپرد کرکے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اونکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہوگئے اتفاقا درمیان ہم لوگونکے
عبداللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے ہیکلون مین سے تھے سواونھون نے
جسوقت ایسا حال دیکھا تو اوس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے دوڑے اور باعث اونکی تیزی اور سرعت
سیر کا یہ تھا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین اور عمرو بن امیۃ الضمری کے لیے دعای برکت و قوت رفتار کی تھی
چنانچہ یہ دونون تیزگامی اور شتاب روی مین ایسی چالاک تھے کہ اسپان تیز رو اور تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبداللہ بن قیس فورا وہانسے چلے اور جلد تر لشکر مین وارد ہوئے اور بصیحہ و فریاد پکار کر کہا
النفیر النفیر ادرکوا یا مسلمین یعنے اے مسلمانون کیچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون کی جمعیت کرکے اوس سے
استفسار حال کیا تو اوسنے سارا ماجرا بیان کیا اوس وقت فورا مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اوسوقت امیر غانم نے عبداللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار اسلحہ
صحابہ جرار سے اونکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنے ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے
پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صدای سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور اوسیدم
گروہ رومیونکا بھی سامنے نمودار ہوا اور اونکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوے گھوڑونکے پیٹھون سے
بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اوسوقت مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر و ندای صلوۃ و سلام اور بشیر و نذیر کے
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اوسدم عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے
عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر امرا کا بردل توڑکر سرگرم وغا ہوے یہانتک کہ سبھونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا اور عبداللہ
ابن جعفر اوس بطریق مقدم الجیش یعنے میخائیل پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اوسکے سینہ پر خط

ایک ایسی ضربت فرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اوسکے پشت سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اوسکی جہنم کو روان ہوئی
پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اونکے تعاقب مین گرم عنان اور اونکو قتل و
اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوتے ہوئے تقریباً پانسو رومیونکو قتل کر ڈالا اور باقیونکو
گرفتار کیا اور مسلمان قیدیونکو چھوڑا لیا اور رومیونکا مال اور اونکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا
وبعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیونکو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ
چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہانسے حرکت نکرو جب تک کہ مین تمہارے پاس واپس آؤن اور اوس جماعت پر
عبداللہ بن معقل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اوس قتلگاہ مین آئے جہان امیر میاس
اور اونکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدونکی دیکھین کہ اونکے گرد نصارے رومیون مین سے مجتمع اور رہتے ہین
اور بقسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نتھی تب عبداللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اوترے اور لاشہائے
شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد و توشہ نکال کر ناشتا کیا اور وہانسے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب
عبداللہ بن جعفرؓ نے سر میخائیل کا اور اوسکے ہمراہی کے مقتولونکے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیے اور اونکے
گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہای زیت و کنجد لدوا لیا اور قیدیونکو ہمراہ لیکر وہان سے
روانہ ہوئے یہان تک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے
بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین اونھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور
رومی بالای حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اونھون نے سرونکو نیزونکے سرون پر دیکھا اور سر
میخائیل کا آگے آگے تھا تو اونپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اون سبنے طمانچون سے اپنے منہ پیٹ لیے اور بطلوس
کے پاس جاکر اس سانحہ کی خبر دی اوسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر
چڑھا لیگیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کی لوگ ہین
انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانمؓ سے جاکر خبر دی وہ مع امرا کے
سوار ہوئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اوسپر چڑھ گئے اور قیدیونکو بلوا کر اونپر
عرض اسلام کیا پھر جب اونھون نے انکار کیا تو حکم اونکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے
تھے اوسوقت بطلوس بشدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا وبعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اوسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے
مسلمانون پر حملہ کرے اوسوقت اوسکے پاس ایک بطریق آیا اوسکا نام کرکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اوسنے کہا
اے بادشاہ مین آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملاؤن گا

اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنی ساتھ ایک جماعت دلاورونکی چاہتا ہون بطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اوسنے دس بطریقونکو انتخاب کرلیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریض و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اونپر یورش و نرغہ کرکے جا پڑو
بعد ازان اوسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھول دو اور وہ دروازہ فندوس تھا اور اوسپر ہزار
آدمی چوکی والے مقرر تھے اور اوس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجونکے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظروہ
جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہوکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اوس قوم نے
تدبیر کی تھی اوس سے غافل تھی اور نہین جانتے تھے کہ دشمنونکا کیا ارادہ ہی اور اوس شب کو مسلمانونکی حراست پر
جانب باب فندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن معقل و براء بن عازب و مالک اشتر و
ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابو یزید کی مالک اشتر سے اونھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون مین
شارت سرہانے جامہ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اونکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم فوج اوس
وقت باہر نکلے اور اونکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اونھون نے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت ہمکو جو یہ حال
معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ اے مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے
جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اوٹھ دوڑے اور شیرونکی طرح جست
کرکے کوئی تو اپنی تلوار اوٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اوسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھُس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوشیار نہوئے تھے اونپر وہ بطریق کراکر ایک غول لیکر مسلط ہوگیا اور وہ سب تلوار
مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اوسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسیکا ہاتھ اوڑ گیا کسیکے بازو کٹ گئے کسیکے سینے مین برچھی
لگی کسیکا سر جدا ہوگیا اوسوقت بڑا غل شور مچا اور بلاے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اوس آن
وہ دشمن خدا اکڑ اکڑ پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اوسکے سر پر خود تھا
اوسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارونکے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اوسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار مین شور غل مچاتے تھے
اور طبل و ڈھول بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنے فصیلون پر آتنی مشعلین روشن کی تھین کہ

۵۷

کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنونکا تھا اور اوہر امرا صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہو گئے
اور شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے کہ حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑونکی ننگی پیٹھہ پر سوار ہوے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پا پیادہ دوڑ پڑے اوسوقت فضل بن عباس اور اونکے پسر عم فضل بن ابی لیث
و عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر الغفاری
و ابو دجانہ و ابو امامہ و غفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالےٰ انکے حسنات کو
شیر مادر کرے انھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور
ایک جماعت مسلمانونکی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم
و نرغہ کیا تھا اونمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامۂ قتال شدید گرم تھا اوسوقت فضل بن
عباس نے اوس بطریق کو اکر کیطرف بڑھ کر ایسی ضربت سیف اوسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین
شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اونکے
پسر عم عبد اللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امراے کبار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکہتے تھے بجاے خود اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملۂ منکر و نرغہ فاش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی شمار
مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب پسپا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب
اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک اور جم غفیر رومیونکا براے حمایت فراریونکے اندر سے نکلے اور بچالے گئے مگر اون مفرورین میں سے
مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کرلیے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص
کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے
پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اونپر نہایت شاق و گران گذرا اور شبا شب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو
جمع کیا اور اونکے لباسہاے پرخون مین اوس جگہ دفن کردیا جو بنام طما معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان و
سماک سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور اون شہدا
مین جو اہل سابقہ و حفاظ قرآن تھے اونکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا کے
اور اوس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت
دعائین اور کثرت سے نفلین پڑہتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہوجاتا ہے
راوی مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق وثوق کو پہنچے
اور مینے اونھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور اون محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بر سبیل دور کے ہی کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک اتق مین منسلک ہین اور سماعت و قرات اسکے لائق نہین ہے
مگر برای صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انہین لوگون کے لیے شایان مخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر
اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسینے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہتسے
امثال و آثار ہین اور بہت سی عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و
فرحت ہی واسطے مستمعین کے وبعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہے طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کی راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطہ ابن سُراقہ بن نوفل الخزرجی
ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اونھون نے کہا جب ہم شہدا کو
دفن کرچکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اوسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کردائے تھے
اور قفل ڈلوادیے تھے اور لوگ اوسکے تمام اسوار قلعہ یعنے فصیلون پر چڑہے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ
پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اوسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اوسکی آنکھونمین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ
اوسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اونکے مارے جانے سے اوسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو
مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اوسکو سُنکر اپنے دلکو شاد کیا یہ ماجرا تو اوس قوم کا تھا اور ادھر حال
صحابہؓ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانمؓ کے مجتمع ہوی اور جو کچھ منجانب بطلوس نسبت مسلمانونکے گذرا باہم اوسکا
تذکرہ ہوا و عند المشورہ رای صحابہؓ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالدؓ بن الولید کے پاس لکھا جاوی اور اونسے
استدعا کیجاوے کہ آپ بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا

طلب کرنا امداد کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید
اعلم ایہا الامیر اننا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک
والروم والفرس والدیلم العن من ھذا الملعون بطریق البہنسا البطلوس
ولا اکثر منہ خدعا ولا مکرا ولا حیلۃ وانہا مدینۃ اھلہا بالحما حصینۃ بالرجال وقد خدعونا
مرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ علیکم یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہے بندہ خدا غانمؓ بن عیاض کا بخدمت امیر خالدؓ بن الولید کے
واضح ہو کہ ای امیر ہملوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ ترلعین کسیکو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسیکو فریب و مکر و حیلہ سازی
مین دیکھا ۔ یہ ایک ایسا شہر ہے جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہی بسبب اژدحام مردم کے

اور ان لوگوں نے ہمسے بار ہا مکر کیا اور ہم میں سے کتنوں کو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنی ہمراہی
مسلمانوں سے ہماری مدد کو کمک بھیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر آور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ
کر کے حوالہ عبد اللہ بن المنذر کے ہوا وہ اوسکو لیکر روانہ ہوئے یہان تک کہ پاس امیر خالد کے پہونچے اور وہ بمقام تدمر
اوترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جا کر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اوسکو پڑہا اور اوسکے مندرجات سے
مطلع ہوے تو استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
بعد ازان طرف عبد اللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جا کر امیر نا سے کہدو کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے پاس
پہونچتا ہے اور سلام تمپر اور اونپر جو تمہارے پیرو ہین مسلمین مہاجرین و انصار سے چنانچہ عبد اللہ دوسرے روز
طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالد کا امیر نا کو دیا آور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبد اللہ کے امیر خالد نے عبد اللہ بن
زبیر کو طلب کر کے تین سو سوار اونکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بہنسا پہ جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر تہلیل
و تکبیر کہو اور اوپر بشیر و نذیر کے درود پڑہنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالد نے
مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونونکے ساتھ کر کے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا
اور جب تک وہ وہان داخل نہون تم داخل نہونا بعد ازان عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلایا
اور دو سو سوار اون دونونکے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو کر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا بعد ازان سعید بن
زید بن عمرو بن نفیل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبۃ بن عامر الفہری کو بلا کر ان دونونکے بھی ہمراہ
دو سو سوار کر کے اوسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالد اوس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا
کر کے روانہ ہوئے اور بقیہ امرا مہاجرین و انصار اونکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر رض
مع اپنے ہمراہیونکے جاتے جاتے شہر بہنسا کے محاذی پہونچے تو بآواز بلند تکبیر کی اور اونکے ساتھ سب مسلمانون نے
تکبیر کی بعد ازان زبیر نے یہ اشعار پڑہے **شعر** اتیناکم علی خیل عتاق ٭ شبیہ الریح یوم الاستباق ٭
علیہا کل صندید ہمام ٭ شدید البأس یوم الحرب واق ٭ نذیق حماتکم بالسم لما ٭
نجول بہا مع البیض الرقاق ٭ ونقتل کل کلب کان باغ ٭ علی الاسلام من اہل النفاق ٭
ونحن حماۃ دین اللہ حقا ٭ نقر بان رب العرش باق ٭ وان محمدا خیر البرایا ٭
رسول اللہ للعلیاء راق یعنے ای قوم ہم تمہارے یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہو کر مانند تندباد کی
روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین آور اون گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت ستیزہ کار
اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل و خوار کرینگے تمہارے حامیونکو تلوار سے جبکہ ہم اون حامیونکے ساتھ جولانی کرینگے
یعنے جب اونپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک تیز دہار کے آور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے منجملہ اہل نفاق کے

اوپر دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اوس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی وہر آئینہ محمد بہترین خلائق ہے اور وہ محمد رسول ہے خدا کا اور برتر ونکابر تر ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑہتے تھے اوسوقت رومی فصیل ابواب پر چڑہے ہوئے ان لوگونکو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعۃً عبد الرحمان بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اونھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑہے

شعر اَنَا الفَارِسُ المَشهُورُ فِی الوَغَاۃِ اُذِلُّ بِسَیفِی کُلَّ بَاغٍ وَمُعتَدِ ؛ وَاحمِلُ فِی الاَبطَالِ حَملَۃَ مَن لَہُ ؛ اِلَی الغَایَۃِ القُصوَی اَعظَمُ مَقصَدِ ؛ اَنَا ابنُ اَبِی بَکرٍ الَّذِی شَاعَ ذِکرُہُ ؛ خَلِیفَۃُ خَیرِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ ؛ فَیَا وَیلُ مَن عَارَضَ حُسَامِی عُنُقُہُ ؛ وَیَا وَیلُ مَن عَاجَلتُہُ بِمُھَنَّدِ

یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہے ہنگام دغا کے مین ذلیل وخوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اونکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہای غایۃ تک مین پسر ابی بکرؓ ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہے کہ وہ خلیفہ ہے خیر المرسلین محمدؐ کا ویل وہلاکی ہے اوس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والے ہی اور وائے ہے اوسپر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکرؓ کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ اشعار پڑہنا شروع کیا

شعر اَتَینَا عَلَی خَیلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ؛ بِکُلِّ یَمَانِیٍّ صَقِیلٍ وَاَسمَرٍ ؛ بِیَدِ کَمِیٍّ بَاعَ اللّٰہَ نَفسَہُ ؛ یَرَی المَوتَ فِی الھَیجَاءِ اَفخَرَ مَفخَرٍ ؛ نُذِلُّکُم بِالسَّیفِ فِی الحَربِ وَالقَنَاءِ ؛ وَنَقتُلُ مِنکُم کُلَّ بَاغٍ وَمُفتَرٍ

یعنے ہم آئے ہین اسپان تیز گام وباریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر تمام شمشیر یمانی صاف وآبدار وسنان تابدار کے [مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسری مصرع مین بجای کمیت کے کمی درست ہی بمعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود یا کماۃ ہے جمع کمی] یعنے وہ شمشیر وسنان ہاتھ مین اوس مرد دلیر یا اون مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اونمین کا راہ خدا مین جانباز ہے وہ موت کو ہنگامہ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنے والا ہے فخر کرنے والونکا مین تمکو ذلیل وخوار کرونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو وفرومایہ کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر وافسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہان تک کہ تمنی جماعتین امیر خالدؓ نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالدؓ با بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر غانمؓ سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تم تو اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو وحالانکہ دشمن تمہارے اپنی خورد ونوش مین مشغول ہین یعنی مطمئن وامین ہین

تیغ ہندی جو تلوار بنائی ہو ہند کی ۔ عنق گردن ۔ باریک

پس یہ کیسی تقاعد و سستی ہی بعد ازان سائر صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اوسوقت عمرو یہ ابیات پڑھنے لگے **شعر** سَاضْرِبُ فِی الْعُلُوجِ بِکُلِّ عَضْبٍ ❊ شَدِیْدِ الْبَاسِ ذِیْ حَدٍّ صَقِیْلٍ ❊ وَاَضْرِمُ فِی عُلُوِّ الْبَابِ نَارًا ❊ وَاَرْمِی الْقَوْمَ فِی الْخَطْبِ الْجَلِیْلِ ❊ وَاَتْرُکُ دَارَہُمْ مِنْہُمْ خَرَابًا ❊ وَلَمْ اَتْرُکْ لَہُمْ اَبَدًا کَفِیْلَ ❊ فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ❊ لَہُمْ مِنِّی اِذَا اشْتَدَّ الْعَوِیْلُ ❊ سَاَقْتُلُ کُلَّ بَاغٍ کَانَ مِنْہُمْ ❊ بِحَدِّ السَّیْفِ وَالْبَاعِ الطَّوِیْلِ ❊ یعنے قریب ہی کہ مین بیدینونکو قتل کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت حرب ہی اور تیز و صاف ترہے اور روشن کرونگا مین بالائے ابواب کے تئین آگ ڈالونگا اوس قوم کو بیچ مہمات کلان مین یعنے بڑی کندون مین اور مین اونکے گھرونکو چھوڑونگا اونسے ویران و خراب افتادہ اور چھوڑونگا اونکے لیے کبھی کسی کفیل و مددگار کو پھر ویل ہوا اونپر اور ہلاکی اور واے ہو اونکے لیے میری جانب سے جسوقت کہ آواز گریہ وزاری اونکی بلند ہوا اور قریب ہی کہ اونمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کرونگا بتیغ تیز و نیزہ دراز کے **راوی** رح نے کہا پھر اسیطرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا و رجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اوسوقت حمیت رومیونکی جوش مین آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اوسکا سابقًا مذکور ہوا غرضکہ اوسنے باب جبل کا پھاٹک کھلوایا اور اوسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش و طیش سے ایسا تھا گویا مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر انداز اونکا پرا اوسکے آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اوس ہنگامہ شدید مین بہت سے اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے اونکو اس حال سے اطلاع تھی یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آئے تھے اوسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اوس سے لڑنیکو مغیرہؓ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اوس بطریق نے اونپر حملہ کیا پھر اون دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہؓ نے جو اوسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اونکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بطریق اونکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃً ایک سوار پیش آیا اوسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی اوسنے وہ تلوار مغیرہؓ کیطرف جھکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمان بن ابی بکر رضہ تھے تب مغیرہؓ نے وہ تلوار اونکے ہاتھ سے لے لی اور اوس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہؓ سے بھر گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہر چند مغیرہؓ نے چاہا کہ اوسپر متسلط ہون مگر وہ انکے داؤن پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازورؓ نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر صفونکے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اوسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہؓ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اوسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہؓ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونونکو قتل کرین ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبد الرحمان بن ابی بکر تھے اور
دوسرے عبد اللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے اون اشقیاکو
اونکے مرکز و مقام سے ہٹادیا اور اون رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اونکے لشکر کو پراگندہ کردیا پھر اوسوقت
ضرار رضی نے اوس بطریق کو قتل کیا تب اوسجگہ سے عبد الرحمان بن ابی بکر رض اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اون تینون
مقتولون کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولونکا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور ادھر
دوسرے خدا ابطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز
طلب ہوا تب اوس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اوسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے
باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مینے بہت سے ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب
کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت وچہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر غداع و شجاع مینے کسیکو نہین دیکھا
اور نہ ویسا کسیکو سخت حرب و سخت گیر پایا غرضکہ اون دونون نے اس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونونکے
گھوڑے شل ہو گئے مقداد کہتے ہین کہ اوسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہے
وحال آنکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مینے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی
تو مینے سر جھکایا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اوسنے ایک ضرب تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود
وسر پیچہ کاٹکر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اوسنے جانا کہ مین قتل کر چکا تب اوسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری
تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوئے اور اوسکا پیچھا کیا اور اوسنے اپنے اوسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا ہے تیز کرکے
چلا اور اوسکے اصحاب نے اوسکو اپنے حلقہ مین کرلیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس
قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا ہمراہی کے داخل ہوئے اوسوقت نداے
تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑ گیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید
یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے **شعر** دَعَی اللّٰہُ صَبًّا لِلِّقَاءِ یُسْرِعُ ؞ وَصَبَّ عَلَی الْفُرْسَانِ بِالْحَظِّ یَقْرَعُ
وَمَنْ بَاعَ لِلّٰہِ الْمُہَیْمِنِ نَفْسَہٗ ؞ وَکَانَ اِلَی الْہَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ اَطْوَعُ ؞ فَوَیْلَکَ یَا بَطْلُوْسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ
؞ اِذَا اشْتَدَّ الْہَیْجَاءُ وَالْحَرْبُ یُوْقَعُ ؞ فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ کَافِرًا ؞ وَالْعَنَہٗ مِنْ کُلِّ قَوْمٍ وَمَجْمَعٍ
؞ فَاِنْ قَدْ دَ الْمَوْلٰی اَسَاخُوْبُ دَارُہٗ ؞ وَاتْرُکْہَا مِنْ بَعْدِہٖ وَہِیَ تَلْقَعُ ؞ بِجَدٍّ یَمَانٍ اِذَا مَا جَذَّ بِہٖ
؞ تَخِرُّ لَہٗ کُلُّ الْعِدَاۃِ وَتَخْضَعُ یعنے چرایا ہے خدا نے ان گھوڑونکو آب و علف پر ورش کی ہے اس گلہ سپاہ کی
ہوا ہی حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری
زورمندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور وری سے کہ وہ

شجاعت
ریحانہ
فرزدجم
یعنے دو
عیقار

کہ وہ بفال نیک حال و بعطای بہترین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن افگنی و تیغ زنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار
کرتا ہی یعنے جانبازی کرتا ہی واسطے رضای خدای تعالی کے تو وہ جنگ کیطرف جانے اور ارادہ جنگ ہوسنے مین
بہ اسطیع امر ہوتا ہے پس ای بطلوس تیری ہلاکی ہے سیف خالد رضی سے جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہو
اور خدا رحم نکرے بطلوس کافر پر اور ہر ایک قوم و ہر جماعت کیجانب سے اوسکو لعنت کرے یعنے لعنت کرا دے
پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اوسپر قدرت دی تو عنقریب اوسکو خانہ خراب کردونگا بعد از ان اوسکے خانمان کو ایسا
چھوڑونگا کہ وہ کورہ دیہ اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اوسکو میان سے کھینچونگا
تو اوسکے سامنے نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے — راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد از ان
خالد رضی نے اور اونکے اصحاب نے بحملہ شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اوسنے اور اوسکے اصحاب نے
بہت سی لوگونکو قتل کیا اور بہت مردان کارکو زمین پر ڈالا پھر اوسوقت امراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور ہوئے
اور مابین باب و جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد رضی دفعۃً بطلوس پر پھر پڑے اور اوسپر حملہ کیا اور
جب وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد رضی ادھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اوسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اوسکو
دار و گیر مین درمیان صفوف کے اوسکو گھیر کر اوسپر وار کیا مگر وہ چابکی کر کے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین
گھس گیا کہ اوسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اوسوقت امراء لشکر اسلام تو اوس قوم مین تلوار کرنے لگے اور خالد رضی نے
بطلوس کا تعاقب کیا تب اوسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اوسکے قوم بھی اوسکے پیچھے بھاگی
جاتی تھی یہان تک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی
کہ رومیون مین سے تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور
قفل لگا دیا اور بالای اسوار یعنے فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہانسے پھرے اور درمیان معرکہ کے پانسو نفر
گرفتار کر لائے اور اونکو سامنے امیر خالد رضی کے پیش کیا اور اونمین بڑے بڑے بطریق تھے آخر اونپر عرض اسلام کیا گیا یعنے
اونکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اونھون نے انکار کیا تو اونکی گردنین ماری گئین و بعد از ان جب مسلمانون نے
اپنی قتلی کا تفحص جو کیا تو وہ سب دو صد و ہشتاد مرد شہید ہوئے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال تو
اہل اسلام کا تھا اور ادھر بطلوس سخت ہم و غم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اوسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح و بیان سے باہر ہے
آخر اوسنے دربارہ جمع کرنے بطریقونکی حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اوسنے اونکے سامنے امر حرب اور اونکے معرکہ
حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمہارے نزدیک رای صواب کیا ہی اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے حضور مین
حاضر ہین جسوقت آپ ہمکو حکم قتال کرین تو ہم بالاے فصیل سے اونکے ساتھ قتال کرین اوسنے کہا اب مین تمکو ایک امر کی
تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہے بعد از ان اوسنے برای اجتماع مردم خاص و عام کے

حکم دیا تا آنکہ اعلےٰ و ادنیٰ سب حاضر آئے سوائے اون لوگون کے ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو اونسے کہا
میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اوس قوم پہ ہجوم و نرغہ کردیوین اور اونکے مکانون مین اونکو چھاپ لیوین کیونکہ ات مہو
ہوتی ہی یعنے اوسوقت اونکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہے اور تم اپنی اہی بلد کی غیر ونسے زیادہ تر جانتے ہو
درینصورت تم مین سے کوئی باقی نرہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہوکر اپنے اپنے طرف کے باب سے
سیر ہو ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب ایکبارگی اونپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع اپنے اصحاب خاص کے باب توما سے
نکلونگا اسصورت مین مجھے امید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا و حسرت و ارمان مین نہ مرونگا اور جب اول اول ہم اونکو
ہلاک کرڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اونکے امیر تک جا پہونچین اور اوسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہوون اون
لوگون نے جواب دیا کہ حُبّاً و کرامۃً یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک
گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کیطرف بھیجدیا اور اپنے اکابر
قوم سے اور اون لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی
گروہونکے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والونسے حکم کرتا ہون تا مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجادین تو تم
اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکی بجاآوری مین فرق نکرنا
غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش برآواز رہے اور اوسنے ناقوس والونکو فصیلون اور برجون پر چڑہوادیا
کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہے تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بیست ہزار شہسوار
شجاعت شعار سے در توما سے برآمد ہوا اوسکے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانگی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اوس قوم تک
جاپہونچو تو یکبارگی اونپر نرغہ کردو اور اونکی گردنون پر تلوارون اور خنجرونکو رکھدو اور جو کوئی اونمین سے بہ امید امان
فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسیکو باقی نچھوڑو الّا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اوسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے
جس کسیکو وہ صلیب نظر آوے جو اونھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لیلیوے اور جو کوئی اوس صلیب کو میرے پاس لادیگا
مین اوسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والونکو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل بجادین جب
اونھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھول دیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر تعینات تھی
اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سُنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے اور بطلوس
اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے اوٹھ اوٹھ کر
میدان پکڑلیا اور بیدار و ہوشیار ہورہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا
نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اوسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم
تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالدؓ نے جسوقت وہ صدا سُنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرنے لگے

کروا غوثاہ واحمداہ واسلاماہ الیک فوی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم
بعینک التی لا تنام وانصرھم علی عدوھم ولا تسلمھم الی
اشرار خلقک یعنے اے پروردگار فریاد ہے اے محمد فریاد ہے اے اسلام فریاد ہے یہ ہم پر کہ بسبب
میری قوم مبتلا ہے کہ وہ فتنہ کفار ہے اے پروردگار تو انکی رعایت کر یعنے مسلمانوں کی حفاظت کر اپنی اوس آنکھ سے جو ہمیشہ بیدار رہتی ہے
کبھی خواب نہیں اور اونکے تئیں اونکے دشمنوں پر مدد اور نصرت کر اور اونکو اپنی خلق میں بدترین خلق کے حوالے نکر بعد اوسکے
خالدؓ نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی
حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے شعر واذا بدمعی واختوانی حزنی ؞
وضاق صدری وانی شجنی ؞ رب سلم سلم من نزول المحن ؞ وانصر الاسلام یا ذا المنن ؞
بالنبی الھاشمی العدنی ؞ احمد المختار طہ المدنی ؞ یعنے اشک میرے روان ہیں اور رنج
میرے حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے سینے نے تنگی کی ہے اور شکستگی و سختی میرے تئیں پیش آئی ہے اور اے میرے پروردگار
بچاؤ بچاؤ نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچاؤ اور اے ذو المنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار
وطہ اور وہ مدنی ہیں راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالدؓ پیش از داخلہ اعدا مع اپنی جماعت با سواروں شہسوار
ابرار آزمودہ کار زار کے باب توما تک پہونچے اونمین مثل ان لوگون کے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و زیاد
بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبد اللہ بن زید و مسلم بن
عقیل و ابو ذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و یحیہ بن مسلم و عقبۃ بن نافع و مغیرۃ بن شعبۃ و مسیب بن نجبۃ الفزاری
رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہاں پہونچے تو مسلمانوں نے نعرہ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالای اسوار یعنے
فصیلوں پر چڑھے تھے وہ اپنی زبان میں لعظ و لاف زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اوسوقت کافہ
مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالدؓ نے اوس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور
ندا دی کہ اے مسلمانوں تمہارے پروردگار کی جانب سے مددگار تمہارے پاس آ پہونچا ہے اور وہ شہسوار جرار و رجل نامدار
کرار میں خالدؓ بن الولید ہوں یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل و
مشوش قلب تھے بنسبت امیر غانمؓ اور برای بقیہ امرا کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالدؓ اون سبکا غل و شور سن رہے تھے
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے عقبۃ بن عامر سے
اونھون نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاری بالای حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانوں نے اوس
دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اوٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ کیا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے
مسلمانوں پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اوسوقت مسلمانوں نے وہ صبر کیا ہے جو صبر جوانمرد و نکا ہے یعنے اوس گھڑی

۵۱
احمد مختار ۱۳
نیر نصرت ۱۳
عدنان ۱۳
ولید ۱۳
الخ علیہ سلم ۱۳

انکا استقلال و استقرار بڑی جوانمردونکا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اوسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا
کہ مجھی اوس شخص کے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اوسکی جب فضل بن عباس نے
سنی تو اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون جسنے لیا ہے اوسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا
غریم یعنے مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سبکو ہلاک کرنے والا اور تمہارے صلیبونکو چھینے [illegible] مین ابن عم
رسول اللہ ہون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اوسپر حملہ کیا جسطرح شیر [illegible] شکار پر جھپٹتا ہے اور
کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اوسنے تنہا اوسپر وار کیا پھر [illegible] ان مین ایسی تلوار [illegible] کہ لوگون نے
اس طول ایام مین اوس شب کی سی مار ان دونونکی کبھی نہ دیکھی تھی اور [illegible] نے کبھی اوس سے ایسا [illegible] دیکھا اپنی تمام
عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مشتغل رہے کہ [illegible]
اسیطرح معاشر اکابر اسلام اوسکی قوم و جماعت کے ساتھہ پیچ کر و فر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے [illegible]
مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اوسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردونکا تھا آخر فضل نے اوس
دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اوسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اوسوقت بطلوس کی
آرزو بر آئی اوسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اون دونونکے پیچھے ایک غول
سوارونکا تھا پھر ان لوگون نے آنکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اون سوارونکے غول مین خولہ دختر ازور خواہر
ضرار بن الازور بھی تھین اونہون نے رومکی دو سوارون پر حملہ کیا اور اونکو زخمی کرکے زمین پر ڈالدیا اور اوسنے
اونکے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارونکو مجروح کیا آخر اوسکو رومیون نے گھیر لیا اوسوقت وہی دونون شہسواران
اسلام جنکے پیچھے غول سوارونکا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم
اور اونکے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اوس
نرغے سے چھوڑا یا پھر ان لوگون نے بطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیونکے غول مین ہو رہا اور بھینا
کیطرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالای اسوار یعنے فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور
حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندوق پر
پہونچتے تھے اور اوسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اوس قوم کے مقابلے پر گئے اور
اونکے ساتھہ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد و عبد اللہ
بن العباس و عمرو بن ابی ذیب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابو ذر الغفاری و
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اوسی باب کیطرف جدھر معرکہ تھا پہونچے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدای تکبیر
نعرہ کرتے تھے اوسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اوسنے قتال شدید برپا کی وہانکا

رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اوسگھڑی عبداللہ نے بڑی زور کی جنگ آزمائی کی حصار بالاسی باب کے
کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادۃ اوس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور راوی نے کہا کہ اوس لڑائی مین ہمراہیان
امیر غانم رضی اللہ عنہ سے تقریباً دوسو امرا اور سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اوجسوقت امیر غانم رضی اللہ عنہ
و دیگر امرا اوس قوم پر حملہ آور ہوئے تو اوپر بالای حصار سے پتھرونکی بڑی مار اور تیرونکی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
اونسی منہ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اونکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لیگئے اور آپس مین مخلوط ہوگئے اور اونسے بھڑ گئے
اوسوقت حصار والے رومیونکو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرونسی ہمارے لوگ ہلاک ہوجاوینگے تب اوںھون نے اپنے
ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیونمین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسیطرح اودھر خالد باتفاق اپنے اصحاب کے
سرگرم قتال تھے اوسی عرصے مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور لہو کے
لتھڑے جیسے اونٹ کی کلیجی اونکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد رضی اللہ عنہ نے کہا ای ضرار تمھارے پیچھے کیا خبر ہے اونھون نے
کہا ای ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مینے ایکسو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہی اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اونکا شمار معلوم نہین ہے اور مینے اون دشمنونکو ایسا روک دیا ہی کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین پاتے
ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اوس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر غانم
باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخلۂ باب مین داخل ہوگئے اور آگے اوسکے پیچھے تلے بھوٹ نکلے وہان بڑی دھوم کی لڑائی
پڑی اور اوس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازونکے دشمنونکو بند کرکے ایک جماعت رومیونکی
اوسکے اندر قتل کی پھر اوس باب کے برج پر چڑھ گئے اوسپر پانسو رومی تھے اوسکو بھی قتل کیا غرضکہ اوسی رات کو وہان
ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اودھر باب منذروس پر زبیر بن العوام و عقبہ بن عامر و عبداللہ بن ابی لہب و مغیرۃ بن شعبہ و
دیگر امرا تھے ان لوگون نے اوس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اوسجگہ ایکسو بیس مرد سوای سردارونکے کام آئے
اور باب توما پر امیر خالد رضی اللہ عنہ تھے اور اودھر ہی بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی کہ مسلمانون سے
دو صد ہشتاد مرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف ہے اسکے بعد پھر وہ اشقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے بند کرکے
حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت
کی ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اونکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب
اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دربارۂ جنگ مشورہ کیا آخر خالد رضی اللہ عنہ نے
اونکو اذن دے دیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت
صحابہ رضی اللہ عنہم نے خالد رضی اللہ عنہ سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نکر سکے پھر صبح کو اونھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ویسا کبھی سننے مین
نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب اون لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اب تو ہمکو نہ تاب پیکار ہے نہ تحمل تعب ہے

حصار ہے یہ سنکے بطلوس نے اونکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہے کہ مین کسی حیلے سے عرب کے ساتھ
کوئی کید و مکر کرون و نیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام الناس نے
اوس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اوس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر ان سب نے اوس سے بیان کیا کہ اب تو
یہ حصار ہم پر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہے سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھول دو کہ ہم نکل جاوین
اور عرب سے امان مانگین چنانچہ توما بطریق نے اونسے اس بات کو قبول کیا اور راتکو اونکے لیے باب السر کھول کر باہر کر دیا
اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السر یعنے اوس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور منارہ سرنگ کی بجانب جبل نکلی تھی
اور خدمت مین امیر خالد رضی کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمہارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اس امر کو
اونھون نے مسلمانونکے واسطے عوض امان کی پائی مقرر ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے
ان لوگونکے نام لکھ لیے تب وہ سب وہانسے شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت ان لوگون نے بطریق توما سے ساز کر کے
نکلے تھے اوسوقت اوسجگہ سیہ عجم توما کا جسکا نام ارمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اوسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے جا کر
خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام صرمائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کر کے اوس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا
بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور ان لوگونکی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے
اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانونکے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آ لگے تو بطریقون نے
انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اون سبکو جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوے بطلوس
بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اوسنے اونکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اوسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور لعنت
یعنے عمود و ستونہای آہنی زمین مین گڑوائے اور اونمین اون سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال و اسباب
جلوادیا بعد ازان بنابر اخبار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اوسکو اور اوسکے اعوان و اصحاب کو بلا کے
حصار پر چڑھوایا اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اون سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اون سبکے سر دار پر
آویزان مسلمانونکو دکھلایا اوسوقت امیر غانم نے امیر خالد رضی سے کہا دیکھو یہ لوگ ہماری ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل کیا ہے
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا واما خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانونکے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا
تب اونھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اوسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّي وَاَنَا فِي
قَلَقٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَى خَالِدٍ وَمَنْ مَعَهُ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَا تُرْسِلُ اِلَيَّ اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَاِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ
اِلَى نَجْدَةٍ فَاَرْسِلْ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهُ بِاَنْ يُرْسِلَ لَهُ جُنُوْدًا مِنَ الشَّامِ
وَالسَّلَامُ یعنے کیا سبب ہے کہ تمہارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین وحال انکہ مین واسطے جمیع مسلمین
اور خالد و اصحاب خالد رضی کے سبب قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے

سوا اگر خالدؓ کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہؓ کو لکھو کیونکہ مینے بھی اونکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجونکو خالدؓ کے پاس روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ جب یہ نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اونھون نے اوسکو خالدؓ کیطرف روانہ کیا پھر جب خالدؓ نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوای حق تعالی کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون و بعد ازان جب خالدؓ پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر اور تیرے کام آئے اور اس عرصے مین بطلوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کیا اب امیر خالدؓ نے امیر غانمؓ اور مسلمانون سے کہا کہ بلاشک ہماری اصحاب کے بیچ یعنے ہماری اصحاب مین دشمنونکی طرف سے جاسوس و خبر رسان ہو گئے یہ کہکے خالدؓ سوار ہوئے اور اونکے ہمراہ فضل بن عباسؓ و مقدادؓ و زیاد بن ابی سفیانؓ و غانم بن عیاضؓ بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنفر و لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہے تب خالدؓ نے اوسکو جنبی یا جان کر اوس سے پوچھا تو کون عربون مین سے ہے اوسنے کچھ جواب ندیا پھر امیر غانمؓ نے اوس سے کہا سچ بتا میری اہل قرابتدار مین سے یہان کون ہے اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اوسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اوسنے پانی لیا مگر وضو درست نکیا آخر اوس سے کہا نماز پڑھ مگر اوسنے نماز صحیح ادا نکی تب لوگ اوسکو مارنے لگے تو اوسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر یعنے خفیہ دروازے سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب تو پھر گئے یہ تنہا اونمین کا باقی رہگیا تھا آخر اوسکی گردن ماری گئی تا اونکے جاسوسونکا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان حصار بدستور رہا اور ایسا ہوا کہ خالدؓ کے خیمے مین ایک غلام تھا اوسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالدؓ کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اوسی عرصے مین خالد بن ولیدؓ کھانے کو جو بیٹھے تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نکہا اور اونکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اوس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند میرے البتہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد نبی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نکھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تونے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اوسنے کہا ای میرے آقا مینے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنے آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے کہا ہمین کچھ اسکا اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو پس خیمہ چھپکر اپنے تئین پنھان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالدؓ سوار ہو کر از برای قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنے آقا کی اوسی معتاد سے اوٹھا رکھی و بدستور خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کیطرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منہ مین روٹی دابکر چلا اور اوسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی بدرو کے پہونچا پھر اوسمین وہ گھس گیا اور اوس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

جاسوس

غلام

جنتہ بحریہ خارج ہو آتا تھا جب فلاح ذ یہ حال دیکھا تو وہ ہانسی پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اوسکے ساتھ گئے
اور اوس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امرا لشکر اسلام کے پاس جاکر الونسی یہ ماجرا بیان کیا اور کہا
مین تم مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر باز و جان نثار ہون وہ میری ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور
سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی
سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اونمین عبداللہ بن عمرؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و زید بن ثابتؓ و عقبۃ بن عامر و
مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اونکا بھائی ہبار و مسیّب بن نجیبہ اور اونکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع
و ابو ذر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب صف جنگ
مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اونکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور
وغیرہ مثل انکے دیگر امرا کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع اون سو بہادرونکے تا غروب آفتاب بجا سے خود
ٹھہرے رہی اور بعد غروب اوس سُرب سُرنگ تک پہونچی اور اوس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اون ہر ایک کے
پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی و بس اور آگے آگے امیر خالدؓ تھی اور جو جو کوئی اوس موہری سے
پار نکل جاتا تھا دوسرا ادھر سے اپنی تلوار و سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اوس سے اپنی سپر تلوار
لے لیتا تھا یہان تک کہ ہشتاد مرد اوسی راستے سے پار اندر وار نکل گئے اور بست نفر اونمین سے باز رہے اسلیے کہ اوس
موہری مین اونکی گنجایش نہوئی اور اوسکی راہ اونکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آئے اسلیے کہ
شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امرا جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ چھپ ہی اور پھاٹک سے
جا لپٹی اور زور کرنے لگے مگر اوسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر دلیر وا لے رومیون کو
کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھی اور وہ سب اوسوقت مخمور و متوالے تھے اون سبکو ذبح کیا و بالای سور یعنے
دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سبنے رومیون پر نرغہ کیا
اور ایک جماعت کو بالای برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اوپر شہر و نزدیک
ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اوسیطرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوگئے اور بازار تک
مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت شعار بطرف قصر شاہی کے دوڑی پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ
مسلمانون نے اوسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کرلیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکل آیا اور الامان الامان
پکارتا تھا اور اسیطرح ایک طائفہ بطریقونکا بھی الغیاث الغیاث چلّاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان لوگونکی بنسبت تو
آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کرلیا اور اوس سے کہا ای عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر
اوس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعد ازان بطریقونمین سے جو جو بڑے سرکش تھے اونکے سر تن سے اوتار ہی اور حملہ

ابو ذر بن العقیلی

سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریبًا تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اوس شبکو اندرون شہر قریب بارہ
اونٹ روانہ ہوئے اور نزدیک قصر کے سب ملا کر یکصد و ہشتاد و چہار مرد کام آئے اور اوس وقت امیر غانم بن عیاض رضہ
دیگر امرا جو آ گئے تو اونکے آگے بطلیوس بدحواس ہو کر باہر نکلا اور اونسے امان مانگنے لگا آخر امیر غانم نے اونسے صلح
[illegible] دلی کی اور اوسی عالم مین بطلیوس بھی درپیش [illegible] تمام پیش آیا تو وہ اور بارہا مانند ہی کے
[illegible] غالب ہوئی یہان تک کہ اوسنے [illegible] کیا اور [illegible] کہ ایک لاکھ مثقال زر
سرخ اور ایک لاکھ اوقیہ نقرہ بھیجا [illegible] دمشق کے [illegible] جملہ اشیا ر سال آئندہ
جزیہ سالانہ مقرر کیا ولیکن امیر خالدؓ ان چیزونکی نسبت کسی بات مین راضی نہوے اور چھوڑنا بطلیوس کا منظور تھا مگر یکہ
امرا کی راے [illegible] اونکی راے پر [illegible] سب امیر خالدؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے ما نریٰک الا اشفق
منا علینا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری
رای یہ ہے کہ ہملوگ اسی شہر مین خیام برپا کیجئین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیے اور اس سگ کو اور اوسکی [illegible] تو [illegible] جواب وصادر حکم مقید بجا است رکھیے چنانچہ خالدؓ
نامہ لکھا اور اوسمین سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچا تو اونہون نے اوسکا جواب
اس مضمون سے لکھا کہ تم اوس سے عہد واثق لے لو اور بقول قسم اوس سے اپنا امن مستحکم کر لو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ
کرتا ہے اوسکو قبول کرو اور اوسکو چھوڑ دو اور جو لوگ الضیافت [illegible] ان اونکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا
نکروگے تو اہل صعید تمسے نفرت و کنارہ کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالدؓ نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اونکا
بطلیوس کیطرف سے مطمئن و ایمن نتھا آخر بعد لکھوا لینے اقرار نامہ و توثیق مراتب شرائط کے اوسکو اور اوسکے بطارقہ نکو
چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سوای قابض مال یعنے سوای محصّل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اونمین
بود و باش نکرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اوسکے پاس یہ اشخاص باقی
رہگئے مثل فضالہ بن زید السلمی و عون بن ساعدی الکندی و مقسوم بن سعید جہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے
اور بطلیوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہو کر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور اونکو
بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہان تک کہ لشکر اسلام مین کوئی امیر ایسا باقی نرہا کہ جسکو اوسنے اپنی تحفہ و ہدایا سے
شاد و خوشدل نکیا ہو مگر خالدؓ و فضل بن عباس و مقداد و عبد الرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اوسکی طرفسے
اطمینان نرکھتے تھے پھر اسیطرح یہ لوگ وہان دو مہینے مقیم رہے اور اس عرصے مین بطلیوس نے رسد و خزانہ و غیرہ
مایحتاج اپنا جمع کر لیا بعد ازان اوسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلوا کر دربارہ
قتل مسلمین و برای عہد شکنی با صحابہ میامین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اوسنے ہنگام غفلت یعنے جب وہ امرا و صحابہ

جو حوالی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جا کر اونپر ہجوم کیا اور اونکی مشکین باندھ لین اور اونکے منہ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈانٹ لگا دی کہ غل نکر سکین اور اونکو سوتے ہوئے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اونکے سینونپر تلوار دھری گئی پھر اونکو بیچ شہر مین لیجا کر قتل کرنے لگے اوسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالدؓ مع اپنے اصحاب کے وہان سے بُعد پر تھے اور نہ پرے سوتے تھے تو صدا سنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے دُهِينَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنے برب کعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوے پھر فقط دہ سوار ہوئے اور اونکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور اون عورتون نے قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین جاتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالد کہتے تھے ای قوم کیا مین تم سے نکہتا تھا اگر تمنے خالدؓ کی نسنی یعنے بطلوس کے چھوڑانے مین تمنے میری بات نمانی اور اوسوقت یزید بن ابی سفیان نے اور اونکے بھائی ہبّار ومیسرۃ بن مسروق و فضالۃ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب و عبادۃ بن تمیم و جنبہ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جا کر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانونکو ہر جگہ سے گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کر رہے ہین تو یزید اوس ٹیلے سے نیچے اوترے اور اونکے پیچھے اونکے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھونکو بھی رومیون نے گھیر لیا اور انکے گرد اسطرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور یزید وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اسوقت نسیبۃ الانصاریہ و ام ابان و اسما بنت ابی بکر و نعامۃ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت نوامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانونکی قتل ہوئی اور اوس آن امیر خالدؓ اون اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اولٹ رہے تھے یہان تک کہ وہ اور دیگر امرا لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اونکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اونمین سے ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اوسنے لوگونکو برائے احضار اون ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنے فضالۃ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اونکو طلب کر کے برج پر چڑہوا دیا اور سطحہ برج پر اونکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اوس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالدؓ و بقیہ امرا و اصحاب جا معرکہ پر آئے اور شہیدونکی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور یزید بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اونکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالدؓ اور امرا و اصحاب زار زار روئے اور اسیطرح اونکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اونکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ران پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اوسوقت خالدؓ از برای یزید خصوصًا و برای سائر شہدا عمومًا ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے

شعر مَعَاهِي دُمُوعِي كَالسَّحَابِ تَهْمَعُ ❁ وَقَلْبِي مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ يَفْزَعُ ❁ وَاظْلَمَتِ الدُّنْيَا عَلَيَّ لِنُورِ عَيْنِي
وَكَادَ فُؤَادِي بِالْجَوَى يَتَقَطَّعُ ❁ بِفَقْدِ يَزِيدَ اَخُو اللَّبِيبِ مُهْجَتِي ❁ وَعَادَ هَبَّارٌ حِينَ غَابَتْ مَصْرَعِي

لقد کان فی نحو المہا مع صائلۃ ٭ یزلزل ارکان العدا و یضعضع ٭ وقد کان سد ام الفوارس کلہا
بکل مکان للاعادی مقمع ٭ نحی اللہ یوما فنظرتہ مقلتی ٭ واجفانہا من اعین الدمع تدمع
اباسیدا من آل ہاشم لم تزل ٭ لہ رتبۃ بالمجد والجود ترفع ٭ لعز علینا ان ذاک معفرا
وراسک من فوق الجنادل تسفع ٭ بجانبک الہادی اضحی امسیرا ٭ طریحا علی راس الثری وہو مطمع
الا لعن الرحمان بطلوس وقومہ ٭ العنہ مع کل قوم تجمع ٭ لقد غدت سادات من آل ہاشم
نجوم واقمار علی الناس تطلع ٭ یعنے میری ہموم و غموم نے اشک میری مانند ابر کے برسای اور روان کیے اور
قلب میرا مرگ احباسے فزع و زاری کرتا ہے میرے اشک کی ثوران و ہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کردیا اور قریب تھا کہ دل میرا
اندوہ و غم سے پارہ پارہ ہوجاوے باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلادیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی
جب مینے مصرع و مقتل شہدا کا مشاہدہ و معائنہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریای موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکہ عظیم
مین حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنونکی جمعیت کو پریشان کردیتا تھا اور وہ سایر شہسوارونکا
حراول و مقدم الجیش تھا اور ہر جگہ مین دشمنونکا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حقتعالے اوسدن کے تئین کہ جسدن کو مقتلہ یعنے
بجنہ میری آنکھونکا پھر دیکھے اور پلکہای چشم چشمہ سرشک سے اشک فشان ہون ای وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اوسکا
مجد و جود سے برتری پر ہے مشتاق و دشوار ہے دیکھنا ہمارا تیری تئین خاک و خون آلودہ پڑا ہوا اوس حالت مین کہ سر تیرا بالاے
سنگستان خستہ ہے اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہہباد درخشان و تابان ہے بالای زمین پڑا ہوا ہے اور وہ آغشتہ بخون و نقش
زمین ہے خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اوسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھہ جہان کہین وہ
جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اوس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب و ماہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع
و لامع ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے اون قتیلون پر جو امرا لشکر و جوانمردان دلاور سے
شہید ہوئے تھے باتم ماتم و شیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہای شہدا کو جمع کرکے اوپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب اونکو
قبرون مین اونکو دفن کردیا اور وہ سب ہشتاد امرا اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ و غیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
و بعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اوس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین
قعقاع بن عمرو و ہاشم و ابو ایوب و عقبۃ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود دیرقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے
یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل بہنسا پر طول کھینچ ہوا تب سائر اہل اسلام
امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اونسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا راے ہے یہ سنتے ہی دفعۃً
عبد الرزاق الانصاری و عبد اللہ بن مازن الداری و کعب بن مالک السلمی و ابو مسعود البدری و ابو سعید البیاضی اوٹھ کھڑے
ہوے اور کہنے لگے ای قوم ہمنے راہ خدا مین اپنی جانونکو ہبہ و فدا کیا اور کیا عجب ہے کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو پس

۱۲۸ ... قزان ... کاسک ۱۲

۱۲۹ دونون ... قاضی ... ۱۲

ہماری رای یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین (مترجم کہتا ہی کہ منجنیق جو فلاخن کو چک ہوتا ہی اوس سے سنگ اندازی
ہوتی ہی اور جو کلان ہوتا ہی وہ آلہ جر ثقیل ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی بھاری چیز بالای حصار پہونچا سکتے ہین)
اور تھیلے بنوائے جاوین اور اونمین پنبہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین
گھس رہی اور جب رات کو در بان و نگہبان سو جاوینگے اوسوقت یہ تھیلے بوسیلے منجنیق کے ایک ایک کرکے بالاے حصار
ڈالدیے جاوین پھر یہ امر فتح باب معونت منجانب اللہ ہی اور اسطرح ہی تم قصر شمع کے تین ملک مصر مین اور دیر نحاس کو
فتح کر چکے ہو اور یونہین ہمنے ہمراہی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سنکے سائر مسلمین نے پسند کیا
پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اوسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا او
ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے و دیگر صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشے مین پنہان ہو رہے اور جب اون تھیلونکو ایک ایک کرکے
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالای سور و فصیل وسطح برج پر جا گرے اور اون تھیلون مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور اونکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اوترنے لگے ناگاہ اوسکا
دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوئے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازونکو اوترے چنانچہ دروازے
مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوئے تھے اون سبکو کسیر قتل کیا اور اونکا جو سردار تھا اوسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین اونکو لیکر فورًا دروازے کھولنے لگے اتفاقًا دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی
وہ پتھرون سے مسدود و تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اوکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر
اوکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھولدیا اور یہ سب کام معونت خداوند عز و جل سے کمتر از ایک ساعت
سر انجام ہوا و بعد ازان شتاب چہ ششم اوسکو بھی کھولدیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
و ہوشیار ہوگئی تو او تلوار و کے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہوجاوین اور وہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنی بیرونی دروازہ تھا اوسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلوس بھی بیدار وہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگاکر فورًا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا
اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور
رومیون نے باب کیطرف قصد کیا اوس روز اون چند مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و عثمان بن مازن و کعب
بن مائل التغلبی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رح نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی قیس بن مازن الحمیری
نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اون لوگونمین ہین جنہون نے دروازہ کھولا تھا
اور یہ احوال اسی صفت سے نہین ہی اور راوی رح نے کہا مجھی خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ و ابی محمد الانصاری کے

عبداللہ العبدری سے اونھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اس وقائع فتوح کو جامع الفری العمری بین شیخ ابی عبداللہ کے
روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیلیون مین
داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہے بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہے وہی صحیح ہے اسلئے
کہ وہ ایک اون لوگون مین سے ہے جنھون نے دروازہ کھولا تھا روایت ہے کہ جب اون لوگون نے لکڑیان
کاٹ کر زینہ واسطے چڑھنے اوسکے سور کے لایا کیا آخر وہ دیوار پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف
رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اوس زینہ کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اون مین سے
یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کہول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب
اوسوقت رومی بیدار ہوکر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین سے
پہلے جسنے اونکی طرف سبقت کی وہ عبدالرزاق تھے آخر رومیون نے اونکو قتل کیا پھر بعد اونکے وہ
لوگ قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا
تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ بنالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے
تھے ایحسن نفرغ یوم الحرب من فزع ۞ اذا انتبت الی الھیجا بذہ جزع ۞ یا ویل من صنع الاوصاد بجد عنا ۞
ونحن حرنق منۃ الامکار والخدع ۞ لاخصنن الہی فی جھادھم ۞ وقتل ابطالھم بالدرق والدرع ۞
یا ویل کلب العدا البطلوس ان وقعت ۞ عینی علیہ فاردیہ الی القرع ۞ حسب علی اذا ما الثقبہ ھشا ۞
وافلق الراس منہ وھو مقتدع ۞ یعنے طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب جیم و ہراس ست
جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون لیس ہلاکی ہے اونکے لیے جنھون نے
رصد بنایا ہمسے خدع کرنیکے لیے (رصد کا ترجمہ سپاہ و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کار مکر و خدع کے ہین ضرور ضرور
ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اونسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اونکے دلیرونکو باوجودیکہ وہ با سپر و زرہ
ہونگے ہین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اوسپر یعنے میری نگاہ اوسپر پڑے
تو بھگا لیجاؤن مین اوسکو طرف ہلاکی کے مجھپر حسیب ہے یعنے میرے لیے عیب و عار ہے جبکہ مین اوسکو زمین پر
نہ لاؤن یہان آور نہ پھاڑون سر اوسکا اوسحالت مین کہ وہ ایستادہ ہے پھر معرف ہوا اور بعد اونکے امیر خالد بن ولید کے
اور یہ اشعار بعالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے الیوم یوم الوفا والطعن بالاسل ۞ والضرب بالقضب فے
الھامات والقلل یا ویل بطلوس کلب البھنساء اذا ۞ لاقیتہ بطلیق الحق منعدل ۞ اذ لم اذقہ بکاسات
المنون بہ ۞ فلا سلمت ولا بلغت من املی ۞ یعنے آجکا روز روزہ وفا اور نیزہ بازی کا ہے اور روز تیغ زنی کا یعنی دن تلوار
سکا ہے سردن مین اور کا سہ سر مین ہلاکی ہے واسطے بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اوس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا

ہرگاہ نہ چکھاؤنگا مین اوسکو جام ہای مرگ اوس شمشیر سے یعنے اگر مین اوسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین زندہ رہون
یعنے میری زیست اوسدن کو نہ ہووے اپنی آرزو کو نہ پہونچون وبعد ازان ذوالکلاع حمیری آئے اونہون نے بھی اشعار
فخریہ پڑہے اِلَی لِمَن خَیرِ العَالُونَ فِی النَّسَبِ ۞ اَهلُ النَّدَا وَالوَفَا وَالجُودِ وَالحَسَبِ ۞ اُسْدٌ غِضَابٌ سُودٌ
جَحَاجِحَةٌ ۞ ذَوِی الکُمَاةِ غَدًا فِی الحَربِ بِالقُضُبِ ۞ الحَربُ عَادَتُنَا وَالطَّعنُ هِمَّتُنَا ۞ وَذُو الکَلَاعِ دَعَا
عَالِی عَلَی الرُّتَبِ ۞ مِنک نذل الرُّومِ مَا عَلِمُوا بِاَنَّ لَنَا ۞ صَارِمًا تَبرِی الاَعضَاءَ وَالعَصَبِ یعنے ہم ایسے ہین جمیلہ ہمیشہ سے ہون
جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنے سزاوار ستائش ہین اور اہل وفا وسخا اور صاحب حسب ہین شیران غضبناک ہین سردار
غالب وبہادر ہین ہم بھگا دینگے بہت دلیرونکو کل کے روز جنگ اپنی تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہے اور تیغ زنی
نیزہ بازی ہماری ہمت ہے اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون
اونہون نے نہ جانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ برّان ہے جو کاٹتی ہے اعضا اور اعصاب کو وبعد ازان زبیر بن عوام
پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایات پڑہنے لگے یَا بَطْلُوسُ یَا طما لَعِینًا ۞ وَیَا نَسلَ الطُّغَاةِ الاَرذَلِینَا ۞
اَتَتکَ حُمَاةُ دِینِ اللہِ حَقًّا ۞ وَاَولَادُ الجِیَادِ الخَیِّرِینَا ۞ خِیَارُ النَّاسِ نَسلُ بَنِی نِزَارٍ ۞
کِرَامًا فِی الاَعَادِی قَاطِعِینَا ۞ اِذَا احتَبَکَ العَجَاجُ بِهِم تَرَاهُم ۞ یَجُولُکَ کَالسِّبَاعِ الضَّارِبِینَا ۞
وَلَا مِنهُم جَبَانٌ قَطُّ لَا بَهُوتٌ ۞ وَلَا نَذلٌ فَتَلقَاهُ حَزِینًا ۞ وَلَیسَ تَرَی سِوَی مِقدَامِ قَومٍ ۞
اَتَاهُ الحَربُ صَارَ لَهُ اَمِینًا ۞ یعنے ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال
وذلیل بنیان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنے مراد نفس خود اور وہ اولاد خوب نیک نہاد
واولاد نیکو نژادان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل نبی نزار ہین از روی کرامت وشرافت کے درمیان دشمنان غالب
برانداز نے کے جس وقت گرد اوڑیگی اونکے چلنے کے ساتھ تو اونکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے
والونکے ہونگے اور اونمین کوئی بودا ونامرد ہرگز نہین ہے ونہ بدحواس اور نہ اونمین کوئی ذلیل وخوار ہے کہ تو اونکو حزین
وعاجز کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہے کہ تو اونکو سوای پیشوای قوم کے دیکھے یعنے تو سوای اسکے نہ دیکھیگا کہ
وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید وسادات امین ہین وبعد اونکے عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ داخل ہوکر یہ اشعار
رجزیہ پڑہنے لگے اَتَینَا البَهنَاءَ بِکُلِّ قَرمٍ ۞ شَدِیدِ العَزمِ فِی یَومِ النِّزَالِ ۞ وَجَیشٍ فَاقَ فِی الاٰفَاقِ غَلبًا
۞ عَلَی الاَعدَا بِطُولِ الدَّهرِ حَالٍ ۞ یعنے ہم بہنسا مین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کی کہ وہ سب شدید العزم وسخت رزم ہین روز
معرکہ کی اور یہ وہ لشکر ہے کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کی دشمنون پر تا طول دہر اور جولانی کرنیوالے ہین بعد ازان عبداللہ بن جعفر طیار آئے
اور یہ اشعار رجز پڑہنے لگے اَلیَومَ طَابَ الطَّعنُ فِی اللِّئَامِ ۞ وَالضَّربُ فِی الاَعنَاقِ بِالحُسَامِ ۞ وَالنَّصرُ الاِسلَامِ بِالهُمَامِ ۞ وَلَم اَزَل عَن سَادَةٍ اَهَالِی
اَنَا ابنُ الفَارِسِ الهُمَامِ ۞ وَمُهدِی الاَعدَاءِ فِی الحِمَامِ ۞ یعنے آج کی روز لعینون ہمارے نیزہ مارنا بہتر ہے اور دشمنونکی گردنون پر ہمارے تلوار مارنی ہے

اسلام کی باہتمام وہمت تمام اور ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع و شہسوار و بلند ہمت ہون اور ہکانیوالا دشمنونکا ہون طرف
مرگ کو اور بعد اونکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے ۔ الا انما السادات من ال ھاشم ❊ لیوث کرام ماضیین
العزائم ❊ لنا شھد الابطال فی کل معرک ❊ ونذکر عند کل اھل المواسم ❊ اذا اشتدت الاھوال واشتبک القتال ❊ فتلقی لنا فی
ذلک فعل لفراعم یعنے خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران نبرد گاہ ہین تمام ہم تھے مردان دلاور جو ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی
دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنے مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت احوال یعنے سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامہ قتال
کی ہوتی ہے اور ہوگی تو پاویگا تو ہماری نئے اس معرکہ مین تمام شیرونکا و بعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات
سبابات اونکی زبان پر جاری تھے یحوک یا بطلوس عزمی قد طلب ❊ بحد حسام کالشھاب ذا اللھب ❊ یطیر شرارہ
النار من لمعانہ ❊ بید شجاع الجیل ابن ابی لھب ❊ یعنے ای بطلوس میرا عزم بالجزم تیری طرف متوجہ ہے بشمشیر تیز
مثل شہاب کی جب وہ تیزی سے دوڑتا ہے ۔ اور اڑتے ہین شرارے آتش کے تابش اوس حسام سے یا تہ مین شجاع لشکر کے کہ
وہ ابن ابی لہب ہے یعنے مین کہ پسر ابی لہب ہون اونکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے
لا اقسم بخالق الارض والسماء ❊ وما فیھما معناھا البدائع وما یصنع ❊ لا انثنی یوم الھیاج عن العدا
❊ بھندی الصمصام الا ان قطع ❊ فالویل للبطلوس من سطوتنا ❊ لا فرق بحد سیفی ما قطع ❊
یعنے مین قسم کہاتا ہون خالق زمین و آسمان کی اور اون چیزونکی جو اون دونونکے درمیان ہین کہ معنی اوسکے بدائع و
صنائع الٰہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگی اور بلا کی
ہی بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اوسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہانتک کہ اسکے جدا اور پریشان
ہوجاوینگے اور بعد اونکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور یہ اشعار رجز پڑھے انا الکندی دلیث الشجاع ❊
واما فی العدا قد طال باعی ❊ وتشھد لی الرجال بکل حرب ❊ وللھیجاء الطبع الطباع ❊
فواثارات عبد اللہ ابنی ❊ علیہ بالیا جیران ناعی ❊ یعنے مین قبیلہ کندہ سے ہون اور شیر شجاع
ہون و لیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین حالانکہ سائر مردم ساری جنگ مین میری گواہی دیتے
ہین کہ واسطے جنگ کے سرشت میری طبیعت کی ہوئی ہے فریاد ہے ای طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر
مردم حیران گریہ و زاری کرتے ہین و بعد ازان ابان بن عثمانؓ آئے اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے ونحن اللیوث وذو المعروف
والکرم ❊ وفی المعامع یوم الحرب ذوھمم ❊ نحن اذن العدا فی کل معرک ❊ وقاھرون لھم فی کل مصطدم
❊ لا یعجبنک یا بطلوس جیشک فی ❊ ھذا المقام فعندنا الکل کالرخم یعنے ہم لوگ شیر ہین و صاحبان
نیکوکار و اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صاحب ہمت ہین دشمنونکے ڈرانے والے ہین بیچ ہر گزرگاہ کے یعنے ہر
معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے ای بطلوس تجکو عجب دکبر مین ڈالے لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے

تمام انبوہ کثیر ہے (واضح ہو کہ تیسری بیت کے مصرعہ ثانی کا آخر رکن رحم جو بمعنی انبوہ مردم ہے تو بجای اوسکے رخم بمعنی کرگس مردار خوار بھی درست ہے۔ وریں صورت معنی مصرعہ اسطرح ہے کہ پس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند کرگس مردار خوار کے ہے یعنی ذلیل و خوار ہیں) بعد ازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے ❊

شعر ضنانی الحرب السھر الطویل ❊ وقلقنی التسھد والعویل ❊ وثارات جعفر مع علی ❊
کثارات المجد بنی عقیل ❊ سافنا بالمھند کل کلب ❊ عسی فی الحرب ان تشفی غلیل ❊

یعنے رنجور کیا ہے مجکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق میں ڈالا ہے شب بیداری نے اور صدای گریہ مردم نے اپنے قتلے پر پس فریاد ہے ای طالبان قصاص جعفر و علی کے اور مثل اون بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہی کہ میں حرب میں اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنی دلکی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اونکے داخل ہوئے شرحبیل بن حسنہ و بعد اونکے قعقاع بن عمرو التمیمی آور بعد اونکے مالک اشتر اور بعد اونکے عبادۃ بن الصامت آور بعد اونکے ابوذر الغفاری آور بعد اونکے ابوہریرۃ الدوسی آور اونکے بیٹے عبد الرحمن و بعد ازان معاذ بن جبل و بعد ازان شداد بن اوس و بعد ازان قیس بن ہبیرہ بعد ازان عقبۃ بن عامر و بعد ازان ابو دجانہ الانصاری بعد ازان جابر بن عبداللہ بعد ازان براء بن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر و بعد ازان سعید بن زید جو ایک عشرہ کرام سے تھے یعنے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوار ونکے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے و بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اوسوقت ایک گروہ امرا لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی وغیرہ کے بجانب باب البحر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑی اوسی ہنگامے میں عبد الرحمن اور زبیر اوسی باب کیطرف آگے بڑہ گئے اور رومی بالای سور و فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے سے اوتر کر دو رکعت نماز پڑہی اور اوپر سے تیھرونکی بوچھار تھی مگر وہ جگہہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہو گئی و بعد ازان زبیر مع فضل و عبد الرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسّیان لنگر و میں ڈالکر برج پر چڑہ گئے اور دربانونکو قتل کیا اور کنگرے سے گرا کر پھاٹک کھول دیا آور اوسیوقت شرحبیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابوذر الغفاری و ابو ایوب الانصاری باب قندوس کیطرف حملہ آور ہوئے آور مسیب بن نجبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض رضی باب جبل کیطرف تاخت آور ہوئے اور اون سبنے دروازے کھولدیئے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑہا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اوسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام میں اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی پڑی تھی اوسوقت خالد بن ابو لیلی رضی نے بلکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہے ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری بطلوس کی سینے میں ماری کہ انی اوسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون میں لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا

یہ احوال دیکھکر رومی پست پا ہوئے اور بعد ہر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا چنانچہ بہتون کو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کرلیا اور تمام مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور اوس روز رومیون سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے اور بیس بطریق نامی قید ہوئے اور اوس روز خالد ابن الولید یہ ابیات مشتمل بر واقعات انشا کرتے تھے

وَيَا لَبَهْنَسَا الغَرَّا أَبَدَتْ جُيُوشُنَا ❊ ثَلاثَ سِنِينَ بِابِهَا الَّنَسْ بِفَتْحِ ❊ ثَمَانَ أَلاَفٍ كَانَ عَدَّ جُيُوشِنَا
❊ وَكُلُّ هُمَامٍ مِنْ ثَمَانِينَ يَرْجَحُ ❊ فَمَا فُتِحَتْ إِلاَّ وَقَدْ صَارَ جَيْشُنَا ❊ ثَلاثَةَ آلافٍ عَدَدًا أَنْسَحُ
❊ وَلَمْ أَرَ فِي أَرْضِ الصَّلِيبِ كَمِثْلِهَا ❊ وَلاَ جَيْشُهَا لَمَّا عَلَى السُّورِ أَسْرَحُ ❊ وَلاَ مَرَّ لِي يَوْمٌ لِمِثْلِ حُرُوبِهَا
❊ لأَنَّ بِهَا البَطْلُوسَ مُنْجِحُ ❊ وَكَانَ لَهُ جَيْشٌ وَعِدَّةُ جَيْشِهِ ❊ ثَمَانُونَ أَلْفًا مَا لِجَدٍّ يُرَشَّحُ ❊
وَكُنَّا غَلَبْنَاهُمْ ثَمَانِينَ مَرَّةً ❊ يُجَادِعُنَا البَطْلُوسُ عَنْهُمْ فَيُصْفِحُ ❊ ثَلاثَ مِرَارٍ نَحْنُ نَفْتَحُ بَابَهَا ❊
وَتُرَدُّ لِكُفَّارِ الدِّيلَمِ وَتَجْنَحُ ❊ وَقَدْ تَعِبَ الْهِنْدِيُّ يَوْمَ فُتُوحِهَا ❊ وَكَلَّتْ أَيَادِينَا وَنَحْنُ فِي الرُّومِ نَذْبَحُ ❊
❊ نُدَاوِي أَلْفَ الْفَاقِدِ فَنَتَهَا سُيُوفُنَا ❊ وَأَكْبَادُنَا مِنْ حَرِّهَا النَّارُ تُقْدَحُ ❊ إِلَى أَنْ مَدَدْنَا الْكَدَّ وَأَنْجَحَ مِنْهُمُ ❊
وَقَدْ شَبِعَتْ أُسْدُ الْفَلاَةِ وَتَحْ أَنُوا ❊ وَوَلَّتْ ثَلاثُونَ أَلْفًا سَوَارِحُ ❊ وَعِشْرُونَ أَلْفًا مِنْهُمُ قَدْ تَجَرَّحُوا ❊
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى ثُمَّ مِنْهُمْ مَنْ طَغَى ❊ وَمِنْهُمْ أَقْوَامٌ لِلْمَوَالِينَ رُوِّحُوا ❊ وَبَطْلُوسُهُمْ ذَاكَ النَّهَارَ قَتَلْتُهُ ❊
وَقَدْ كَانَ مِقْدَامَ الْجُيُوشِ مُرَجَّحُ ❊ فَبَادَرْتُهُ فِي الْحَالِ حَتَّى تَرَكْتُهُ ❊ صَرِيعًا عَلَيْهِ الغَانِيَاتُ تَنُوحُ ❊
وَعَاجَلْتُهُ فِي الرَّأْسِ مِنِّي بِضَرْبَةٍ ❊ فَأَضْحَى بِهَا شَطْرَيْنِ مُلْقًى وَمُطْرَحُ ❊ وَعَادَ بِسَيْفِ ابْنِ الْوَلِيدِ مُجَنْدَلاً ❊
تَمُرُّ بِهِ كُلُّ الْحَوَادِثِ تَنْفَلِحُ ❊ وَلَمَّا قُتِلَ بَطْلُوسُهُمْ صَارَ جَمْعُهُمْ ❊ كَأَنَّهُ أَغْنَامٌ وَغَابَ الْمُسَرَّحُ ❊
وَقَدْ كَانَ فِي بَحْرِ الْهِيَاجِ مُقَلَّدَهُ ❊ تَوَلَّى سَوَابًا قَوْمُنَا مِنْهُ مُرَجَّحُ ❊ فَلِلَّهِ مَا أَعْدَاهُ قَدْ كَانَ فَارِسًا ❊
يَفُوقُ عَلَى جَيْشٍ عَظِيمٍ وَيَرْجَحُ ❊ وَقَدْ فَرِحَتْ أَكْبَادُنَا وَتَرَقَّتْ ❊ لَعَمْرُكَ وَالأَكْبَادُ بِالنَّصْرِ تَفْرَحُ ❊
أَقَمْنَا بِأَرْضِ الْبَهْنَسَا بَعْدَ فَتْحِهَا ❊ ثَلاثِينَ يَوْمًا لِلْمَسَاجِدِ نُصْلِحُ ❊ مِنَ الْبَهْنَسَا لِلأُسْوَانِ جَمْعًا فَتَحْنَهَا ❊
بِعَشْرِ شُهُورٍ بَعْدَهَا لَيْسَ تَكْمَحُ ❊ وَعِنْدِي الثَّلاثُونَ الَّذِي شَاعَ ذِكْرُهُمْ ❊ وَكُلُّ فَتًى يَا صَاحِ بِالأَلْفِ يَرْجَحُ ❊
وَبَلْ فَتَحْنَا الْهِنْدَ وَالسِّنْدَ كُلَّهُ ❊ وَأَسْيَافُنَا فِي الْغِمْدِ تُسَبِّحُ ❊ وَفِي كُلِّ أَرْضٍ عَسْكَرٌ لَهُ ❊
يُقِيمُونَ دِينَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ يُوضَحُ ❊ وَهَذَا كَلاَمُ ابْنِ الْوَلِيدِ يُجْهَرُ ❊ فَلَنْ سَامِعًا مَعْنَى الَّذِي لَكَ أَشْرَحُ
❊ فَمَا مِثْلُهُ فِي مَعْمَعِ الْحَرْبِ سَيِّدًا ❊ وَلاَ مِثْلُهُ فِي جَوْهَرِ النَّظْمِ أَفْصَحُ ❊
❊ وَمِنْ بَعْدِ ذَا صَلُّوا عَلَى أَشْرَفِ الْوَرَى ❊ نَبِيٌّ لَهُ كُلُّ الْبَرِيَّةِ تَمْدَحُ ❊
❊ عَلَيْهِ سَلاَمُ اللهِ مَا لاَحَ بَارِقٌ ❊ وَمَا غَرَّدَ الْقُمْرِيُّ إِذَا الصُّبْحُ يَلُوحُ ❊
❊ وَأَصْحَابِهِ وَالآلِ وَالْعِتْرَةِ الَّتِي ❊ أَقَامُوا الدِّينَ اللهِ وَالْمُشْرِكُ يُذْبَحُ ❊

بھنسا ہی غزا در وتن مین ہمارے لشکر ہلاک ہوئی یا یہ کہ بھنسا مین ہمارے لیے غزا و مصیبت ہوئی کہ ہماری بہت سی لشکر تباہ ہوئے
تین سال تک کہ دروازہ اوسکا نہین کھلا یعنی تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہماری لشکر کا شمار تھا اور آدمین سے ہر ایک جوان مرد ہشتاد
مرد پر تیغ و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح نصیب ہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہمگی تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالائی زمین روان یعنی زندہ رہے
ہمنے سرزمین صلیب یعنی ملک مصر ممالک نصاری مین مثل بلد و قلعہ بھنسا کی اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہانکا سا لشکر دیکھا
جبکہ وہ دیوارہای شہرپناہ یعنی فصیلون پر چھوٹے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بھنسا کی نہین گذرا کیونکہ
یہان بطلیوس سا شیر وسط لشکر مین گھس جانے والا تھا اور اوسکی پاس لشکر استعد تھا کہ شمار اوسکی لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وہ سب
آراستہ بسلاح تھے اور ہمنے اوس پر ہشتاد بار غلبہ و حملہ کیا اور ہر بار وہ اونکی طرف سے ہمسے نزاع کرتا تھا اور رو ہو کہا دیتا تھا یعنی ہمکو مقابل کرکے
ہمسے کشتی کرتا تھا فیصفح بیرون کنارہ جاتا تھا او نکل جاتا تھا یا فنصفح یعنی ہم اوسکو دفع کردیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنے باب
بھنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بھنسا کفر مذموم کیطرف پھر جاتے تھے اور پہلو تہی کرجاتے تھے ہماری تیغ ہندی آہنی ایسی بازیگری
کی روز فتح بھنسا کی کہ ہماری ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے اونکی تیس ہزار کو ہماری تلواروں نے فنا کیا اور کلیجے ہمارے
حرارت شمشیر یا حرارت جنگ سے ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اوس سے آگ سلگائی جاوے یہانتک کہ ہمنے اونکے کشتونسے دشت پاٹ دیے
اور دریا بھر دیے تھے کہ درندگان صحرا اونکی گوشت کھاتی کھاتی سیر و آسودہ ہوکر بستی سے بھاگتے تھے اور اونکی تیس ہزار باقیماندہ بسپا
ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار اونمین سے مجروح ہوگئے تھے پھر انمین سے بعضے مرگئے اور بعضے طاغی و سرتاب ہوئے اور اونمین سے
ایک قوم واسطے موالی و صحاب کی موجب راحت و آسائش ہوئی یعنی اونکی خدمتگذاری مین آئی اور اونکے بطلیوس بادشاہ کو ہمنے اوسی روز
قتل کیا پیر آئینہ وہ اوس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ مینے فوراً اوسپر یکبارگی تمام حملہ کیا یہانتک کہ اوسکو زمین پر ڈالا
اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اوسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مینے اپنی جانب سے اوسکا سر کاٹنے مین ایک ضرب کہ وہ ایسی
ضرب سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ٹھنڈا ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر فتادہ
مثل سنگریزہ کی کہ اوسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلیوس بادشاہ اونکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اوس گلہ غنم و گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان چرواہا غائب ہوجاتا ہے یعنی بطلیوس کے مارے جانے سے جمعیت اونکی
پریشان و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلیوس بحر متواج حرب مین مغلغل یعنی تشنہ جنگ یا متقلقل یعنی شور انداز تھا چنانچہ
جماعات ہماری قوم کی اوس سے مرج و تجبر کرتے ہوئے پھرے بئس کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق
تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اوسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور قسم ہے زندگانی کی
کہ سبکے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بھنسا مین بعد اوسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر
مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بھنسا سے
اسوان تک تمام ہمنے اوسکو فتح کرلیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہوگیا یعنی مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد

ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہے اور ہر ایک جوانمردای صاحب ہزار ہے غالب ہے اراصلاح منادی مردم ہے یعنی ای صاحب)
اور ہماری خبر فتح تمام ہندوستان تک پہونچی ہے اور تلوارین ہماری نیام مین تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر
جہانکہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑدیا یعنے تعینات کردیا ہے تا وہ لوگ دین حق قایم کرین وہان انکے حق خود واضح
تر ہے اور یہ سب کلام ابن ابو الولید کا ہے جو جاری ہوا تو سات [illegible] ہمنی کا جو سینے تجھسے شمہ تالی موزش ہے کہ وہ جنگ مین
کوئی مثل اسکا مقرر نہین ہے (مراد نفس خود) اور نہ مثل ویسکے جو نظم مین کوئی فتح تر ہے وبعد ازان درود وسلام بہیجو
بہترین خلق پر کہ وہ بھی ہین کہ تمام خلق اونکے لیے [illegible] ہین یعنے اونکیطرف میل و امید رکھتے ہین اور نیز سلام خدا کا جب تک برق
درخشان ہے یعنے ہمیشہ اور جب تک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین یعنے حق سرہ بولتی ہین اور
درود اونکے اصحاب اور آل تمام وعترۂ خاص پر جنہون نے دین خدا کو قایم کیا اور اہل شرک کو دفع ودور کیا راوی نے لکھا
وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑہ گئے اور اندر عسکر روم وغیرہ کو اونکے گھر دیتے مکانات ہمل [illegible] لگے یہانتک [illegible] کرتے
کرتے اونکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازار [illegible] مین تمام لاشین پڑی تھین
اوسوقت قوم نصاری وقبط گھرونسے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہمتو تمہارے ذمی ہین اور ہم [illegible] وتجارت پیشہ
اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنے امور مین مغلوب وعاجز ہین ہمارے [illegible] تم
ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد رضی اللہ نے ارادہ کیا کہ [illegible] سپاہی [illegible] اونکے
شہرونکے ساتھ کیا گیا یعنے اونکے سردارونکی طرح اونکو بھی قتل کرین [illegible] امیر [illegible] خالد کو اس امر سے مانع ہو
اور کہنے لگے یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور انمین کوئی توانا [illegible] باقی نہین [illegible] آخر اونسب کو چھوڑدیا اس شرط پر
کہ جو لوگ رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور [illegible] مین چھپے ہون اونھین ڈھونڈہ کر بتادیوین اور جو لوگ
باب شرقی سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اون سبکو گرفتار کرادین چنانچہ اوس روز اسیطرح تلاش کرکے بہتونکو قتل کیا
جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلواکر عرابہ یعنے چھکڑے بنوانے تاکہ اوسپر لاشین سلمانون [illegible] جاوین اور
حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے والے منگواکر میندارون کا [illegible] ونکو لاتے تھے اونھین [illegible] اور لدوانے
مامور کیا تب قبرین کھدواکر ایک ایک قبر مین چھہ چھہ آٹھہ آٹھہ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اونکو اونھین کے خون مین
وخون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اور اونپر ریگ ڈالنے لگے یہانتک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اوس
ٹھیکرہ گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کردیے اور پتھر کی تختیون پر اونکے نام کندہ کرکے اونکی قبرون مین ڈالدیے و
بعد ازان متوجہ ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا آنکہ اونکے اہل واقارب کو مامور کردیا کہ اونھون نے اپنے قتیلونکو دفن
کردیا اور اوس روز اوس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سوا [illegible] جو مشاہیر مین سے
تھے مثل عامر بن فرقد وعبد اللہ بن سعید وعبد اللہ بن حرملہ وعبد اللہ بن النعمان [illegible] الانصاری و

وعبدالرحیم اللخمی وابوحذیفہ الیمانی وابوسلمۃ الثقفی وابوذیاد الیربوعی وابوسلیمان الداامی وابن ابی دجانۃ الانصاری وابوالعلا الحضرمی وابوکلثوم الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبدالدار الزہری و مالک بن الحارث وابوسراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارونکے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوئے وہ وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد و مدفن ہے اور قریب بازار عطارونکے ایک جانب مین چالیس قبرین بنی ہاشم اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین اور راوی نے کہا کہ جسوقت اہل سلام اپنے شہیدونکے دفن سے فارغ ہوئے تو قصرہاے بطلوس پہ چڑھ گئے و مکانات بطارقہ و محلات ارباب دولت و خانہاے نواب سلطنت مین در آئے تو اونمین ظروف طلائی و نقرئی اسقدر پائے جو تعداد شمار سے باہر ہے اور متاع زیور و خلعت زرتار و دیباے شاہوار و جواہر آبدار اور قالینہاے پشمینہ و بساطہاے حریر و مسندہاے دیبا و وسادہاے قاقم و سنجاب بیحساب ستیاب ہوئی اور بہت سے آدمی جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اون شترون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا اور اہل اسلام اون رومیون پر غالب آکر اشتران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو مسند و تکیے تھے اون دونون مین سنگریزہاے معدنی یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک شخص نے دونون مسند و تکیون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اوسکو اپنے خاطر خواہ لاکھ دینار پر فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار پود اوسکا حریر و زرتار سے تھا اور اوسکے دور و امن مین دُر و الماس ٹکے تھے تو اوسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کی آئی یعنے جس سے اونکو اسقدر قیمت ملی اور غازیان لشکر و مجاہدان مظفر غنایم کثیرہ اصناف ظروف طلائی و نقرئی و دیگر اشیاے بیش بہا سے متمتع ہوئے اور راوی نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبدالحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ بعد فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ و کنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھولکر خزانہ بطلوس کا اور جو کچھ اونمین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اوسمین کوئی شی کسیکے لیے نچھوڑی و بعد ازان خالدؓ نے اموال غنیمت درمیان مسلمانونکے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارونکے حصہ مین دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس و پوشاک وغیرہ سے اوسقدر ملا کہ بیان سے افزون ہے اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوئے اور اوس مین تصویرین اور قندیلین سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور استادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب تعجب و حیرت مین آئے اور خالدؓ نے یہ ایت پڑھی مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ لا یعنے حق تعالے نے کسیکو اپنی

ولدیت مین نہین لیا کوئی اوسکا پسر نہین ہے کسیکو بیٹا نہین کیا پھر خالدؓ نے یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ساری مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر بلند کی او ربشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر عالم رضؓ نے اوسوقت یہ ایت تلاوت
کی کَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا
آخَرِينَ یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزروعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ و عشرتکدہ
اور نعمتہای فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوش نفسی کرتے تھے سو اسیطرح ہئے اور قوم کو اون سب چیزون کا وارث و مالک کر دیا و بعد ازان
مسلمانون نے اوس کنیسہ کو ہدم کر کے بجای اوسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چھت اوسکی دنبتون سے پاٹی اور وہی جامع اول ہے
پیشتر بنای حسن بن صالح سے یعنے حسن نے بعد اندراس کے اوسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع اتبک قائم ہے اور چوب و سنگ وہی
قدیم باقی ہین اور سوای اوسکے اور بھی مسجدین و سور باطات یعنی سوارونکی چھاونیان بنائین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ
عبد الحمید و قیس بن مہرانکے ابو جعدہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا شہر بہنسا مین چالیس رباط یعنے چھاونی تھی اور اونکی مسجدین
یعنے کنیسے بشمار تھی سو صحابہ نے اون سبکو مسمار کر کے اونکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی بود باش سکے لائق احاطے کھینچکر مکان بنائے اور
اوسکے کشادہ راستے رکھی اور امیر خالد رضؓ اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین مقام کیا اور معالم و آثار کفار سے
قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کر کے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اوسی عرصہ مین مال خمس سے
واسطے عمرو بن العاص اور اونکے اصحاب کی بقدر حصہ رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس بدست
ابو نعیم الانصاری و فضل بن فضالہ والی دجانہ کے مع عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو ارسال کیا
جب انھین لوگونکی ہاتھہ نامہ پاس عمرو بن عاص رضؓ کے پھونچا تو وہ نہایت شادکام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمر رضؓ کو ایک نامہ مشتمل بر
تہنیت لکھکر حوالہ ابو نعیم کے کیا کہ اسکو بھی ہمراہ نامہ خالدؓ کے پھونچا دین غرضکہ ابو نعیم وہانسے رخصت ہو کر روانہ ہوئی اور اونکی ساتھہ اور
بیش مرد صحابی بھی تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پھونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کی فائز ہوئی اور اوسوقت جلسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے
اونکی لیے کاسہای ثرید کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اوسی عالم شغل مین قاصد جا پھونچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا
تو اپنے گلے سی ہمین لگا لیا اور روی پر نور رو فور مسرت و سرور سے شگفتہ ہو گیا اور ہم لوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئی اور وہ
خود بنفس نفیس عصای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ
ہوئے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کیے تب اون دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوئے
اور منادی کو حکم کیا اوس نے درمیان قوم کے ندا دی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ یعنے نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو
جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثنا ے خداوند عزوجل و صلوۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اون دونون نامونکو پڑھکر قوم کے تئین سنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اور سبکو جمع کر کے تمام مال
غنیمت اونھین تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نرکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لیا سرغنہ

سے رکھہ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثومؓ بنت علی رضی اللہ عنہا تھا پھر مجھے
اپنے پاس بلالیا مینے دیکھا کہ اوس گھر مین ایک فرش ادیم یعنے کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا
اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑہنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثومؓ سے فرمایا
تیرے یہان تمر وغیرہ کہانیکی چیز سے کچہ ہے اونھون نے کہا اور تو کچہ نہین مگر لبین حامض موجود ہے یعنی دودہ پھاڑا ہوا
پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لئے ہے مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثومؓ نے ایک کاسہ مسکہ اور کچہ
شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگواکر بھیجدیا اور مینے اونمین سے کچہ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیونکے لیے بھیجا پھر مینے
بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین اور امراء لشکر پر روتے تھے
اور کبھی بطلوس کی حال غدر و نہ ہمت پر ہنستے تھے وبعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم با نبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے
پہونچے اور اپنے اپنے اہالی واقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے حال اون لوگونکا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب
بشور و شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلے سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علیؓ و عقیلؓ و بنی ہاشم
کے جاکر اونکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہملوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
خالدؓ کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اوس نامے مین خالدؓ کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو۔ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگونکا اور یہانکا یون تھا اور ادھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یکبارہ جمیع قبائل سے ایک جماعت
صحابہ کی سرزمین بھنسا مین چھوڑکر خود با دو ہزار سوار سر جانب صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بھنسا مین
چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب و بنی مخزوم و بنی عبدالدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و بنی
و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بھنسا
اور اوسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانونکے لیے حاطہ گھیر لیا تھا
اور شہر مین بازار مین اور سڑکین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک
راستہ علٰحدہ چھوڑدیا تھا تاکہ دواب اونکے اودھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہانکے والی ممالک رہے
تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اوسی زمانہ مین بعد اونکے والی وہانکے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین
مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان
خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اونکے حاکم وہانکے علی بن عبداللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان
معاویہ وہ وہین قائم رہا اور بعد اونکے بزمان عبدالعزیز بن مروان الاموی کی طاہر بن عبداللہ وہانکے حاکم ہوئے
اور شہر بھنسا مین قریش واشراف جہتہ غربیہ مین رہتے تھے اوسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنی محلہ اشراف

اور اسکے ... ایک حصیلہ کا حاترہ تھا اور جب بہنسا فتح ہوا تھا تو معروف بجنت تھا یعنی تازہ باغ کہ اوسمین اہل بازار و غلامان تماریسنے ... باشندہ اون شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت کی حامد بن المزیدی واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اوس نے کہا کہ شہر بہنسا مین بایام فتح چار سو آدمی اوس قسم کے تھے کہ صرف ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی امیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو اونمین سے ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اونمین سے جو مستثنیٰ ہوکر بعہد و سوگند باہم و بامردم شہر کے رہگئے تو اونمین ایک اور جماعت ہوگئی جاملی کہ اون سے سلسلہ عربونکا وہان جاری رہا یہان تک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن بن صالح مع اپنے دیگر برادران کے بہنسا مین جاکر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی ازسرنو بنا کی اور بہت سے حجرے اور مسافرخانے بنائے اور وہین مقیم رہے یہان تک کہ وہین مرے رحمہ اللہ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہین طرف سیاق روایت کی کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیونکے بحدود بلد صعید پہونچے تو شہر بشہر یکے بعد دیگرے تا آخر صعید بنہایت عدن تک فتحیاب فیروزمند ہوئے انتہیٰ فضائل شہر بہنسا باعتبار اکابر شہداء اور راوی نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد ہمارا سوائے ذکر فتوح بہنسا کے نتھا خاصۃً اسلیے کہ انہین فتحون پر دارمدار فضایل اکابر شہداء کا ہے وعلی الخصوص اسلیے کہ خاک بہنسا مین پانچہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بہنسا مین اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہفتاد مرد بدری تھے یعنی وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر تھے چنانچہ اونکی زیارت مین اجر عظیم ہے اور وہانکی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ گئے تھے اور اقصائے مغرب سے ابومدین و شعیب و ابوالحجاج و ابوعبداللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض نے اونکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بہنسا ساری زمینون سے برکت مین زیادہ تر ہے اور عمرو بن العاص رض کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس و جبل طور کے کوئی سرزمین مبارک سوائے زمین مصر کے نہین ہے اور جائے برکت وہ ہے جو مصر سے بجانب غربی ہے اور عمر رض نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہے اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین باوجہ اتصلے یعنی بجانب غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہین ہے اور معمول علی النوویکا یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بہنسا ہوکر جہانہ یعنے زمین مقابر شہداء پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اوتار کر برہنہ تن ہوکر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کسقدر تیری گرد و خاک راہ خدا مین اوڑی ہے اور ابوعلی الدقاق جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا مین تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہے کہ تجھہ مین اعضائے مردان خدا کے ہین اور کسقدر لوگونکے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھہ پر ٹپکے ہین اور کسقدر لوگ فی سبیل اللہ و رضائے خدا مین مارے گئے ہین اور لوگون نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ شہر بہنسا کو ...

اختیار و پسند کیا اونھون نے جواب دیا مین کیونکر جا گزین و قیام پذیر نہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ وکلمۃ اللہ
یعنے عیسی علیہ السلام جاگیر ہوئے تھے اور اسکے صحرای گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہے اور جب
عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر بھنسا مین آئے اور جسوقت قریب جبانہ پھونچے تو اپنے گھوڑے سے
اوتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اوس زمانے مین حاکم بھنسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری
تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ ازبرای ملاقات و پیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور عند المواجہ عبد اللہ بن الحسین اون پر سلام
کر کے ہمراہ چلے اور جسوقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحِبَّاءَ الدَّارَیْنِ وَخَیْرَ الْفِرَقَیْنِ
یعنی سلام تمپر ای محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان وبعد ازان اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگے
کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنے یہ ایسا دشت مزار ہے کہ ہر روز او سپر سو رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت
کیطرف پھونچاتی ہے اور جو کوئی یہانکی زیارت کرتا ہے اوسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے روز تند باد درختون سے
گرتے ہین وبعد ازان عبد اللہ بن الحسین جبتک زندہ رہے ہر روز پا برہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہان تک
کہ وہین مرے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر وصلاح اہل بھنسا مین سے اوسکا نام
عبد الرحمن بن ظہیر تھا اوس نے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطاکار و زیان کار تھا وہ مر گیا
تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مینے اپنے رویا مین اوسکو دیکھا کہ وہ لباس
دیبای سبز پہنے ہے اور سر پر تاج مرصع بجواہر دھرے ہے اور اندر ایک قبۂ نور یعنے خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہے
اور اوسکے گرد ایک جماعت ہے کہ ایسے حسن وجمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مینے کبھی نہین دیکھے تھے اور
وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص ان لوگون کے بیچمین ہے تب مینے اون لوگون پر سلام کیا اور اوس
آشنا سے مینے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مینے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اوس نے کہا ای
فلان مین اوس قوم کے جوار مین آیا اور ایسونکا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضای ننگ و عار کی اپنے مہمانونکی حمایت
کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نکرینگے لہذا انھون نے آمرزگار سے میرے لیئے استغفار
وطلب آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جناب ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہہ دی اور ذو النون مصری
نے کہا مین ہر سال بھنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیئے کہ مینے اسکے فضائل اجر وثواب کے بہت
دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض و درپیش ہوا کہ مین وہانکی زیارت کو جانے سے محروم
رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچہ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اون سے
حسن الوجہ وخوبصورت ونفیس لباس مینے کبھی کسیکو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اونکے
ہاتھون مین سبز علم تھے اور اونکے چہرے نورانی اور عارض اونکے درخشان تھے پھر اونھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین
تب مینے اونسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو اونھون نے کہا ہم لوگ شہداء اصحاب احمد مختار ہین جو بھنسا
مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانونکی نصرت اونکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم
تیری زیارت و ملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہمسے باز رہنے کا تجکو درپیش ہے
پھر مینے اونسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین اونھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ
بھنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو منجملہ اہل اشارات کے ہے یعنے تو درمیان مردم شارالیہم
ومشاہیر مین سے ہے تب مینے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنے مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سلسلۂ وصال فیمابین دراز ہے اور مین نجانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہے تو تم اوسکو جانتے ہو اور
میرے دلمین یہ گمان تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہے اونھون نے کہا اے ذوالنون کیا
تو نہین جانتا ہے کہ شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ و روزی خور زندہ یعنی تمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق
کتاب مکنون ہے وبعدازان وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ چلے گئے پھر جسوقت مین بیدار ہوا تو میرے دلمین شعلہ آگ کا
بھڑکتا تھا۔ الغرض مژدہ ہے اوس شخص کے لیئے جو ان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مینے اس کتاب مین تمام
نادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیئے ہین اور یہ کتاب معانی وبیان کو شامل اور عظیم قدر وشان مین
کامل ہے اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نکرینگے مگر صاحبان بصایر
وخطاب اور اسکو نہ پڑہینگے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین گلستان مین
حق سبحانہ تعالی اس سے منتفع کرے اسکے مالک وکاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ
رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمہ کتاب جانب فاضل بیعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدۂ علماء زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم دام ظلہم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفاء اپنے ذہن کلام ولحن
مقال سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث دقت متانت کی بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اوسکا بدون ترجمہ لفظی محاورۂ اہل زبان ومکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے
فوائد وعوائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین سیر وبہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار وآثار
ماضیہ وآتیہ سے مستغنی کرتی ہے اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے براے تدبیر صف آرائی ومعرکہ
آزمائی کی رہنمائی ہے اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسر بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات وثقات رواۃ سے باسناد
و استناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
سند کتاب کی جنگ بہنسا مین بعد معرکہ نہم کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ
صدق و موثق کے تہا اور مینے اونہین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول
ہین ارباب تواریخ اور راوین محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بسبیل دور کی ہے کہ ایک دوسرے
سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثائق مین منسلک ہین اور سماعت و قرأت
اوسکی لائق نہین ہے مگر برای صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انہین لوگون کے لیے شایان و مخصوص
ہے اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب
تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین
ثقاہ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے
کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اوسی اصل کتاب
مغازی کے اجزا مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوۂ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۲۹۰ ہجری
قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہے افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین
والبائعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مورخہ بعد د حروف نام و موسومہ بہ غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم جو فتحنامہ عمرؓ کارنامہ
فاروقی ہے آئینہ سکندر جام جم ہشت نگارینہ تا بر توع ضدار داحوال ملک دار ابقلم غزارت رقم نیر علم افضل العلما
سرافراز فضلای جہان مولوی محمد بشارت علیخان منشی سابق محکمہ چیف کمشنری ملک اودہ بعد اختتام
پہونچکر بشہر اواخر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق ماہ اگست سنہ ۱۸۷۴ء بمطبع نامی مصدر فیض نوال مرکز
عزت و افتخار منشی نولکشور صاحب ملک مطبع اودہ اخبار منطبع ہوا انشاء اللہ تعالی بملاحظہ واقعات صریحہ و سیر تواریخ
صحیحہ موجب حظ وافر برای خواطر عالیہ و مطبوع طبائع متعالیہ ہوگا اسلیے کہ یہ کتاب از روی درایت و روایت کے
مستند و معتمد طریقہ اسلام ہے چنانچہ کوئی کتاب جملہ تواریخ سے اس مرتبہ پر معرض وثوق و موقف اعتماد کو نہین
پہونچی معشر اولی الالباب حضرات اسلام کہ التفات فرمانا طرف اس طلسم عجائب نما کی ہم لطف سیر ہی تبواریخ اعراب و ہم حصول سعادت سے
بمزید ثواب نفعنا اللہ بہ و سایر الاحباب وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ الاطیاب